

اور اس جاگیر پر وہ سکنی ہے جو آٹھ ہزار فیتہ زمین کی ملکہ بیوہ۔
 پس جبکہ بارہی ریل تلچنی تھی اس جگہ سے وہ برف کا پھاڑ
 تھینا چار پانچ ہزار فیتہ اونچا معلوم ہوتا تھا۔ والہی کی وقت
 میں بلوچیا کو بھی دیکھا یہ ہے اٹلی کا شہر شہر ہی ڈان اور
 برنڈزی کے پچھین ہی شہر پر تمول کی حالت نہیں ہی اٹلی بنیاد
 انماستان و فرانسس کی ٹالس ملک ہی آدمی بیان قد آور کم
 دیکھتی ہیں آئے رنگت میں لوگوں کی ایسی سفید ہی نہیں ہی جیسی
 لندن و فرانسس کے لوگوں میں۔ لباس انگریزی طور کا ہے
 بیٹھی ہیں گھوڑوں کے سر پر اکثر شیشی روزال ہوتا ہے
 عورتوں کی رنگت میں و عورت میں لاحت ہی آنکھ میں و بال
 ہی اکثر سیاہ ہونے میں لوگوں کا انہیں وجوہ سے یہ قول ہی
 کہ اٹلی میں حسن و خوبصورتی زیادہ ہے ملک میں سردی ہی بہت
 نہیں ہوتی ہے آب و ہوا ملک کی بنایت عمدہ ہی تھی و نہ سستی
 کے لئے اور ملکوں سے پورے لوگ وہاں آتی ہیں و جی میں۔
 ہنر کا کام جیسا اس ملک میں عمدہ ہوتا ہے ایسا کسی ملک میں نہیں

بیٹھی ہوئے ہیں اور لٹو کہتا ہے کہ آپ اس گاڑی سے دوسری جگہ چلی
 جاویں ان صاحب کو ضرورت ہے وہ مسافر بلا حاجت اوسہیں سے اوتر کر
 دوسری گاڑیوں میں چلی جاتے ہیں پھر جب دوسرا اسٹیشن آیا تو
 تو ہر ایک بستر اپنی اپنی گاڑی میں آکر بیٹھ جاتا ہے۔ یہ
 دونوں حالتیں اٹلی کی ٹرین میں بھی دیکھیں اور کہیں نہیں۔ اٹلی
 کی عملداری میں جو ریل ڈان سے برٹنڈزی کو آتی ہے اوسہیں
 دو بائین بڑی عجیب و غریب ہیں اول پہاڑ میں سوراخ کا
 ہی اور اوسہیں سے ریل گاڑی جاتی ہے پہاڑ میں سوراخ کا ہونا
 کچھ عجیب بات نہیں ہے ایسا تو بہت جگہ ہی لیکن وہ خاص موقع
 تعجب انگیز و عجیب سنی ہے کہ وہ سوراخ اس قدر طویل ہے کہ فریب
 بیس منٹ کی اوسہیں ٹرین چلتی ہے۔ دوم پہاڑ پر اس قدر
 اونچا ریل کو لگی ہیں جو چھینا دو تین ہزار فٹ سے کم نہوگا بلکہ کچھ زیادہ
 ہوگا۔ اور چہ اندازہ مینی اس طرح کیا ہے کہ وہاں برف کا ہی پہاڑ
 ہے یعنی ایک پہاڑ ہے جس پر برف دکھائی دیتی ہے اور یہ برف
 بارہ مہینہ اوس مقام پر رہتی ہے یہ قاعدہ ہے کہ برف ہمیشہ

پاخانہ ضرور ہوگا لیکن جب مینی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ پاخانہ
 اوس میں نہیں ہے لیکن چونکہ مینی گاڑسی پاخانہ پوچھا تھا اوسنی کہا
 کہ اس نشست کی گاڑسی میں تو پاخانہ نہیں ہے مگر اس ٹرین
 میں ایک خاص گاڑسی ہی جس کا ایک درجہ پاخانہ ہے جب متکو
 ضرورت ہو تو ہم اپنی گاڑسی سے اونٹ کر اوس میں چلی جانا۔ اوس
 درجہ کو گاڑسی کے جسم میں پاخانہ تھا مینی جا کر دیکھا وہ درجہ دو حصوں
 پر منقسم تھا اول حصہ میں بطور کرسی کی نشست تھی گدا اور سپر
 ہٹا اور کہوٹی لگی ہوئی تھی کہ اطمینان سی دمان کپڑا آدمی اوتاری
 اور لٹکادی۔ دوسری حصہ میں گود تھا اور پانی کانٹا اوسکی
 قریب لگا ہوا تھا۔ ایک دوسری ٹرین میں اٹلی کی مینی ایک عجیب
 بات دیکھی۔ اوس ٹرین میں اوس قسم کی گاڑسی خاص پاخانہ
 کی نہیں تھی لیکن گاڑسی مجھ سے کہا تھا کہ اوس میں ایک گاڑسی ہی
 اور اوس میں سافٹین نشست کی پنجویں اوس میں پاخانہ پیرانی کی
 جگہ تھی ہوئی ہے جس کو ضرورت ہو وہ گاڑسی اسٹیشن پر
 لکڑی گاڑسی اور اسکو اس گاڑسی کو اندر لپٹا اسی اور چوساؤ اوس میں

دیوار میں میں کل میں سی او ٹین پانی آتا ہی تو لچو دمان رکھی میں
 آئینہ لگا ہی برسوں و صابن موجود ہی اوسیکو قریب کمرہ میں پیشاب کی
 جگہ نہایت نفیس ہے اور پاخانہ ہی صاف ہی جہاں سنگ مرمر کا فرش
 ہی پاخانہ جاؤ خواہ پیشاب کرو دمان ہی نکل کر باہر وہو منہ نہ دہو
 تو لچو سی پونچھو برس کرو بالون میں اور کپڑوں پر اور تازہ دم
 ہو کر اگر کچھ کہا نا ہو کہاؤ نہیں ریل میں سوار ہو جاؤ۔ اٹلی میں
 ہی اس قسم کا انتظام متحد و بڑی بڑی اسٹیشنوں پر مبنی دیکھا۔
 اٹلی کی ریل پر جو ڈان سی پرنڈزی کو آتی تھی وہی دو بائیں دیکھیں
 ڈان سے جب میں چلا تو میں اوس گاڑی میں ایک سیٹ لی جو
 سونے کی گاڑی کی نام ہی مشہور ہی وہی سیٹ چھکولی جس کا حال
 میںی لکھا کہ آدمی اوس پر لیٹ تو جاسکتا ہی مگر آرام سی سو نہیں سکتا
 اوس سیٹ کو قریب قریب اوس صورت کی سمجھنا چاہی جیسی آرام
 چوکی ہونی ہی میں یہ سمجھا تھا کہ گوروپہ زیادہ دینا پڑے گا مگر آرام سی
 رات کو نیند تو آوگی لیکن یہ مطلب خوب طرح ہی حاصل ہوا صرف یہ
 تو بات تھی کہ تمام گاڑی میں اکیلا میں تھا یہ ہی میرا خیال تھا کہ اوس میں

کی ایسی آسائش کی نہیں ہیں جیسی ہماری ہندوستان میں ہیں
نشست گاڑیوں میں دو سمت ہوتی ہی اور ہر سمت میں
چار چار سیٹ ہوتی ہیں مسافر گزار ام سی لیٹ یا سو نہیں سکتا
جسٹائے نہیں خانہ پانہیں۔ جس طرح ہماری ملک میں فرسٹ کلاس
میں عمدہ غسلخانہ و خانہ پا ہوتا ہے تمام بیچ ایک آدمی کورات
کے سولے کو لمبانا ہے یہ لندن میں نہیں ہے۔

یہہ کچھ انگلینڈ و اسکاٹلینڈ ہی کی ریل میں خصوصیت نہیں ہی
فرانس و اٹلی و مصر کی گاڑیاں ہی اسی قسم کی ہیں بڑے
سفریوں میں کبھی کبھی بعض گاڑیاں ایسی ہوتی ہیں کہ اونہیں
سولے کے لئے سیٹ ملتی ہے کرایہ کچھ زیادہ دینا ہوتا ہے لیکن
وہ نشست ایسی خراب ہوتی ہے کہ آرام سے نیند نہیں آسکتی۔
بعض بعض اسٹیشنوں پر انگلستان کو پٹیاب کی جگہ اور پٹانہ
کی جگہ بنی ہوئی ہیں مگر وہ نہایت سیلی کہیں کہیں اچھی ہی ہے۔
اسباب میں فرانس کی حالت قابل تفریح ہے فرانس میں اسٹیشنوں
پر تم ایک کرہ دیکھو گے کہ اوہاں سنگ مرمر کی سہرہ دیوئی کی سنگ پان

ہے وہ لیکس (جہیلین) میں متحد و جہیلین میں ایک نالایق اور منہ
 و لایق کیلئے بہت بڑی و خوبصورت جہیلین میں ہر ایک جہیل
 کسی کئی میل میں ہی اور دونوں طرف جہیلوں کے وہی سطح
 سبز پہاڑ واقع ہیں جو لطیف اوس پانی کا اور اون پہاڑوں کا
 ہے وہ وہی شخص جس کا نام ہے جو اون جہیلوں میں پیرا ہوا
 ان دونوں جہیلوں میں بوٹ میں بیٹھ کر ایک طرف ہی دوسری
 طرف جاتے ہیں بوٹ تمام جہیل میں ہر طرف پھرتا ہے اور سیر
 کر نیو الون کو سیر کر داتا ہے۔

لوپر گروٹڈ ریوی انڈن میں بہت میں رفتار ہی بہت تیزی سے نکلتا
 ٹرین ایکسپرس ٹرین انہایت تیز جاتی ہے ایک گھنٹہ میں پچاس
 میل پچپن میل تک رفتار ہے یہ تیز رفتار ٹرین ہر ہر اسٹیشن پر
 نہیں ٹہرتی ہے اکثر اسٹیشنوں کو چھوڑتی چلی جاتی ہی خاص
 خاص اور حدینہ اسٹیشنوں پر قیام ہوتا ہے اسٹیشنوں پر کہانی
 کو کچھ مٹھائی اور شراب اور پانی ملتا ہے بڑی بڑی اسٹیشنوں
 پر ہوٹل کی طور سے کہانی کی واسطی مکرہ ہی ہے۔ گاڑیاں سواری

میں کچھ بطور منتقل کے جا کر کہا یا تھا۔

الٹورٹس سے ہم اور بن گئے تھے کالاڈون میں کینیل میں ایک خانہ
 بوٹ میں سوار تھے یہ کینیل (نہر) دو پہاڑوں کی چھین پر دو
 طرف پہاڑ سطح سبز نہایت ہی لطیف دکھانے تھے اسکا ٹلینڈ
 کی سبزی دنیا میں مشہور ہی فی الحقیقت ایسی خوشنما سبزی سطح
 پہاڑوں پر کہیں دیکھنی میں نہیں آئی ہے دوسری لوگ خاص اوسی
 کے دیکھنے کو آئی ہیں اس کینیل میں ہمیں صبح سے شام تک سفر کیا تھا
 چھین ایک مقام تھا جہاں پانی ایک سوراخ سے گرتا تھا وہاں بوٹ
 بڑھ گیا سب سیر کرنے والے اوسکو دیکھنی گئے ہم ہی گئے پورے
 جٹا میں اوسکو ایک عجیب چیز تھیاں کرتے تھے لیکن جو ہندوستان
 میں نہیں تال کے پہاڑ پر گیا ہوگا اسی متعد و جاہر اوس قسم کا
 پانی گرنے دیکھا ہوگا اسی کو وہ کچھ بہت پسند نہا نہیں تال
 کے وہ سوانح جہاں پانی گرتا ہے یا بہتا ہے اوس موقع سے زیادہ
 خوشنما ہیں۔

اسکا ٹلینڈ میں سب سے زیادہ عمدہ چیز جو دیکھنی دیکھنے کے لائق

پہلے وہاں شہور ہی لیکن مجھ کو تو نہ اوس دریا کی کچھ وقعت معلوم
 ہوئی نہ پل کی۔ وہ دریا ہمارے ملک کی چوٹی ندی کی برابر
 شاید ہو گا اور پل بھی کچھ ایسا ہی سا تھا۔ اگر ابرٹوین والی بندہ ستان
 میں آوین اور گنگا جناکو دیکھیں گنگا جناکو جانی و ورام گنگا ہی
 کو دیکھیں پھر شاید اوس دریا کی اور اوس پل کی بہت وقت
 نکلے۔

اوبن

یہ بھی مشہور آبادی ہے چاٹا کی نیچے پہاڑ جہاں کا بہت اونچا پہاڑ ہے
 اور سطح سے بڑا خوبصورت بلحاظ آب و ہوا کی یہ مقام نہایت پسندیدہ
 شمار ہوتا ہے آبادی لپ نہر واقع ہے آبادی کو جہاں کی
 روز بروز ترقی ہے جدید آبادی کے آثار نمایاں ہیں الگرنڈا
 ہوٹل جہاں نہایت عمدہ ہے اور پی ہوٹل میں نگر و لسی نہیں
 ہیں سب سے ناقص ہوٹل میرے نزدیک اوبن ہوٹل ہے خدا
 اوس میں کسی پہلو یا کس کو ٹلیجاوے میں الگرنڈا ہوٹل میں ٹہرا
 تھا لیکن شامیت اعمال سے ایک وقت شہرہ کی طور ہی اوبن ہوٹل

ہیں اس لائق نہیں ہے کہ وہ ان کوئی تفریحاً جاوے یا رسی الا بصورت
کوئی چیز وہ ان سے لایق دیکھنے کے نہیں ہے ہم ایک شب وہ ان
ہی بنے مگر آخر کو پچھانے کے ناحق رہی۔

ایبرٹین

یہ بھی مشہور شہر ہے اسکا ٹیلنڈ کا۔ آبادی اسکی اچھی ہے
لب دریا واقع ہے یہاں ہی ایک یونیورسٹی ہے قدیم اور اسکی
متعلق لائبریری ہے لائبریری کا کمرہ بڑا ہے مگر یہ پہلی نہیں تھا
سینہ ادین یہ کمرہ تیار ہوا ہے یہاں دو کالج ہیں۔ ایک کا
نام مارسل کالج ہے دوسرے کا نام کیکشن کالج ہے۔ ایک
بہت پرانا کتب خانہ ہے یہاں ہے جسکا بڑا حصہ کرام دل نوں سربا
کر دیا تھا۔ ٹون ہال ہی ایک خوبصورت مکان وہاں ہے یہاں
ایک مختصر سا کارخانہ انڈیوں کا ہے اوہیں سب اندھے کام کرتے
ہیں۔ ستان ہٹی میں ٹوکریاں بکس اور چھوٹے چھوٹے ٹولے بوت
بیک کی وٹکوں کی چیزیں بناتے ہیں۔ اپنی کارخانہ میں ایسی
الا تکلف پہننے میں جیسی آنکھوں والی ایبرٹین میں دریا ہی اور اسکا

کلین تہین اور جو جو کام اون کی ہوئے تھے اگر تین اونکو لکھو تو ایک مختصر کتاب ہو جاوی۔

انورنس

انورنس بھی اسکاٹلینڈ کا ایک مشہور شہر ہے لیکن یہ کچھ بہت بڑا شہر نہیں ہے نہ اور کوئی خاص چیز وہاں عمدہ دلالتی دیکھنے کے لئے ہے۔

کرلیٹ

یہ بھی اسکاٹلینڈ کا قصبہ ہے مشہور ہے کہ یہاں کی آب و ہوا عمدہ ہے یہاں ایک مکان خوبصورت البتہ ہے جس میں دو مسافر مقیم ہو سکتے ہیں کہانا اونکو ملتا ہے ورنہ کو کمرہ تین پونڈ پر ہفتہ کہانی ورنہ کی بابت پر شخص سے لیا جاتا ہے لان ٹینس کھیلنے کا میدان اچھا ہے ہمارے دوست کپتان راس صاحب اور انکی بیگم صاحبہ اور بہن وہاں عرصہ تک رہی تھی ہم اوںہیں سے وہاں ٹنو کو گئی تھی۔

چہر تہ

یہ بھی ایک قصبہ کی طور سے ہی مختصر آبادی ہی ہوئی اور اسکی سب سے بڑا

تیار تھے اور کوئی لوجہ پا کر بیکس قدر قیمت کا مال تیار ہی اور سنی کہا
 کہ مال روانہ ہو چکا ہے یہ باقی رہ گیا ہے یہ بقیہ کوئی ساڑھو تین
 لاکھ روپیہ کا ہو گا اسی نکاس گوہن سمیو وہ عظیم الشان و خالی
 جہاز دیکھا جو شہنشاہ روس کی فرمائش ہی وہاں تیار ہوا تھا
 جس وقت وہ جہاز دریائے ڈالا گیا تھا تو بڑی خوشی ہوئی تھی جکا
 ہشتہزار اخباروں میں سب نے پڑھا ہو گا یہ جہاز ہوا کہانی کا
 ہے اور اس قدر بڑا ہے کہ اب تک اثنا بڑا جہاز کوئی نہیں بنا ہے
 یہ ایسی حکمت سی بنایا گیا ہے کہ اس میں حرکت نہایت ہی کم ہوگی
 سنی سکنس سے اس میں بالکل محفوظی ہوگئی۔ میں تمام اس کو
 کروں و برائڈون میں چرامیو ایسا خوب صورت و وسیع جہاز
 کوئی نہیں دیکھا میں کیا جو تجربہ کار میں اونکا قول ہی یہ ہے کہ ایسا
 عمدہ و خوبصورت مسیر کا و خانی جہاز اب تک نہیں بنا جس کا فائدہ
 میں وہ جہاز گھاسگو میں بنتا تھا وہ ایک کمپنی کا عظیم الشان
 کارخانہ تھا۔ ایک لوجہ کا کارخانہ ہم نے وہاں دیکھا اس میں
 کلوں کا استعمال دیکھ کر غل حیران ہوتی تھی عجیب و غریب قسم کی

ٹنڈی کے کارخانہ والوں نے اپنے تان پہ پہ نہایت ہی خراب
 طریقہ اختیار کیا ہے کہ کسی شخص کو اپنی کارخانوں میں جانے کے
 اور دیکھنے کی اجازت نہیں دیتی ہیں۔ سینچسٹر و گلاس گو میں ہم
 کارخانوں میں گئی اور تفصیل سے ہمیں اونکو دیکھا لیکن ٹنڈی میں
 ہکو یہ موقع کسی طرح حاصل نہوا ٹنڈی میں ایک بٹرا مل سے
 اسقدر بٹرا مل ہمیں کہیں نہیں دیکھا لیکن اس میں تعمیر کے وقت کوئی
 نقص ایسا ہو گیا کہ اوسکی چند در منہدم ہو گئی اور اب وہ اوی منہدم
 حالت پر کھڑا ہوا ہے۔

گلاسگو کو سیدکا شہر ہے دیوان کلون کی وجہ سے اوس میں
 بہت ہی آب و ہوا ہے اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ اسی گلاسگو
 میں جہاں ہمیں چینی کے ظروف بننے کا اور شیشہ کا اور کارخانے
 دیکھے اونہیں میں ایک وہ کارخانہ ہے ہماری نظری گذرا جہاں
 کپات بنائی جاتی ہتے۔ گلاسگو میں ایک دوکان میں بسکٹ
 و مٹھائی بنانے والی کے ہم گئی اوسنی ہکو تمام اپنی کارخانہ کی
 سیکر وائی جو مٹھائی و بسکٹ وغیرہ اوسوقت اوس دوکان میں

لندن کی اسٹراٹون کو دیکھا۔ کچھ ایڈمیرا ہی پر نہیں تمام اسکاٹ لینڈ
 کی اون شہروں میں چین میں پیرامچھکو وولٹندی کی وہ آثار نہیں
 دکھائی دیں جو انگلستان میں ہیں۔ نیگی پاؤن عورتوں و بچوں
 کو پیرتے ہیں وہاں دیکھا چھپکے خراب مکان ہمیں اسی ملک میں
 دیکھی بعض شہروں کی بعض محلوں میں جو ہمارا گزر ہوا تو ہم کو
 اپنی دلی کی سبزی منڈی کے ٹوٹے کٹروں کا اور نصف منہدم
 مکانات کا لطف آگیا چاروں کی بستی یاد آگئی۔

ڈنڈی و گلاسگو

ڈنڈی و گلاسگو اسکاٹ لینڈ کے مشہور شہر ہیں تجارت اور ٹین
 بہت ہی دونوں لب دریا واقع ہیں ہیا زوں کی آمد و رفت ہی اگرچہ
 دونوں شہر بڑے ہیں مگر گلاسگو ڈنڈی سے زیادہ بڑا اور بہت
 آباد ہے کلون۔ کارنائے اول دونوں شہروں میں ہیں لیکن
 گلاسگو میں کثرت ہی گلاسگو تجارت و کارخانوں و کلون کو
 باب میں اسکاٹ لینڈ میں اور مینچسٹر انگلینڈ میں ایک ہی حالت
 پر ہیں۔

ہے ہاسپٹل بیان متعدد مین اور نین سے جارج ہیریٹ کا ہاسپٹل
 لاپن ذکر کر کے جارج ہیریٹ ایک جوہری تھا اور اسکی خاص و پوسہ اور سکی
 تعمیر کی گئی ہے یہ مکان بڑا اور مستحکم و خوشنما ہے اور مین ایک طرف گرجا ہے
 بنا ہوا ہے رہنے کے مکانات نہایت مضبوط مین صرف مکان ہی تعمیر
 نہیں ہوئے ہیں بلکہ اسکی مصارف کی واسطی جائیداد ہے اور سنی دی ہے
 جسکی آمدنی سے آج تک اسکی تمام مصارف ہوتی ہیں یہ مکان اور سکا
 یادگار ہے ایک سمت مین دیوار پر ایک گھنٹہ بھی اسکی یادگار کی
 علامت لگا ہوا ہے جب مین اسکو دیکھ رہا تھا تو میری سانس سے
 مدرسۃ العلوم کا نقشہ تھا اور مین یہ کہتا تھا کہ ای خدا ہماری ملک
 میں ہماری مدرسۃ العلوم کی واسطی جارج ہیریٹ کی سہمت
 کی سے لوگ فیاض پیدا کر دی۔۔۔ یونیورسٹی کا مکان ایڈمبرا کا بہت
 خوب ہے دو ہزار آٹھ سو طالعہ علم محمدیہ اور سچین تعلیم ہوتی ہیں لاپن ہیریٹ
 یہی بڑی عمدہ ہے ایڈمبرا کی باشعور مین معلوم ہوتے تھے
 بظاہر وہاں کے لوگ زیادہ دو دشمن نہیں مین یا کفایت شعاری مین
 بہت ہی کم اور لباس مین یا ایسی ہوا لیون پر دیکھی گئے جن مین

خوب دکھائی دینا ہی۔ کوئین میری کا محل ہی۔ ان ہی وہ پہنچ کرے
 میں سب چوٹی میں ملاقات کا کرہ اور سونے کا کرہ اونہیں کپڑے
 میں کوئی شان و شکست اون کروں میں پایا نہیں جا تا ہی۔
 سونے کے کرہ میں کوئین میری کے سونے کا پانگ اور بچوٹا اور اڑنا
 پسے تو رکھا ہی بچوٹا اور بنا اور تمام سا ان پانگ کا اب بہت
 پرانا ہو گیا ہی ایک کرہ میں آتش دان کی اندر ایک لوسہ کی بہت
 بہدی جی ہوئی انگیٹھی لگی ہوئی ہے کہتی ہیں کہ یہ اول ہی انگیٹھی
 ہی جو یورپ میں یا شاید اسکاٹ لینڈ میں بنی تھی۔ منجملہ اون
 کروں کی ایک وہ کرہ بھی ہی تہمین جیس اول جو شہرہ ہوا
 ہوا ہی پیدا ہوا تھا اوس کرہ کو میں بیابا لیس کیا تا نو یا دس
 فٹ طول میں اور اسے عذر عرض میں تھا کوئین میری کی رفیق کا
 اوسکی سامنے جہاں خون گرا یا گیا تھا اوس سوتھ کو ہی ہستی دکھا
 کرہ ہی اونہیں پہنچ کروں میں سے ہے۔ میوزیم جو یہاں میں
 اونہیں کوئی بات لایق تذکرہ کی نہیں ہے ایک بہت پرانا کتبہ
 (پڑا کر جا) یہاں ہی لیکن کوئی خاص عہدگی اور کئی عمارت میں نہیں

نہ وہاں کے نہانی میں وہ آرام بدن کو آتا ہی جو دلی کو حمامیوں سے
 آتا ہے، اوسکی بعد وہ ایک کمرہ میں لیجانا ہی اور وہاں مالون کو وہ بدن
 کو صابن ملتا ہے اور کچھ چیز ایسی ہوتی ہے جہاں دار حبیبی ساری ماگت
 میں رہتی وہ بدن کو ملتا ہے اور نہانے والا پانی سے نہانا ہے
 یہاں گرم دسر دیا جاتا ہے اوسکو سمو لو اور خوب نہاؤ تمام
 غسل کے بعد حمامی کہتا ہے کہ آپ فوارہ کے سامنے چلینگو اگر منظور
 ہو اٹو نہانے والا وہاں جاتا ہے چنانچہ ایک مرتبہ میں ہی شائق
 اوس فوارہ کا ہوا اور مینٹی کہا کہ اچھا میں جلو نگا وہ مجھکو ایک
 کمرہ میں لینگیا وہاں کچھ اندھیرا سا تھا حمامی نے جا کر مجھکو ایک
 جگہ کھڑا کر دیا اور فوارہ کی کل باادی وہ فوارہ بطور ہزارہ کو
 تھا ایسا ہزارہ نہیں جیسا ہمارے شہر میں لڑکے چھوڑتے ہیں
 یا جس سے مالی پھولوں کو پان دیتی ہیں وہ شاید ایک بڑی
 دال ہی بھی زیادہ معلوم ہوتا تھا اوسمیں سے دفعتاً اوس روز
 سرد پانی کی دھاریں مبری بدن کو لگیں کہ مینی یہ جاننا کہ میرے
 بدن میں گیس کتنی ہیں فوارہ وہاں سے ہٹا اور حمامی سے کہا کہ ابانی

پانی لانا ہی کہ پیاس ہو چو اس پانی کے پینے سے اور یہی زیادہ
 پسینہ آتا ہے یہ کمرہ بہت گرم نہیں ہے۔ اس سے یہی زیادہ
 گرمی میں بیٹنا منظور ہو تو ٹرے مال کے اندر ایک اور کمرہ ہی اس میں
 بیٹے بیٹھی ہیں اور اس پر گدے ہیں اگر اس سے یہی زیادہ خواہش
 ہو تو اندر کے کمرہ کے اندر جاؤ گویا کمرہ در کمرہ ہی وہ تو
 نہایت ہی گرم ہے ایسا گرم ہے کہ میرا نودان جاتے ہی دم
 گھٹتی لگا اور میں دمان سے فوراً پہاگا لیکن بیٹی دیکھا کہ ہر کمرہ میں
 لوگ بیٹھی بیٹھی تھے مجھے تعجب تھا کہ کیونکر وہ دمان بیٹھی لیٹے تھے
 حمید الد نے چاما کہ دمان بیٹھیں لیکن میں اونکو بھی لے آیا کہ
 کہیں غش نہ آجاوے ہر وجہ میں آکہ لگا ہوا تھا جس سے گرمی کا
 اندازہ ہوتا تھا ایک عرصہ کی بعد حامی پوچھتا ہے کہ آپ تیار ہو گئی جب
 غسل کرنے والا کہتا ہے کہ تیار ہوں تو حامی اس سنگ مرمر کے
 چپو تڑہ پر اسکو لیجاتا ہے اور لٹاتا ہے اور بدن کو ملتا ہے۔ کچھ
 میل بدن پر سے مل کے اور پھر کچھ کیسی سے اوتارنا ہی (اون لوگوں کو
 وہ مشت مال کرنے نہیں آتی ہی جو ہماری ولی کی حامی کر کے ہیں

دوسری کو گندہی پر ڈال لو۔

پہلے لنگیان بہت چھوٹی ہوتی ہیں اچھی طرح سے بندہ نہیں سکتی
 ہیں انگریزی طریقہ کے موافق ٹوڑنے کشف عورت کی پرواہ ہوتی ہے
 یہ ستر عورت کی گھر تک وقت ہی اسلمی میں اول دونوں کو بانڈا تھا۔
 لنگو بانڈا بکرا نڈ جٹام کے جاؤ وہ ایک بہت بڑا مال ہے چھپین سنگ مرمر
 کا پتھر ہے اور ایک بڑے جسم میں سرد پانی ہے یہ نہراوس مال
 میں ہی شروع ہوتی ہے اور چار تانہ کے صحن میں وہ ختم ہوتی ہے
 کر ڈال کے متعدد کرے ہیں گھر سبکو دروازے اسی مال میں ہیں
 اس مال کے بعض حصوں میں زیادہ گرمی اور بعض میں کم ہے کریان
 کپڑے سے منڈھی ہوتی متعدد وہاں دہری ہیں اور بعض جگہ یہ
 کپڑا بچھا ہے چاہو کر سیون پر بیٹھو چاہو اول کپڑوں پر لیٹو
 اول ہی جب جاؤ تو بڑی گرمی محسوس ہوتی ہے کرسی کا کپڑا ایسا گرم
 ہوتا ہے کہ وقتاً آدمی بیٹھ نہیں سکتا مگر رفتہ رفتہ مستعمل ہو جاتا ہے
 بیان بہانی والا تھوڑی دیر بیٹھا رہتا ہے تاکہ ہاں میں خوب گرمی
 آوی اور پسینہ آئی لنگی بھڑی دیر جب ہو جاتی ہے تو ماسی ٹہنڈا

درتہ بھڑی گرم ہے بہت دور سے آتا ہے اور کرسی میں لٹو کر لگتا ہے۔

ریلو کے بند چکبہ پر جاتی ہے یا جہاں اسٹیشن میں وہاں بڑے
 بڑے تابدان بنائی ہیں لیکن ہر سہی وہوین کا اثر کہاں جاتا ہے
 اسلٹی طالب علموں کو بجای انڈر گروڈ ریلوی کے اومنی بس میں
 پہننا زیادہ مناسب ہے۔

لندن میں ایک محلہ ہے جس میں اسٹریٹ اوپین ایک حمام نہایت
 بڑا و عجم ہے اسکو ٹرسٹ ہاتھ کہتی ہیں چارٹلنگ مین آدمی
 دینا ہوتا ہے اور اگر ایک مرتبہ بارہ مرتبہ کے لئے ٹکٹ لیا جاوی
 تو بجای دو ٹکٹ کے دو ٹکٹ دینا ہوتے ہیں دو ٹکٹ
 کے محصول کی تخفیف ہو جاتی ہے۔

اول جا کر منچر سے ٹکٹ لو اسکو چارٹلنگ و وہمپہری گہری یا
 جو کچھ تمہارے پاکٹ میں ہو وہ تم اسکو دو وہ اسکو بحفاظت رکھنا
 پہ انڈر جاؤ وہاں جا کر جو تہ اوٹارڈ الو جو تہ رکھنی والا شمارا جو تہ ایک
 الماری میں جسکی خانوں پر نمبر لکھی ہیں رکھا دیکھا اور ٹکٹ ایک ٹکٹ اسی
 نمبر کا دیکھا اسکو اپنی پاس کہو پہر آگی جا رہے خانہ ہی وہاں جاؤ
 کپڑی اوٹارڈ رکھنی میں لگاؤ حمام کا آدمی دو لنگیاں تمکو دیکھا ایک کو ہاتھ

ہوتی ہیں محصول ہر درجہ کا جدا ہی ہر ہر سٹیشن پر بٹرتی ہے
 مسافروں کو اوتارنی چڑھانی چلنی ہے لیکن زمانہ قیام کا
 اکثر بہت کم ہوتا ہے فوراً مسافر کو اترنا چاہی اور اسطرح
 چڑھنا چاہی ورنہ اسکی سستی و توقف میں رہ جاتا ہے۔

ریٹرن ٹکٹ ایک روز کے واسطی اگر کو تو محصول بن تخفیف
 ہوتی ہے لیکن ریٹرن ٹکٹ ہو تو ضرور ہے کہ سیدھی اس مقام
 پر جاؤ چنانچہ ٹکٹ ہے اور اسطرح آؤ اگرچہ چین کسی اسٹیشن پر
 اتر جاؤ تو وہ ٹکٹ رومی ہو جاویگا۔ دیوبند کی وجہ سے گارنٹ
 کے چڑی کے گدولن پر تک سب اسی کا اثر ہو جاتا ہے سفید کپڑی
 کی خرابی ہے اور وہ نو سفید کپڑا وہاں پہنی نہیں لیکن قمیص
 و کالرنگائی بین ہاتھوں میں سیاہ یا پوری دستمانی ضرور
 پہنی جاتے ہیں نہیں تو تمام ہاتھ کالی ہو جاتے ہیں اندر گر و نڈر ایچ
 کے سواری مند رستی کی لئے غریب سانس کے ساتھ دیوان بیٹھ
 رہتا ہے اور پیڑ سے کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ ریل والوں
 نے ان تمام چیز کو ایسا کیا ہے کہ دیوان نکل جاتا ہے جس جگہ انڈر گر و نڈ

کی گاڑی چھوٹی ہی اور پیر ہزار با آدمی پیدل چلتا ہی تمام بازاروں
 و سڑکوں پر ہر وقت ہمیشہ معلوم ہوتا ہی۔

انڈر گر و ونڈر پلو کے ایک ایسی ریل ہے جو سوای لندن کی کہیں نہیں
 چلتی ہے کراچی ہی اوسکا کم ہے اگر انڈر گر و ونڈر پلو کے اور ایسی ریل
 لندن میں نہ ہوں تو لوگوں کو بڑی تکلیف ہو اور مصارعین روزمرہ
 چہت پڑے جاویں اور دوکانداروں و تجارت پیشہ اور ہر لوگوں
 کو تکلیف ہو لندن میں ایک شخص رہتا تو ایک جگہ ہی اور دوکان
 اوسکی دوسری جگہ اٹھ دس میل کے فاصلہ پر ہے پاکستان
 کوئی چیز خریدنی ہے ایسی دوکان سے جو بارہ میل کے فاصلہ
 پر ہی تو اگر انڈر گر و ونڈر پلو کے یا آدمی بس نہ تو آدمی لٹ جاوی
 یہ روزانہ کی آمد بہت باخرج سواری ہے اوسکا اولہ خالد کے
 انڈر گر و ونڈر پلو کے ایک ایسی ریل ہے جو زمین کی ٹلی چلتی ہے
 اوس طرح سب طرح پر گر و ونڈر پلو کے چلتی ہے۔ تمام لندن
 میں نیچر نیچر وہ ریل بہتی ہے اوسکی اسٹیشن بہت بہت ہیں
 میں اوس میں فرسٹ کلاس سکنڈ کلاس ٹھوڈ کلاس کی گاڑیاں

عظیم الشان تجارت بطور پاپیس کی بھی نہیں ہی ایک معمولی وضع
 کا مکان ہے۔ سلطنت انگلشیہ میں جہاں تک دیکھو نماں تھلری
 اور سامان نعیش بہت کم نظر آونگی اندرونی استی کام اور برٹس
 (کاروبار تجارت) ہر حالت میں ہر جگہ دیکھو گے لندن میں کسی وقت
 کسی آدمی کو نڈیکہو کی راجیز ٹائیڈ پارک ڈریجٹ اسٹریٹ کے گروہ
 یہی خاص اوقات میں آکر آہستہ چلتا ہو گا اسلی کہ جہاں وہ
 جاتا ہے اور جس کام کو وہ جاتا ہے اسکا وقت صعبین ہے
 اور ٹھیک اسی وقت پر اسکو چو پھنچا جا ہی اور جہاں سے
 وہ چلا ہے وقت کا اندازہ رفتار کے ساتھ کر کی چلا ہی اگر وہ
 معمولی تیز رفتار سے دزایہی آہستہ چلے تو ہرگز ٹھیک نہیں
 پہنچ سکتا وقت لندن میں بیس بیس چیز ہے۔ کاروبار کی
 کثرت سے تمام شہر میں ایک طرف سے دوسری طرف بلکہ ہر طرف
 آدمیوں کی آمد رفت اسقدر ہے کہ اسکا اندازہ نہیں ہو سکتا
 ہزار ہا گاڑیاں کیپ وہینس و فٹن وغیرہ میں صد ہا اونٹنی
 چلتی ہیں جن میں منٹ پانچ پانچ منٹ بعد اندر گر و نڈر لیو سے

بلکہ مہنڈ انکھستان و فیض پور میں جسکی عنایت و شوکت و شرف آج
 دنیا میں سلیم ہے اور بسکی امداری میں کسی وقت آفتاب غروب نہیں
 ہوتا ہے جب انکو اوس نئی منتشر رویشی خانہ اور دیگر کارخانوں
 کو دیکھا جاوے تو وہ ایک ہندوستان کی راہبر کی کارخانہ سے
 بھی کم معلوم ہوتا ہے اور شاید یہ امر ایشیائی خیالات کے
 موافق برے دل سے دیکھا جاوے لیکن جب غور کیا جاوے
 تو یہ دانشمندانہ طریقہ و طرز تمدن و معاشرت شان
 یورپ کی انتہا قدر و تعریف کی لائق ہے اور اوسکی عمر کی نتایج
 ہر شاید ایک بڑی کتاب بجزیرہ ہو سکتی ہے۔ صرف بادشاہ
 کا ہی یہ خیال نہیں ہے وزیر اعظم انکھستان جسکی لبوں کی
 جنبش کی طرف دنیا کی نظر ہے جسکی ہر لفظ پر تمام سلطنتیں کان
 لگائے ہوئے ہیں اکا کہو انڈیا آفس کی قریب جا کر دیکھو وہاں
 نقیب ہے نہ چوہدری نہ ہائی کپڑی میں نہ سوار میں نہ اور
 کسی قسم کی کروغز ہے مکان تو بلاشبہ سرکاری ہی لیکن
 اوس میں بھی کوئی خاص شان و شوکت نہیں ہی بظاہر کوئی بڑی

اور پھولوں اور پتوں کی درخت شیشہ کے مکان میں بتے۔ جس ملک کا درخت تھا اسی ملک کی آب و ہوا اور اس مکان میں معلوم ہوتی تھی۔ نل اور بہا پ کی ذریعہ سے گرمی اور سردی کی کیفیت کی تبدیلی کی گئی تھی۔

بہت سی میوے وہاں لگے ہوئے تھے اور صورت کی نہایت ہی نچھتے اور لذیذ معلوم ہوتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ہم ان کی کہانی کے مجاز پہنچی کاسل سے تھینا آدہ میل کے فاصلہ پر وہ مدرسہ ہی جہاں نام آئین ہی ایک یہ آئین اور دوسرا پیر وہ مدرسہ ہی بطور ڈائی اسکولوں کے میں اکثر امر اور روسا، و محرز کشناس کی لڑکی انہیں مدرسوں میں پڑھتی ہیں وہ پندرہ سر کے تلی ہی دریا بہتا ہے جہاں ہمارے ملک کے یہ بات تعجب کی ہے کہ شہر و بندہ سر صد سال سے نو سکین بادشاہان انتھان کا ہے لیکن وہ نہایت ہی کم رونق ہی جاہلی تھا کہ جب بادشاہ بہان رہتی تھی تو اور ڈیوک ولارڈ و روسا، یہی وہاں آباد ہوتے اور اسطرحی وہ ایک عظیم الشان شہر ہو جاتا اور رونق لیکن یہ کہیں نہیں ہے

کی تھی ہم فوراً وہاں سے واپس آئے۔

اولیٰ مکانات کے اور اولن جانوروں کے دیکھنے و سپر کیواسطی
ایک مہتر افسر کے خاص حکم کی ضرورت ہوتی ہی اور وہ حکم اولن
مکانات کے مہتمم کو دیا جاتا ہے جسکی اجازت سے اولن تمام مکانات
کو وچیزوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

اسی پارک کی متصل ایک نہایت وسیع و لاجواب باغ ہی حسین
سواکی انہ کے تمام شہم کی سیوکی موجود ہیں ہر شہم کی پھول عجیب
رنگ کے خوش رنگ پتوں کے درخت مختلف اقسام کے۔ بیلون
کے درخت نہایت ہی خوشنما۔ یعنی مختلف گرم ملک کی میری مہتمم سے
پوچھی اور انہوں نے مہیکو وہ دکھائی سرخ مرج جب قدر مولیٰ اور
بڑی اس باغ میں ہی ایسی ہمارے ملک میں بہت ہی کم ہوتی
ہے۔

ایک شہم کے اور رنگ کے پھول سے مختلف اقسام کے درنگ
کے پھول بنے ہوئے ایک خوش رنگ پتے کے درخت سے مختلف شہم
کے خوش رنگ پتوں کے درخت ہی ہوی سہی وہاں دکھی۔

کچھ لڑائی کا سا فلعہ نہیں ہے نہ اس قسم کا خوبصورت تعلقہ ہے
 جیسا کہ ہماری دہلی کا نہ اوسکی ایسی خوبصورت چار دیواری ہے
 جیسی دہلی یا اگرہ کے فلاحہ کی۔ پتھر کی چٹائی ہے۔ البتہ سامنے
 صحن میں ایک چمن پھولوں کا نہایت خوشنما ہے اور اوس میں
 نزارہ چبوتنا ہے۔ بعد ابرس سی بارشا ان انگلستان اسپین
 رہتی چلی آئی ہیں پارک نہایت وسیع ہے اسی پارک میں وہ مکان
 ہے جس میں ملکہ معظمہ فقیر مند کے واسطے مکہن کہاٹے کا بننا ہے۔
 اسپین خاص ہرند بانور میں اسپین خاص کہتے ہیں۔ اسپین خاص
 مولیسی نانا ہے جیسی بڑی خوبصورت ٹائین ویل مینی اس مولیسی
 نانا میں دیکھی ایسی پہلے کہی نہیں دیکھو تھے۔ مولیسی نانا کی خوب
 ہم ایک سسٹ کو گئے وہاں ہمکہ نہایت سی متعین ہو آئی ہم طلبہ
 طلبہ کی آگے بڑھی تاکہ اوس میں بوسے نبات پاویں چند قدم چلی تھے کہ
 بسنے دیکھا کہ وہاں چند سورہن وہ سورہن کے رہنے کا دہرورش
 پانی کا مفتح تھا۔ یہ سورہن مولی صورت کی تھے مگر خوب مولی لیکن
 نہایت بدبو کی حالت میں۔ اس وقت معلوم ہوا کہ وہ بدبو اسپین

وہاں ٹکٹ تقسیم کرتا ہے ایک ٹکٹ دیگا اور سولہ لکیر کاسل
 کے اندر جانا چاہئے واخلہ کے دروازہ پر دربان اس ٹکٹ
 کو ایلٹا ہے اور سیر کرنیوالی کے سامنے ایک کتاب پیش کرتا ہی
 سیر کرنیوالی کو اوسٹین اپنا پورا نام اور پتہ کہہ بان سے وہ
 آیا ہی اور کیا عہدہ ہے لکھنا ہوتا ہے اسکی بعد وہ اندر جاتا
 ہے اور ایک کمرہ میں چپان بیچ بچی ہوئے میں بٹرتا ہے۔ ہر
 پندرہ منٹ کی بعد گاڈ آنا ہے اور جبکہ لوگ اس کمرہ میں
 جمع ہو پاتے ہیں اوٹکو اپنی ہمراہ ہر کمرہ میں لیجانا ہی اور
 سیر کرتا ہے اور جو چوتھا ویر وغیرہ اولن کروں میں لگی ہوئی
 میں یا خاص اسباب رکھا ہوا ہی اونکی متعلق حالات بیان کرتا ہی
 اور ہر کمرہ کی نسبت کہتا ہے کہ یہ ڈائینگ روم ہے یہ خاص
 نشست کا کمرہ ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

یہہ کمرے وسیع میں اور بڑی بڑی بیش قیمت میننگ کی تصویریں
 اوسٹین لگی ہوئی ہیں ڈائینگ روم اسٹڈی وسیع ہی گنگ
 سو آدمی اوسٹین کہا سکتے ہیں یہہ کاسل گوٹیلو ریلوے کے ہی اوسٹین

بری و بحری کا اندازہ کر سکتا ہے اور یہ سمجھ سکتا ہے کہ کیا قوت
انگلش کو نمٹا سکتی ہے۔

پانچویں

یہ بہت بڑا اور پر رونق شہر ہے جس قدر کا خانے اس شہر میں
اور اس کے قرب و جوار میں ہیں اس قدر اور کسی شہر میں انگلینڈ کے
نہیں ہیں یعنی یہاں متعدد کارخانوں کی سیر کی مینچر انگلینڈ
میں وگلاس گواسکاٹ لینڈ میں ایک قسم کے شہر ہیں۔

وینڈسرس پاورینڈرز

یہ مختصر شہر ہے بلکہ معتدل قبضہ مند کا محل خاص اور پارک و باغ اسی
شہر میں ہی اس خاص محل کا نام حاصل ہے۔ جن ایام میں
معاہدہ قبضہ مند و مان تشریف نہیں رکھتی تھیں اور اسکاٹ لینڈ
وغیرہ میں رونق افزا ہوتی ہیں تو ہر شخص حاصل کو گیا روپی
کے بعد باکرہ گیری خاص حکم کے دیکھ سکتا ہے ریلوی اسٹیشن و
حاصل کے چھین ایک مکان ہے سیر کرنا والی کہ اوسمیں جانا
پڑا ہے اور اپنی نام کا کارڈ دینا چاہیے کارڈ کو لیکر وہ شخص جو

تین ہوسکتا ہے ایک نہایت پر تکلف میلہ تھا۔

پورٹہ موٹہ

یہ نہایت خوبصورت مگر چھوٹا شہر ہے لب دریا واقع ہے مختصر یہ
 یہی یہاں ہی شام ہی دس بجے تک یہاں اوس شہر کی ہر قسم کے
 لوگوں کا جلسہ ہوتا ہے۔ ایک میل کے فاصلہ پر یہاں جہازوں
 کا کارخانہ ہی یہاں باجارت امیر البحر لارڈ نارٹھ بروک کی ہم نے
 کارخانہ جہازوں کی سپر کی جہازوں کو تعمیر ہوتی دیکھا موجودہ جہازوں
 کو جو دمان کہتے تھے ان کو دیکھا لڑائی کے جہاز بھی دیکھے ہنس کا
 وہ مشہور جہاز باوی بسین ہنس سوار تھا اور نپولین فرسٹ کو اوس
 شکست دی اور بالآخر اوس کو لالاکا جسی سبب سے وہ مر گیا ہم نے
 دیکھا اس جہاز میں ۳۲ توپیں چڑھی ہوئی تھیں۔ یہ جہاز پرائی
 طریقہ کی موافق اور لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ ایک جنگی جہاز پر بہت بڑی
 توپ تھی اور ادنیٰ حرکت سے کل کے اوس کو حرکت ہوتی تھی اپنی
 ماٹہ سے اوس توپ کو اوس کل کی ذریعہ سے لایا تھا اور بڑا عجیب ہوتا
 ہے اور پورٹہ موٹہ کی کارخانوں کی دیکھنی کے بعد آدمی انگریزی فوت

پانہ

یہ قدیم شہر ہے ابادی اسکی قریب قریب ایک لاکھ کے ہے یہ شہر ہی پہاڑ پر واقع ہے ریل کے اسٹیشن کے قریب ہے مکانات چنہ میں لوگوں کی وضع کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں لندن کی فیشن کی ہوا نہیں پہنچتی ہے پر انی وضع و لباس کے آدمی اکثر وہاں دکھائی دیتی۔

چچسٹر

یہ ایک چوٹا قصبہ ہے ایک شہور کہور ڈور یہاں ہوئی ہے اسکی دیکھنی کو ہم گئے تھے جیسا کہ ڈرنی میس میں ایک پونڈ کاکٹ تھا اوسین ہی ایک پونڈ کا تھا حمید اللہ ہی میری ہمراہ تھی۔ پرس آن ویلز اسکی سدرشین تھے رائل فیملی کے لوگ بھی وہاں موجود تھے جسقدر لباس خوشنالیڈیوں کے یہاں تھے ایسی ہیئت محبوبی کبھی دیکھنی میں نہیں آئی یہ ویسے بالخصوص پوشاک کے باب میں شہور تھے بڑا لطف یہ تھا کہ مغزداشناس اپنی لہجہ کا سامان سب وہاں لیجاتی ہیں وہ کہتا ہوا ہر جا یہ ایسا عمدہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکا لطف یہاں

کے حاکم اول تھے اور اونکی مس صاحب سب او سپر سوار ہو کر خوب دریا
میں بہے۔

اس بون چھوٹا قصبہ ہی اٹھارہ ہزار آدمی کی بستی ہی سمندر کے
کناری پر ہے اور صاف ہی یہاں ہی پر بنا ہوا ہے مگر برائٹن کا سا
خوبصورت نہیں ہے یہاں سٹریٹس لارنس رہتی ہیں جو علیگڑھ
میں کلکتہ اور ج رہتی تھے اب تک جارج لارنس کراچی کے مکان میں
رہتی تھے مگر وہ اپنا خاص گھر بناتی ہیں اوہوں نے اپنا گھر جو بناؤنگو
جا کر چھوڑ دیا۔ ایک سٹریٹ ہاؤس کے اوپر تباہ آبادی اور کئی تالیپڑ
ہزار آدمیوں کی ہے ہمارے بڑے دوست خان بیٹلٹ یہاں
رہتی ہیں جو ٹائی کورٹ کے جج اور کٹنر جج و کلکٹر ممالک مغربی و
شمالی میں رہی اونکی خان بن و حمید اللہ مہمان رہی اسقدر صحبت سی
ملے کہ اونکا اور اونکی سیم صاحب کا شکر یہ نہیں ہو سکتا وہ اس صحبت
سے ہم سے ملے سطح کوئی عزیز سے عزیز ملتا ہے۔ یہاں ایک کینیڈل
نہایت عمدہ ہی ایک حصہ اوکانارمن کی زمانہ کا بنا ہوا ہی مال اوکا جاؤ
فیٹ کا ہی کلب کا مکان ہی نہایت ایک چہا ہی لایبریری ہی آٹھین ہی۔

پہنوں بہاؤ سے لب دریا دہلوان سطح ہی جہاں وہ گاڑی بہانی کی کٹری
 ہوتی ہے اور گاڑی کے چھو ایک رسی بند ہی ہوتی ہے اور وہ رسی
 ایک خرخری میں لپٹی ہوتی رہی جب اوس مشین میں آدمی بیٹھا تو کل
 والے گاڑی کی رسی ڈھیلی کی گاڑی لڑک کر دریا میں گئی آدمی
 بہانی والا اوس میں سے نکلا اور پانی میں بہا یا جب بہا چکا تو پیر گاڑی
 میں آگیا کل والی نے گاڑی کو پیر کھینچ لیا چہ پیش اوس گاڑی کا
 کرایہ دینا ہوتا ہے۔ سٹر مینی نے جو ہندوستان میں کلکٹر و کسٹرن
 ہی میں سیری و حمید اللہ کی دعوت کی تھی لیج کہانے کے بعد ہم کو
 وہ اکوریم کی سیر دکھانے لیکو زمین سمنے لائن آف سی دکھا اور خوب
 سیر کی مختلف شائے دیکھو و روزنہم و ان ہے۔ یہاں لب دریا
 ایک سپر بنا ہے خوب صورت بنا ہوا ہے اور اوس پر چند دوکانیں
 سوداگروں کی ہیں صبح شام تغیر کو اکثر لوگ وہاں جاتے ہیں یہ
 پیر لوبھی کا بنا ہے۔ صبح کو کچھ دن چڑھے وہاں چھوٹا لگ بوت
 آتا ہے جس کا دل چاہے اوس میں بیٹھی ایک گھنٹہ تک دریا میں سیر
 کرتا ہے۔ ہم اور سنی صاحب اور ای ریس صاحب جو بالی کورٹ والا آتا

یہاں دریا کا کنارہ بہا ہوا ہے۔ یہاں ایک کھنڈ ہے جس کا نام ہے لہنا۔ یہاں ایک کھنڈ ہے جس کا نام ہے لہنا۔ یہاں ایک کھنڈ ہے جس کا نام ہے لہنا۔

وہ تعریف کے لائق تھی ہمارے ملک میں کسی ایسی نہیں دیکھی تھی
 مگر جو آتش بازی سمیٹی کر سلطان پالیس میں چھوٹی دیکھی وہ ہماری اوس
 ولی کی آتش بازی سے بھی عمدہ تھی ہمنو الگنڈر یہ پین اوسداں
 دیکھا تھا جب اوسمین پولون کی ایک بڑی نمائش ہوئی تھی
 گلاب کی ہول اسقدر بڑے اور خوش رنگ کہی ندیکھی شاید
 دیکھینگے۔

انگلینڈ کی شہروں میں سے میں برائین پورٹ موہمہ یا تہہ
 ایک پینچر چھتر اس بورن وڈ سٹرو دیکھا۔ مجھ کو سب
 سے زیادہ برائین پینچر آبادی یہ شہر خدی آبادی ہی اوسکی آبادی
 کو سو برس نہیں ہوئے ہیں ایک لاکھ آدمی کی آبادی ہی سمندر
 کے کنارہ پر ستا ہے آبادی نہایت خوشنما آب و ہوا بہت اچھی
 بیمار و ضعیف اکثر تندرستی و قوت کو اسطے و مان جاتی ہیں و
 رہتی ہیں صبح کو لوگ سمندر میں خوب نہاتے ہیں خاص آدمی نشین
 (کل) میں بیٹھ کر نہاتے جاتے ہیں اور عام لوگ یونہی نہاتے ہیں
 یہ نشین ایک سقف گاڑی ہے اوسکی اندر جاؤ کپڑا اوتارو جاؤنگیا

خود اونسوی کام لیتی ہے۔ فورٹ ہوتہ میں وہ جہاز نلسن کا بھی
 جس میں وہ گولی سے اس وقت مرا تہا جب نیپولین اول شہنشاہ
 فرانس کو اونسوی شکست دی تھی اونس جہاز میں میں گیا۔
 نلسن کو زخمی ہونے کی جگہ اور گولی لگنے کی جگہ اور تمام مقامات دکھائی
 یہ جہاز بادی سے عیسے نوپن اوسپر چڑھی ہیں اس وقت تک
 دغالی جہاز کا ایجاد نہوا تھا۔

حاصل لندن کے سوا اطراف لندن میں دو مکان بڑی نامی و طاق
 شان میں ایک کوسٹل میس دوسرا الگنڈریہ میس۔ مکان کیا
 میں بڑے محل میں بلکہ اگر یہ کہو کہ اونکو اندر متعدد محل میں تو بھی
 بجا ہے۔ ان دونوں جگہوں میں ہر روز گویا کوئی نہ کوئی مہایہ
 رہتا ہے ہمیشہ تماشے ہوتے ہیں اونکی اندر سودا گردن کی دوکان
 میں بطور بازار کے۔ اسکی اندر نہیٹ میں۔ آپر امین۔ ہوٹل
 میں آتش بازی جو کرسٹل میس میں چھوٹی ہے مشہور ہے۔
 ہمارے ملک میں جب لارڈ لٹن نے دربار کیا تھا ۱۷۷۱ء میں
 اس وقت آتش بازی چھوٹی تھی اسکی بڑی تعریف تھی اور وہی آتش

کا کارخانہ وہ ہے کہ حسب قدر آلات حرب و سامان چاہو او سپین تھوڑی
 دنوں میں تیار ہو سکتا ہے جو غمدہ دار کہ پورٹ موٹہ میں چھکو جہازوں
 کو اور کارخانہ کو جہاز کے مینی کے دکھاتا تھا اوسنی مجھ سے کہا کہ اگر آج
 حکم ہو تو میں ایک ہفتہ میں بارہ جہاز مرتب کر کے روانہ کر سکتا ہوں
 یہ اوس وقت اوسنی کہا تھا جب مینی اوس سے بعض جہازوں کی
 نسبت جو نام مرتب تھی پوچھا تھا۔ پر یہ ایک ہی تو کارخانہ نہیں ہے
 متعدد کارخانے جہازوں کے اور یہی میں اور یہ تو سرکاری کارخانے
 ہیں جو کمپنیاں اپنی کارخانے جدا کرتی ہیں وہ بہت ہیں۔ جب میں
 گلاسگو میں گیا جو ایک مشہور شہر اسکاٹ لینڈ کا ہے وہاں مینی ایک
 کمپنی کا کارخانہ لوبی کا دکھا اور تعجب کیا۔ اسی کمپنی کے شہنشاہ
 روس کی فرمائش کا وہ جہاز سپر دریا کا بنایا ہے جو مشہور ہی
 اور اخباروں میں مشہور ہو چکا ہے۔ یہ جہاز اس قدر بڑا اور
 خوبصورت ہے کہ ایسا جہاز اب تک نہیں بنا یہ جہاز ابھی پورا تیار نہیں
 ہوا ہے مینی اوسکو دکھا تمام کمرون میں اور چیت پر اوسکی پیرا کچھ
 شہہ میں ہی کہ پینظیر جہاز ہے ایسی ایسی کمپنیاں متعدد ہیں اور گورنمنٹ

بیان کروں تو شاید کچھ نہ سمجھتے ہیں آوے لیکن شاید ہر کل پر
 ایک سال ہونا چاہتی اور وہ یہی اوسکی ماہر کا۔ جس توپ پر
 میرے سامنے لیا چڑھایا گیا تھا وہ بہت ہی بڑی توپ تھی اور
 وقت تو مٹی اوسکا وزن ہی معلوم کیا تھا مگر اب یاد نہیں رہا اور
 اوس کام کو پانچ چار آدمی کر رہے تھے اوس توپ کو اگر پچاس
 جیل لگین تو اوسطح سے حرکت نڈی سکین جسطح وہ چند آدمی
 کر رہے تھے ایک بہت موٹی چادر تھی وہ ادنی حرکت سے کل کے
 اوس توپ پر چڑھتی چلی جاتی تھی۔ جب چادر چڑھ چکی تو
 ایک دوسری کل لے اوسکو اٹھایا اور ایک دور فاصلہ پر
 لگی جہاں ایک گھنٹا معلوم نہیں کہ وہ گھنٹے کئی سو یا کئی ہزار
 کا تھا توپ اوسکی نیچر رکھدی گئی اور گھنٹا اوسپر پڑنا شروع ہوا
 اسقدر عظیم الشان گھنٹا ایک ادنی حرکت سے چلنا تھا اوس دلچ
 اور پورٹ موبیل کے کارخانہ کے دیکھنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ
 گورنمنٹ انگلستان کیا چیز ہے اور وہ کیسی زبردست ہے اور اون
 کارخانوں کی ذریعہ کی اوسکی بری و بھری شان و شوکت کیا ہے دلچ

اور کٹناریے اور چوتھے ہو کر ایک خانہ میں آ پڑنا ہے۔ ایک لڑکا تیرہ
 چودہ برس کا کھڑا ہی وہ اونکو اوٹھاتا رہتا ہے ہزاروں سرجی دم
 بہرین چھپ کر دم کر وکٹ کر تیار ہو جاتے ہیں مجھ کو یہ کل نہایت
 ہی عجیب و غریب معلوم ہوئی اسکو کہ اوس می پہلی مینو کہی کلون
 کو اس قسم کی مذکبہا تھا۔

لیکن جب مینو لچ کو جا کر دیکھا جہاں ٹوپ و بندوق وغیرہ کا
 کارخانہ ہے اور پورے موٹہ میں گیا جہاں جہازوں کا کارخانہ
 ہے اور وہاں کی کلین دیکھیں تو اوسکی ہر کچھ ہی حقیقت نہیں
 معلوم ہوتی تھی بلکہ وہ ایک کہیں کی کل معلوم ہوتی تھی ہماری
 سامنے ایک ٹوپ پر لوٹا پڑنا گیا ہےت سے مختلف کام ہمارے
 سامنے ہوئے اور ہکو دکھائے گئے پس عقل حیران تھی۔ جو
 کام اول کلون کے ذریعہ سے معرووے چند اشخاص لیتے ہیں
 اور کرتے ہیں وہ سیکڑوں بلکہ شاید ہزاروں ہی ہیں ہکو کتے۔
 ممکن نہیں ہے کہ جو کچھ مینے وہاں دیکھا میں اوسکو بیان کر سکوں
 ہاں اگر ہر کل کی تصویر لکھوں اور تمام اوسکی کیفیات و حرکات

پسلیان پڑیان سبکی بچتہ باقی ہیں کہیں ضبوطہ کی مشہور
 آثار نمایان نہیں پائی گئے۔

جب اس قدر بڑے بڑے اجسام باقی ہیں اور توقع نہیں ہے کہ
 آئندہ یہی کوئی صورت اونکی زوال و الغد ام کی ہی تو اجزائے
 لایعجزی کی بچتہ و مناظرہ قابل تامل کی ہے۔

جانور مردہ ہزاروں قسم کی وہاں میں تمام ملکوں کی عجیب و غریب
 ہم اپنی ملک میں پدہ کو سب سے چھوٹا جانور جانتی ہیں اور ہمارا
 خیال تھا کہ شاید اس سے چھوٹا کوئی جانور نہ ہوتا ہو گا یہاں ہمیں اوکو
 قد و قامت سے یہی نصف جانور دیکھو اور کیسی خوش رنگ اور عجیب کہ
 کیا کہوں تصویر اسکی لکھنی مشکل ہے۔

بعض ایسے محقق تھے انہوں نے بین جو یہ کہتی ہیں کہ ان سان ابتدا
 بندر کی قسم تھا اور سپر لوگ مہنتی سے کہا کرتے تھے کہ اگر بندر تھا
 تو صورت تو پہلا بدلتی بدلتی بدل گئی لیکن دم کیا ہو گئی جب میں
 میوزیم میں بندر کی مقام پر پہنچا تو مجھ کو بن دم کی بندر کی
 ٹاکس ہوئی۔ جو بندہ یا بندہ دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی شیشہ

نو دن پہر لایبریری میں رہتی میوزیم میں جاؤ ہزار ہا تصویروں پہر
 کی میں تمام چیزوں کے خداوہان دیکھو گے کہیں اگ گالی کا خدا
 رکھنا ہی کہیں عشق کا خدا کھڑا ہے ایک دو خدا ہوں تو آدمی لگی
 ہی صد خداوہان موجود ہیں اکثر بادشاہوں کی تصاویر ہیں۔
 بہت سی تمباک و ہان رکھی ہیں یعنی یورپ میں جہاں اور
 چیزوں پر التفات کیا مہم ہوں پر زیادہ غور کیا اور اس سے میری
 بہت سی اغراض تھیں۔ یہ لاشیں ہزاروں برس کی ہیں
 اور آج تک مردہ کا جسم اونہیں باقی ہے صورت صاف معلوم
 ہوتی ہے ہاتھ پاؤں قد و قامت کچھ بگڑا نہیں ہے۔ برٹش
 میوزیم کے دیکھنے کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میںی ممی کو جہاں تک
 مکان سے خوب دیکھا ہے اور اس سے زیادہ کہیں اور جگہ نہیں
 ہے۔

جہاں کہ یہ تلاش تھی کہ کہیں لوگزر کے قد کی ممی میں دیکھوں اسکو
 کہ سننی ہے کہ پہلی زمانہ میں لوگزرے آدمی ہوتے تھے لیکن مجھکو
 کہیں نشان ہی نہ ملا کوئی لوگزر انوکھا تھا تو کیا میں گرا ہی نہ ملا۔

میں ہمارے ملک کے شیر سے بڑا معلوم ہوتا تھا لیکن جب خوب غور
 کرو تو جو شجاع و نیزی ہمارے ملک کی شیر میں معلوم ہوتی
 تھی وہ اوس میں بھی نہیں تھی وہ سست و کجاہل معلوم ہوتا تھا۔

برٹش میوزیم و لائبریری

یہ مکان بنائے ہی عظیم الشان ہے اور کئی بناہے ہی وسیع ہیں
 اسی ایک مکان میں میوزیم بھی ہے اور لائبریری بھی ہے۔
 لاکھوں کتابیں وہاں ہیں ریڈنگ روم جدا ہے جہاں دل چاہی
 اجازت لیکر وہاں جاوے جس کتاب کو چاہے نکوائے اور
 جینک چاہے وہاں پڑھے ہزاروں قسم کے سکی ہزاروں قسم
 کی چیزیں جو بشری سے متعلق ہیں اور جو کتابوں میں ڈھونڈتی
 ڈھونڈتی تھک جاؤ تو شاید ملین وہاں سب انگریزوں کی سامنی
 رکھی جاؤ گے۔

ہیں جتنی دیر اور جینک وہاں رہا مجھ کو اپنی دوست منشی
 محی ذکاء اللہ صاحب پروفیسر میور کالج باد آئی اسلمی کے اوکو
 تاریخ سی اور اس قسم کی تحقیقات سے بڑا شوق ہی اگر وہ ہوسے

چلنے اور بید کنی کے وقت اوس مورخ کے اندر تھیلی میں بٹھا لیتا ہے۔
 ایک دوسرا جانور جو پاپہ صحرائی ہے اوسکا چھلا دھڑ بہت
 بیماری ہے بدن پر بال بڑے بڑے ہیں لیکن سر نہایت چھوٹا ہی
 اور منہ بھی قطع کا ہے کہ اوسکو چھوٹی سونڈ سے تشبیہ دیا بڑی
 چونچ سے کچھ عجیب طرح سے سر کی باس سے گول دلہا ہوتے
 ہوتے تھوڑی تک آیا ہے۔

تیسرا ایک پانی کا جانور تھا وہ اسقدر بڑا اور موٹا تھا جیسا کہ
 کوئی بہت بڑا اینٹیا یا بڑا گینڈا ہو لیکن ہندوستان میں تو ایسا
 موٹا بڑا اینٹیا سمجھنے دیکھا نہیں حصار کی بڑی سی بڑی اینٹیر
 سے ہی اوسکو کچھ بڑا سمجھنا چاہی اور موٹا۔ برائین میں جو
 ہمنے لاین آف سے دیکھا تھا کلائی و مثالی میں اوسکی کچھ یہی
 حقیقت نہیں ہے۔ یہ جانور پانی سے باہر نکل کر اوس طرح سے
 پھرتا تھا بطرح کوئی بہت بڑا اینٹیا زمین پر پھرتا ہی۔

ششپہر بھی یہاں مختلف بلکون کی تھے اور ملکوں کے شیر نو
 قوی نہیں تھے لیکن افریقہ کا شیر البتہ بڑا تھا اور وہ قد و قامت

دیکھی تھے مثلاً طوطی صد باؤشم کے بتے گوہنی ایسی خوبصورت طوطی
 مذکبی ہوں لیکن طوطوں کی نوع سے ہم واقف تھی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی
 ہر رنگ کی وہاں تھیں اور کیا کہوں کہ کیسی کیسی خوبصورت خوش رنگ
 و مختلف رنگوں کی تھیں لیکن ہم کہہ سکتی ہیں کہ ہمیں پہلی ہی چڑیاں
 دیکھی تھیں۔

کیا خاک ہمیں پہلی دیکھا تھا ایسا ہی دیکھا تھا جیسا کہ ہم ایک عمدہ
 روشنی کے لمپ کو دیکھیں اور پھر اپنی ڈیوٹ کو خیال کر کے کہیں کہ
 ہم نے ہی ایک روشنی کا الہ پہلی سے دیکھا ہے گوہم جا ابو مگر نوع
 تو وہ ہی ہے ایسی ہے اون طوطوں و چڑیوں کی مشابہت ہی
 اور اور چیزوں کی جنکو ہم نے اس ملک میں دیکھا عقاب و بان عجیب
 صورت کی دیکھی مگر نام تو اونکا ہی ہے اپنے ملک میں سنا تھا صورت
 یہی دیکھی تھی لیکن ایک جانور ہمیں یہاں دیکھا اسکا نام گنگرہ ہے اس
 جانور کو بچھلی بانوں تو بہت بڑی ہیں اور اگلی بہت ہی چوٹی ہیں
 بچھلی بانوں کی عجیب طرح سے پیدک پیدک کی چلتا ہے۔ پیٹھ میں
 اسکی سوراخ ہے اور تھیلی کی طرح اسکی پیٹھ میں بنا ہوا ہے اپنی بچی کو

ہی وہاں جاوین اور پیرین۔ تیسرا سین بیان آیا ہوں گا کہ
 سعادت قیصر مند لکان چن شرافت مندین لائین مگر ایک روز پڑ آسن
 بلینز کے محل بکنگ ہم پلس میں لیدی تھی اوس دن روز ملکہ منظر پر لسن
 سے ملنی کو شرافت الٹی تہین واپسی کا وقت سات بجو شام کا تھا
 ٹائیڈ پارک کے سامنے تہ سواری نکلے جاوس کی ساٹھ سواری
 نہیں تھی محض ساوہ طور ہی ایک فنٹن پر سوار تہین میں اور حمید اللہ
 بھی اوس تہ میں ایک ایک کر سیاہ پرونان بیٹھتے تہ ہزار آدمی
 اوس روز جمال جیان آراہی اپنی شہ ہشاہ کا دکھینو کو ٹائیڈ پارک
 کے اندر باہر جمع ہتے۔ کثرت کی کر سیاہ تہین خاص آدمی کچھ
 فیس کی طور پر دیکر وہاں بیٹھتے تہ جس وقت سواری نکلے ٹری گمشدگی
 سے سبھی تو غلبی سلام کیا۔

زندہ اور حیات کا رٹول اور جانوروں کا باغ

یہ وہ جگہ ہے جہاں زندہ جانور چرند و پرند جمع ہیں۔ جیسے خوبصورت
 جانور اور جانور و کبوتر جس میں قسم کی سنو دکھو تو کیا کہی ہی نہیں
 ہتے۔ بہت سی نو جانور وہاں کھلی قسم کی سنو بہا دکھتے گور لسن

گاڑیاں چلتی ہیں اور دوسری پر صرف گھوڑی۔

تمام ڈیوٹک ولارڈ اور اوکلی لیڈیاں گاڑیوں پر سوار ہوتی ہیں اور وہاں سپر کو آتی ہیں وہاں کہانی ہیں۔ اس قدر کثرت سوار یوں کی ہوتی ہے کہ کہیں دیکھو میں نہیں آئی پیدل آدمی کو اس سڑک پر چلنے کی اجازت نہیں ہے یہی حال گھوڑوں کی سڑک کا ہے لیکن چونکہ یہ دونوں سڑکیں نہایت بڑی ہیں اور پارک میں جو آدمی پہرتے ہیں وہ ایک طرف سے دوسری طرف سڑک کی جاتی ہیں اسلئے یہ طریقہ معترض ہے کہ تھوڑی دیر کی بعد کانسٹیبل گاڑیوں کی سڑک کے بیچ میں کھڑا ہو جاتا ہے اور سوقت گاڑیاں اسی جگہ ٹہر جاتی ہیں اور راستہ صاف ہو جاتا ہے پیدل لوگ ایک طرف سے دوسری طرف چلی جاتے ہیں پھر وہ ہٹ جاتا ہے گاڑیاں چلنے لگتے ہیں۔ اور سوقت کانسٹیبل کے اختیار کو دیکھنا چاہئے کہ ڈیوٹک ہو یا مارگٹیسر یا لارڈ فور اوکلی گاڑی وہیں کی وہیں ٹہر جاتی ہے ایک قدم آگے نہیں بڑھتی ہے اس طرح گھوڑی کی سڑک پر مختلف مقامات پر کرسیاں لہری کی رکھی ہیں تاکہ آدمی جب چاہے بیٹھ جاوے تمام لوگوں کو اجازت

نوجوانوں کی بڑی اہتری کا باعث ہی۔

میں لندن کی دو باتوں کو نہایت ناپسند کرتا ہوں۔

اول شراب خانے کثرت سے میں شاید کوئی محلہ یا بازار ایسا ہوگا جہاں سر بازار مشروب شراب خانے ہوں گے اور میخواروں کا

وہاں ہر وقت مجمع یا گنڈر ہوگا۔

دوہم بی شرم ناپاک خصلت عورتوں کی کثرت ہی اور وہ نہایت

بیباکی و بیجائی ہی ہر بازار و کوچہ و سڑک پر دوری کرتی ہوتے

میں اور کچھ شبہ نہیں ہی کہ اونکو وجہ سے لندن کی بڑی بدنامی

ہے۔ کچھ لندن ہی پر منحصر نہیں ہے اور مقامات لندن اور

دیگر انگلینڈ کے شہروں میں اور اسکاٹلینڈ میں یہی ہے

بیباری ہے۔

لاحول ولاقوت میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا یہ دونوں

پارک وسیع میں انہیں دور دور تک سبز گھاس ہے متعدد

پانی کے ٹالاب میں ٹائپڈ پارک میں چار بجی ٹھہرنا بڑا لطف ہوتا

وہاں چند سڑکیں ہیں ایک سڑک ہر روسای لندن کی صرف

یہاں متغیو میں ہائیڈ پارک اور کنزنگٹن پارک بیان مشہور پارک
 میں لیکن جوان طالب علم کو اس ہائیڈ میں شام سے دس بجی
 شب تک جانا سنا جائیگا اس پارک میں اور اسکی قریب اور بالخصوص
 ریجٹ اسٹریٹ میں کوئی نوجوان جنٹلمین جانا پسند نہیں کریگا۔
 نئی نوجوان جنٹلمین کا لفظ غلطی سے کہا بلکہ میرا تو خیال یہ ہے کہ کوئی
 جنٹلمین شاید جانا پسند کریگا۔ یہہہ مواقع زیادہ تر گزرگاہ و ممبر
 آزاد و بی شرم عورات کے ہیں بلکہ سبالونہ کے طور سے یہہہ کہنا کچھ بجا
 نہ ہوگا کہ اشرف آدمی کا وہ گزرگاہ خاص اوقات پر نہیں ہے
 اور میرا تو خیال یہ ہے کہ سب سے خاص خصلت کی لوگوں کی وہاں اور لوگ
 جانا و گزرنایا ہی پسند نہیں کرتے ہیں۔ اگرچہ لندن میں آزاد و
 بیباک عورتوں کا ہر کوچہ و بازار میں دورہ ہی مگر جن مواقع کا یہی
 نام لیا ہے یہ لندن کے ایسی مجمع کے لئے مشہور ہیں اگرچہ چیرنگ
 کراس کی اطراف اور رائل ایکویریم ہی کچھ کہ نہیں ہیں لندن میں
 کثرت سے بی شرم و بیباک عورتوں کا عموماً بازاروں میں پھرنا لہذا
 جب یہی شایستہ و لغایم یافتہ شہر کو اپنی ایک بڑا و بد نما واقعہ ہی اور

نہایت ہی عمدہ جلسہ تھا ایک کمرہ میں سب لوگ حسب معمول جمع ہو کر
 سائنس و سواری پرنس آف ویلز کی آئی طلانی کام کی ایک گاڑی
 میں پرنس سواری تھی وہ اور گاڑیوں میں ڈیوک آف کنٹ و ڈیوک
 آف ایڈنبرا تھی لیوی کی کمرہ میں پرنس آف ویلز اگر کھڑی ہو کر اور
 ادنیٰ قریب دو ٹون ڈیوک تھی ہر شخص جاٹا تھا اور جیسا کہ قاعدہ
 ہے سلام کرتا تھا پرنس مصافحہ کرتے تھے وہ آگے بڑھ کر دوسرے
 کمرہ میں چلا جاتا تھا ہر شخص اپنا تعظیمی لباس پہنی تھا میں
 اور حمید اللہ شکرش کوٹ اور لال ٹوپی پہنی ہوئے تھے ایک
 ہندوستانی رئیس اور بچے نواب عنایت علی خان رئیس
 مالیر کوٹلہ کے بہائی چونکہ ان کا تعظیمی لباس پنجابی تھا اسلئے وہ
 اپنی پنجابی لباس میں تھے ایرانی عہدہ دار ایک خاص قسم کی ایرانی
 ٹوپی پہنی ہوئے تھے ترکی افسروں کی سرسبز سرخ ٹوپی ترکی
 تھی جیسی ہم دونوں کی تھی۔ اس سینٹ جس لباس میں
 پرنس آف ویلز رہتی تھیں میں رہنی کا محل کنگنہم بیس ہی وہ بھی
 کہتی ہیں کہ نہایت عمدہ ہی لیکن بیانی او سکونہ میں دکھائی پارک ہی

مشہور لایق شخص گذرا ہی وہ اسی جگہ بارہ برس قید رہا تھا اسی
 ناورین اوسی قید کو زمانہ میں بغیر کسی کتاب کو اوسی عالم کی تاریخ
 لکھی ہی ابتدا سی کوچہ پہلی زمانہ حضرت عیسیٰ تک۔ اکثر لوگ جو قید ہووی
 ہتھے اونہوں سے دیواروں پر کچھ کچھ لکھای وہ آج تک وہاں لکھا
 ہوا ہے۔

وہ کو نہیں بیان جنہیں لوگ قید کئی جاتے ہتھے تنگ ہیں اور شرفی
 رہو اکا موقع اونہیں اچھا نہیں ہے۔ ہتیار بیان کثرت سے ہیں
 مگر ایسی خوشنما طرہیہ ہر لگانے گئے ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ اونہیں
 دیکھا کجی ایک جہن کہنی یا باغ کہنی یا ایک نہایت آراستہ نگارخانہ
 کہنی سب کچھ سزا ہے۔

تمام درو دیوار و چہیت و محراب ہتیار ہی ہتیار ہیں تمام نقش و نگار
 دیواروں و چہیتوں پر ہتیاروں کی بنائی گئی ہیں۔

سینٹ جیمس ہسپتال

یہ ہی ایک عمدہ مکان ہی سیوی کا جلسہ پرنس آف ولینز ہی اوسی
 مکان میں کیا تھا اسکی کمری بڑی بڑی ہیں سیوی کی دن اوسین

کی ایکوریجی بھی اچھی معلوم ہوئی لیکن لندن کی ریل ایکوریجی میں اور
 یہی تماشہ بھٹ ہونے میں ہر قسم کی سچند زولو اپنی حالت اصلی پر
 وہاں میں عجیب و غریب طور پر کودتی ہیں اور آوازیں نکالتی ہیں اور
 قد لنگڑی نہیں ہیں مگر بدن بہت چست ہی عورتوں کی بدن بھی مثل
 مردوں کے کچھ ہوسے اور خوب چست ہیں ایک عورت جو سو گھنٹا پانی
 میں تیرتی ہی اسی ایکوریجی میں ہی اوسکی قریب انڈیا انس جیوہ
 یہی بہت بڑی عمارت ہی انڈیا انس کے نہایت قریب ایک وہ کورنگی
 ہی جو بڑی تاریخی واقعہ کو یاد دلاتی ہے وہ یہ جگہ ہی جہاں
 چالس اول بادشاہ انگلستان کو کراہول سے قتل کیا تھا۔
 ٹاور آف لندن یہ وہ مکان ہے جہاں ایک بڑا سلح خانہ ہے
 لاکھوں آدمی اگر دفعتاً کسی لڑائی میں بھیجی ہوں تو فوراً اونکو ہتھیار
 مل سکتی ہیں اس میں ملکہ معظمہ قیصرین کے زیورات و تاج رکھی ہیں
 گوہ نور لاہور جو شہور میراجی اوسکی صورت و مقدار یہاں رکھے
 سکتی ہیں بادشاہوں کی تصویریں و پرانی ہتھیار وغیرہ یہاں رکھی
 ہیں۔ یہ ہی ٹاور کسی زمانہ میں چیلجانہ ہی تھا سر و الٹریلی جو ایک

میں بڑی مچھلیاں پتھر پر ایسی دوڑتی ہیں جیسو اور چو پاڑی۔ بلحاظ
 مچھلیوں کی نمائش کے لندن کے رائل ایکوریئم کی برائینٹن کی ایکوریئم
 بہت عمدہ ہے برائینٹن میں ایک چھلی بڑی مٹی دیکھی تھی جس کا نام لاین
 آف سوی ہے یعنی سمندر کا شیر اور سکی صورت کی قدر خوشنک ہے آواز
 بھی اوسکی بہت ہے اوسکو دھارنیکلی آواز دہرتا تک جاتی ہے صوت
 اوسکی چھلی کی سی نہیں ہے سر بہت بڑی قد میں نو شیر صحرائی سی
 چوڑا ہے گھر مٹا پلے میں زیادہ ہے رنگت سیاہ ہے چان بان میں
 وہ تپا وہ جگہ ایسی طرح بنائی گئی تھی کہ گرد پہاڑی صورت تھی
 سب پتھر تھی اور سچ میں پہاڑ کی گویا بانیاں تھیں سی باہر نکل کر
 وہ پہاڑ کے پتھروں پر اچھی طرح سی دوڑتا تھا ایک آدمی اوسکو
 مچھلیاں کہا لے کو آیا اوسکو سانپ سا نہ بانیاں کے باہر وہ پرتا تھا
 کہی کسی پتھر پر چڑھ جاتا تھا کہی صاف پتھر پر دوڑتا تھا۔ ایک
 بڑی مچھلی سی اور اس بانیاں میں تھی وہ یہی اس طرح سی دوڑی
 دوڑی پرتی تھی۔ چوٹی چوٹی مچھلیوں کو دیکھا کہ وہ کنگروں
 پر پرتی تھیں بہر حال ایکوریئم کی لحاظ سے نو برائینٹن کی ایکوریئم

اس پتھر کا کبھ نہ آیا ہے جو پتھر میں سے ہی اسی طرح آواز دہرتا ہے جیسا کہ
 اس پتھر کی

ہی جنگی بر لفظ پر دنیا کو کان لگو ہوے ہیں اسی ہوس کو قریب ایک
 مشہور و نامور مقام ہی ولینٹائنٹسٹرا ہے بی ایہہ صرح ہی اور اسی
 جگہ تمام مشہور و نامور اس ملک کی دفن ہیں یہ ہی وہ مقام ہے جہاں
 صرف دفن ہو جانا اوسکی اعلیٰ درجہ کی لیاقت و عزت و ناموری کا
 ثبوت ہی۔ پرنس نیپولین فرانس کے آخری بادشاہ کا بیٹا جس نے
 زولو کی لڑائی میں اپنی جان دی اور انگریزی فوج کو سہراہ وہ
 لڑنے کو گیا تھا اوسکی نسبت اسی جگہ کی عزت پائی کہ لے ہوئے آں
 کا مترین تحریک ہوئی تھی جو مجارٹی کی وجہ سے نامعلوم ہوئی اور
 وہ نوجوان اوس جگہ کی عزت حاصل کرنے سے محروم رہا۔

اوس ہی کے قریب ایک نامی مکان رائل ایکوریم ہے اس میں چھیلیاں
 بہت ہیں اور اونکی وہ حالت و ان معلوم ہوتی ہے جو دریا میں
 رہنے کی سی ہی ہے چھیلی کو لوگ جانتی ہیں کہ وہ ہمیشہ پانی میں تیرا کرتی
 ہی زمین پر نہیں چلتی ہے لیکن دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی
 طرح زمین پر چلتی ہے جیسی اور جانور سمندر کی سطح ارضی پر
 چھیلیاں زمین پر لیٹ جاتی ہیں اور سوتی ہیں اور زمین پر پرتی

اوسکا جواب دیتا ہے۔

اگر کوئی خاص نزع یا کمرار یا خاص صورت پیش آتی ہے اوسکو
 لارڈ چینسٹر فیصلہ کر دیتی ہیں۔ اجلاس کے شروع کا وقت معین
 ہوتا ہے اوس سے قبل جو لوگ آتی ہیں وہ ایک بڑی ہال میں جو
 ہوس آف کانسٹریوٹس آف لارڈ کے بیچ میں ہی ٹھہرتی ہیں جب
 ہوس کا وقت آتا ہی ٹرانڈر باتے ہیں۔ جو ممبر وغیرہ ہوس کے
 میں انکو مینی دیکھا کہ وہ عموماً ٹوپی نہیں اور اسلئے میں کوئی پہنی
 رہتا ہے کوئی اوتار لیتا ہے اور جو اوتار لیتا ہے وہ جب چاہتا ہی
 میں لیتا ہے۔ یہ ہی تصویر و حال ہوس آف لارڈ کا ہی اجلاس
 دونوں ہوس کا اکثر بڑی دیر تک رہتا ہی اوس عرصہ میں جب
 کوئی وقت کہانی کا آجاتا ہے تو ہوری دیر کی واسطی سب کہانیکو
 چلی جاتی ہیں ہوس ہی کی متعلقہ کمرون میں کہانا ہوتا ہے۔ ہر
 شخص کو اختیار ہوتا ہے کہ حسبہر دیر تک وہ چاہی بیٹھی خواہ مخواہ
 یہ ضرور نہیں ہے کہ اول سے آخر تک ہی۔ جبکہ اس بات کو کہنے سے خوشی
 وغیرہ کی یہاں مینی اولن دانشمندوں کو دیکھا اور انکی تقریر کو سنا

میں اور ہمیں خاص اجازت سے خاص آدمی جاسکتے ہیں مجھ کو کئی مرتبہ
 وہاں جانے کی عزت حاصل ہوئی ہے اور سب گیلری کی اجازت ملتی
 تھی جو ممبروں کی نشست کی ایک یاد و گیلری اور پرتی جہاں سے
 گفتگو بخوبی دہلا کھٹ سنو میں آتی تھی۔ ہوس آنت لارڈس کا
 کمرہ ستھیل ہی۔ صدر میں اور سب ایک مقام بنا ہوا ہے جو بلکہ مظہر
 قیصر مند کو شرف رکھتی ہے جگہ ہی اور سب آگے لارڈ چینسلر کے لیے ایک
 جگہ بنی ہوئی ہے جہاں وہ بیٹھتی ہیں یا کھڑے ہو کر گفتگو کرتی ہیں
 اور سب آگے میز بڑی ہوئی ہے اور پرتی میں وغیرہ رکھی ہوئی ہیں
 اور کھینچ والی اور عمدہ وار طے بیٹھتی ہیں پشت اونکی لارڈ چینسلر
 کی طرف ہوتی ہے دائیں بائیں میز کی ممبروں کی نشست ہوتی ہے
 جن گیلریوں کا کہتی ذکر کیا اور پرتی میں بیٹھتی ہیں لیکن سب گیلریوں
 کے اوپر ایک درجہ ہی اور اوہمیں جالیان لگی ہوئی ہیں اور سب اندر
 لیدیاں جو دیکھتی کو آتی ہیں وہ ہوتی ہیں لارڈ چینسلر ممبروں کی نام
 لکھتے جاتے ہیں اور وہ ممبر کھڑے ہو کر جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہتا ہے اگر وہ بات
 ایسی ہوتی ہے جس کا جواب وزراء میں سے کسی کو دینا ہی تو وہ کھڑے ہو کر

کمرتاہوں۔ ہوس آف کامنز۔ ہوس آف لارڈس۔ تیرے دونوں
 مکان ایک صورت کی مین یہ عمارت ایسی خوبصورت ہے کہ اس وقت
 تک کوئی نہیں دیکھی باہر سے دیکھا ایک بڑی خوشنما عظیم الشان
 عمارت ہے ایک طرف ہوس آف کامنز ہے دوسری طرف ہوس آف
 لارڈس۔ بہت بڑے بڑے دو کمرے مین چیت نہایت اونچی
 ہے دروازے آئینوں کے مین اور آئینوں رنگین مختلف رنگوں
 کے پسو بنائے گئے مین جن سے روشنی زیادہ آتی ہے تمام
 کمرہ مین بیچ بچھی ہوئے مین جسپر ممبران پارلیمنٹ بیٹھتی ہیں یہ
 بیچ وائین بائین بچھی ہوئی مین بیچ مین راستہ ہوتا ہے ایک
 قطار کے بن۔ دوسری قطار ہوتی ہے مگر پہلی قطار سے تھوڑی
 اونچی اس بیچ اسکو با بعد کی قطار مین تھوڑی تھوڑی اونچی
 ہوتی جاتی مین یہ سب ممبروں کی جگہ ہے اسکو اوپر چند
 درجہ مین اونکو گیلری کہتی مین انکی صورت ایسی خیال کرنی
 چاہئے جیسی سبار سے ملک مین دو ہاشمہ مکان ہوتا ہے اوس مین
 یہی بیچ بچھی ہوئی ہوتی مین بطور کرسی کی اسکو اسپیکر گیلری کہتی

میں لگے شراب خانی کہلی میں تو زیادہ تر حیرت ہوتی ہی۔

کبھی کبھی لوگ یہ تاویل کرتے ہیں کہ مزد و رون کو ایک روز آرام و آسائش کا موقع ہونا چاہی۔ میں اس بات کا مخالف نہیں ہوں کہ آرام کا موقع مذہباً چاہی لیکن آرام کا موقع شراب منجانباً نہیں ہی۔ اتوار کو اوسکا کہلنا اسوجہ سے ہے اسلئے کہ ہر شام کی عجز و ورون کو یہ موقع ملتا ہے کچھ اتوار کی خصوصیت نہیں ہے ان اگر اونکی پنخواری کا ایک ہی روز مضین ہوتا تو شاید تاویل صحیح ہوتی اٹلی و فرانس و لندن میں جو اس معاملہ میں غرق ہی وہ ایسا ہی جو شائستہ و ناشائستہ حالت میں ہو سکتا ہی اور اگر میری راجی اس معاملہ میں صحیح ہی تو میں سمجھتا ہوں کہ حال کی گورنمنٹ بہت جلد اوسکی نسبت کچھ لحاظ کریگی یا اوسکو کرنا چاہی۔

مکانات

یہاں بہت بڑی بڑی و عظیم الشان مکانات ہی ہیں اور کثرت سے ہیں اور اونکی کتابیں چھپی ہوئی ہیں شہور مکانات میں سے یہاں کو جنگوینی و یکہا ہی اور جو لاین و کروین ہیا پچھ اولن مکانات کا میں ذکر

میں رہا میلان میں رہا یعنی نہ کہیں ایک شرابخانہ دیکھتا نہ کسی آدمی کو پست بازار میں پھرتا دیکھا۔

اتوار کو اٹلی کے کسی پبلک کارڈن میں جاؤ تو سبکو سیر کرنے ہوئے دیکھو گے اور سب صاف ہونگے لندن میں بعض بعض گارڈنوں میں جاؤ تو دیکھو گے کہ کس قدر سیلے لوگ و خراب اکٹھی ہیں اور وہی شراب نوشی جاری ہے۔

ان شرابخانوں کی کثرت کی وجہ سے اور شراب خواری بیجاگانہ سے لندن بلکہ انگلستان کی شائستگی پر بہت بڑا اعتراض ہوتا ہے اور مینی اکثر یورپین جنٹلمین کو یہی اسباب میں اپنی راسخ سے متفق پایا ہے۔ اس میں مناسب و ناپسندیدہ طریقہ کی تائید میں یہی اگرچہ کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن وہ ویسا ہی ہے جیسی ہر ناپسندیدہ کام کے واسطے کوئی وجہ چاہی جاسکتی ہے اور ہر عاقل اور سائنس دان مناسب طور سے کر سکتا ہے۔

اتوار کا روز عبادت کا ہے اور چونکہ یہی اسرار اس روز ظاہر ہوتا ہے اس لیے مفاہیم میں جب یہ دیکھا جاوے کہ نام کارخانے ٹوٹے

یہ لوگ صرف مرد ہی نہیں ہوتے ہیں بلکہ عورتیں بھی بہت بیتی ہیں بعض
شراب پی پی کر بالکل مدست ہو جاتی ہیں۔

مجھ کو لندن میں سب سے زیادہ یہ بات ناپسند ہے کہ شراب خانوں کی
بڑی کثرت ہے اور شراب نوشی بھی باہر بازار کثرت سے ہی ہر کون
پر عورتیں و مرد شراب کی نشہ میں پرتے ہیں۔ کچھ جوان ہی
عورتیں شراب نہیں پیتی ہیں بلکہ عمر رسیدہ عورت بھی اوس میں
مثلاً ہیں۔ ایسی شاید ملک میں یہ حالت میری رائے میں
نہایت ہی لایق اعتراض کے ہے اور مجھ کو نہایت تعجب ہوتا ہے
کہ کیوں اوس پر لحاظ نہیں ہوتا ہے کہ وہ بڑے اور لبرل دونوں
گورنمنٹیں اوس کو کچھ نہیں دیکھتی ہیں اور اگر دیکھتی ہیں تو زیادہ
تعجب ہے کہ اوس پر کچھ لحاظ نہیں کرتیں۔

نہایت قابل تعریف کے اس معاملہ میں اٹلی اور فرانس کا
ملک ہی جہاں کہیں ایک شرابخانہ ہی تم ایسا نہ پاؤ گے جیسی کہ
انگلستان میں صدنا پاؤ گے بلکہ شاید ہزار ہا میں اس باب میں
فرانس و اٹلی کی بڑی تعریف کرنا ہوں پیرس میں رہنا وینس

بعض معتبر اشخاص بیان کرتی ہیں کہ لوگ گرجا میں صرف عبادت
 ہی کے مقصد سے نہیں جاتے ہر حال کچھ ہی ہو عبادت گاہ میں تو
 جاتے ہیں اور کہتی تو یہی ہیں کہ ہم گرجا میں عبادت کو جاتی ہیں
 بیبل بر آدمی کے ہاتھ میں بطور شہادت کی ہوتی ہے مجلس عبادت
 میں شریک ہوتے ہیں۔

مال میں ہول گیا جو یعنی کہا کہ گرجاؤں کی سٹرکوں ہی پر لوگ
 اوقات معینہ پر نظر آتی ہیں نہیں نہیں ایک اور جگہ بھی ہے جہاں
 بہت لوگ پھرا کرتے ہیں وہ بازاروں و محلوں کے سڑا بنانے
 میں جس طرح ہماری ملک میں گوشت کی اوپر چیلین منڈلا با کرتی ہیں
 اور جس وقت گوشت پہنیا سب اوپر گرتی ہیں اور سطح لوگوں کا
 حال اتوار کو ہوتا ہے کہ جب تک شراب خانہ بند ہوتا ہے یہ لوگ
 باہر اسکی مشاق اپہر او دہر کٹری ہوتی ہیں اور کبھی دوکان کی
 اندر جاتے ہیں اور کبھی باہر آتی ہیں جس وقت نماز کی اختتام کا وقت
 ہو گیا شراب کی کبری شروع ہوتی اور یہ سب ہفت روزہ ہو کر شراب خانہ
 میں گہری۔

میں اسکا ٹیلینڈ میں جب سفر کرتا تھا تو ایک مقام پر ایون و بان میں ٹہرے
 کو پہنچا۔ وہ جسکے پہلے آٹھ ماہ رہے اور وہاں کوئی چھوٹی بستی ہی
 کے چھوٹی بستی ہی بلکہ گویا پہاڑ میں وہ بستی ہے اور چھوٹی بستی ہی
 دریا چھو بہتا ہے مگر کچھ بہت بڑی بستی نہیں ہے نہ وہاں کوئی عمدہ
 چیز ایسی ہے جس کو دیکھنے کو وہاں زیادہ قیام ہو مینی چانا کہ دوسری
 روز اتوار کو وہاں سے چلون لیکن ریل منڈی اور کشتی کا یہی چلنا
 موقوف تھا مجھ کو وہاں رہنا پڑا اور دو شنبہ کو وہاں سے
 چلنا ہوا۔ اسکا ٹیلینڈ میں یہی وہی حال دیکھا جو لنڈن میں دیکھا
 کہ کوئی نہ دوکان کھلی تھی نہ راستہ چلتا تھا اگر جا کے جانوالی تو
 اوقات معینہ پر دکھائی دیتی تھے اور کوئی نہیں۔ میں خیال
 کرتا ہوں کہ یہ بات لازمی طور سے شاید قرار پاگئی ہے کہ یا تو کوئی
 اوس روز اپنی گھر سے باہر نہ نکلی اندر ہی بیٹھا رہی اور اگر باہر نکلی تو
 گرجا ہی کو جاوی پہ بات کہ لوگ عموماً اگر جا میں جاتے ہیں میری
 رائے میں کچھ قابل اعتراض کی نہیں ہے جو شخص جس مذہب کو
 اختیار کری اوسکو فریض مذہبی کی پابندی ہی ضروری ہے۔ مگر

راستہ میں بجز اپکا دو کا آدمی کی کوئی بازار میں چسپتا پھر تا نظر نہیں
 آتا۔ البتہ خاص ٹرکوں پر گر جاؤں کی اور وہ یہی اوقات معینہ نماز
 پر سرد و عورت امبر و غریب جوان و بوڑھے سبھی نیک چلن باچلن کو
 دیکھو گو کہ ماٹھہ میں بائیل ہی اور قدم بڑا لے جلدی جلدی گر جا چلا جاتا
 ہی تمام دن عجیب سنائی کا عالم رہتا ہے شراب خالی تو نماز کے بعد
 ایک کچی کھل جاتے ہیں اور چرٹ کی دوکانیں۔ وہاں نو جو چاہی
 جاوے و خوب پڑی و کہاوے اور کوئی چیز کھانے پینے کی نہیں ملتی
 ہی۔ جس کسی کو اتوار کے واسطے کھانے پکانے کی چیز خریدنی
 ہوتی ہے وہ رات کو دس بجے تک ہفتہ کو خرید لاتا ہے کہ ہالٹ
 کے اوقات سب بدل جاتے ہیں ڈنر کا وقت جو چہ یاسات بھی کا
 ہی وہ دوپہر پر دو بجی ہو جاتا ہے اسلئے کہ پکانے کھلانے والی
 ملازم بھی جل و بی بین الاماشاء اللہ اور تو اور ریل کا چلنا بند
 ہو جاتا ہے۔ کنڈھی میں اسکا ٹلینڈ میں نو بالکل اوس دن ریل
 بند ہو جاتی ہے مسافر جہاں سے وہیں رہتا ہے لہذا ان میں انڈر
 گر وڈ ریلوی گیارہ بجے سے ایک بجی تک بند ہو جاتی ہے۔

سے آپس میں سب ملتی اور باتیں کرتے تھے بارہ بجی تک رات کے
یہ عمدہ جلسہ رہا تاہر شخص کے واسطے میز تیار تھی منتقل کے طور
سے جس کا دل چاہتا تھا وہ کچھ کہتا یا پیتا تھا جس حسن و خوبی
کا امر اکا ہیہ میل جول کا جلسہ تھا ایسا کہیں دیکھنی میں نہیں آیا۔
سٹرک میں یہاں پتھر کی مین اور گاڑیوں کی یہاں اس قدر
کثرت ہی کہ بازار میں اگر جاؤ تو گاڑیوں کی گڑگڑاہٹ کی آواز
کے سبب ہی کان میں آہستہ بات کی آواز نہیں آتی ایک شور
ہوتا ہی مکانات اکثر اب سٹرک میں اگر کوئی شخص بیمار ہوتا ہی
اور آواز سے اس کو تکلیف ہوتی ہے تو یہاں یہ طریقہ ہی کہ
اوس محلہ کی سٹرک پر گھاس کے پولے بچھا دیئے ہیں تاکہ اوس پر
سے گاڑیاں جو جاویں تو آواز و گڑگڑاہٹ نہو جس سے مرعین
کو تکلیف پہنچے یہ نہایت اچھا طریقہ ہے۔

پکشنہ کا دن انگلستان میں عجیب دن ہی لندن سے شہر
میں یہاں چالیس لاکھ آدمی بستی میں یہ کیفیت ہو جاتی ہی
کہ گو یا تمام شہر خالی ہو گیا ہی تمام دوکانیں بند ہو جاتی ہیں

اعراض کی نہیں کرتی ہیں بلکہ وہ اپنی عمدہ و شایستہ قوم پر اعتراضات
 کے جانی ہوتی ہیں۔ جو شخص انکھستان نہ آوی اور یہاں کے امرا و
 جٹلمینوں کی ملاقات نہ کری وہ ہندوستان کی انگریزوں کی برتاؤ
 کو دیکھ کر بلاشبہ یہی جائیگا کہ انگریزوں کی قوم کے ہی اخلاق بڑے
 ہیں حالانکہ یہ محض غلطی ہی اور انکی قوم کے ہرگز اخلاق خراب نہیں ہیں
 میل جول اور نکالایق تعریف ہی زمانہ بالکل بدلتا جاتا ہی بارے
 افسران ہندوستان کی کو بھی اپنی میل جول کی طریقوں میں اصلاح
 و تبدیلی ضروری ہے۔

یہاں اکثر پارٹیاں رات کو ہوتی ہیں اور ان سے بالخصوص اتحاد
 و اخلاص و محبت کا شرفی دینا مفید و ہی یہی چلے نہایت ہی عمدہ ہے
 پر رونق ہونے ہیں۔ میں یہاں متعدد پارٹیوں میں گیا سب سے
 معزز پارٹی لندن میں ڈیوک آف ڈیون شائر کی ہی اور سکی شرکت
 کی چپکاوتی عزت حاصل ہوئی ہے اس پارٹی میں خود ڈیوک شائر
 کی استقبال کو موجود تھی اور نہایت اخلاق سے میں آئی تھی تاہم ڈیوک
 و مارکوئیس و لارڈ ولینڈ بان او میں موجود نہیں اور بی تکلفاً یہ طریقہ

دیدیتی ہے۔

اگر صاحب خانہ موجود ہیں تو وہ کہتی ہی کہ ہاں موجود ہیں اور ملاقاتی کو اپنی ہمراہ لے جا کر سٹنگ و مین (پیشنی کا کمرہ) بٹھا دیتی ہی اور کارڈ لیکر صاحب خانہ کو لے جا کر دیتی ہی وہ فوراً ملنی کو چلی آتی ہیں ہندوستان کی طرح احاطہ کی باہر یا اندر خواہ برائڈہ میں ٹہلنا یا بٹھینا نہیں پڑتا ہی اور انتظار کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔

جب یعنی انگلستان میں بہتر طریقہ پسندیدہ دیکھا تو مجھ کو بہتر تعجب ہوا کہ ہندوستان کے انگریزوں نے ہندوستان میں بہتر طریقہ کہاں سے سیکھا وہ ہی تو یورپ ہی کے رہتی والے ہیں اور یورپ ہی میں پیدا ہوئے ہیں اور یورپ ہی میں تعلیم و تربیت پائی ہی چھوٹی عمر سے اسی طریقہ کے عادی ہوئے پھر ہندوستان میں ایسی کیوں ہو جاتے ہیں اگر خاص آدمیوں سے کسی خاص حالات کی وجہ سے کوئی ناپسندیدہ طریقہ برتا جاوے تو شاید برا ہو لیکن اکثر یہ طور سے بلکہ عموماً اس قسم کا برتاؤ قابل اعتراض کے ہی۔

ہندوستان کو انگریز اپنی بڑاؤ سے کچھ اپنی ہی میں مثال

ایک پر لکھا ہوتا ہے وزیر (ملاقاتی) اور دوسری پر لکھا ہوتا ہے سروٹ
 (نوکر) جب کوئی نوکر باہر سے گھر میں آوے تو وہ سروٹ والی گھنٹی
 کو کہہ چنٹا ہی اور اوس کڑھ سے دروازہ کو کہٹ کہٹاتا ہے دروازہ
 کی آواز اور اندر کی گھنٹی کی آواز سے اندر کی نوکر جا کر دروازہ کھولتی
 ہے اور سروٹ کا صیغہ یعنی اسٹی بولا ہے کہ اکثر نوکرین عورت ہوا کرتی
 ہیں اسٹی کہ وہ پانچ شلنگ فی ہفتہ دیکھانے پر بلجانی میں مردوں
 کی تنخواہ زیادہ ہوتی ہے) اگر ملاقاتی ہے تو وہ وزیر والی گھنٹی
 کو بجانا ہے اور کڑھ سے دروازہ کہٹ کہٹاتا دیتا ہے نوکر آتی ہی
 دروازہ کھولتی ہے ملاقاتی اوس نوکر سے پوچھتا ہے کہ فلاں
 صاحب گھر میں ہیں اگر صاحب خانہ گھر میں ہوں تو چیمبر میں رہتے
 عورت ملازم کا ہے انہایت ادب سے بخندہ پیشانی کہتی ہے کہ گھر
 میں نہیں ہیں ملاقاتی اپنا کارڈ اوس کو دیکر چلا آتا ہے کہ یہ صاحب
 کو وہ پینا چیمبر میں اوس کارڈ کو لا کر اوس میز پر رکھ دیتی ہے
 جس پر کھنٹی کا دستور ہے تاکہ آتی ہی صاحب خانہ دیکھ لیں اور اگر
 کوئی ایسی جاگہ صیغہ نہیں ہی تو اپنی پاس رکھتی ہی اور میجر و کافی

کسی جگہ اس قدر وسعت ہے کہ ٹرک بھی مکانات کو سامنے ہے اور بعد
ٹرک کو ایک بانچے کے طور سے بنا ہوا ہے اور اس میں محلہ کے لوگ تقریباً
شام کو صبح کو یا جس وقت دل چاہے پیرٹے میں لان ٹینس کھیلتے
ہیں کرسماس بچپانہ میٹھے میں گویا محلہ میں بڑا وسیع چھین لگا ہوا
ہے ہر ٹرک کے سرے پر اس ٹرک کا نام ہے اور
شماری نمبر بریکان میں لگے ہیں نمبر محلہ کا ایک سے شروع ہوتا ہے
تمام مکانات کے دروازے اندر سے بند ہتے ہیں اندر ایک کھٹکے
ہوتا ہے جب دروازہ کو بند کر وہ خود بخود لگ جاتا ہے دوطرف
قفل دروازہ میں ہوتا ہے اندر بھی باہر بھی چاہو اندر سے کہو او
چاہو باہر سے آؤ تو کہو لو۔ ہر دروازہ کی کنجی و قفل ایسی بنائی
گئی ہیں کہ ایک کی کنجی دوسرے کے دروازہ کے قفل کو نہیں
لگتی ہے۔ دروازہ کے باہر کے رخ پر کھٹ کھٹانے کو ایک نور ہوت
کڑا پڑا ہوا ہے اور دروازہ کے دونوں بازوؤں کی طرف دو گھنٹیوں
ہوتی ہیں اور ان میں ایک زسی خواہ بار لگا ہوتا ہے اور وہ زسی بار
ڈیوڑھی کے اندر دو گھنٹیوں میں لگا ہوتا ہے اور دو گھنٹیوں میں سے

اونکی زمین کی وسعت بلحاظ مسکنات و باغ کے محمدن کالج علیگڑہ کے قلعہ اراضی سے زیادہ نہیں تھی ٹرنٹی جو سب سے بڑا کالج ہے میری رائی بن اوسکا یہی باغ و مسکنات تمام ملکر اوس قلعہ سے زیادہ نہیں تھا جسقدر کہ محمدن کالج کا ہے مگر کمی جسقدر ہی وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں علم کی قدر نہیں ہے خیالات عمدہ نہیں شائستگی و لیاقت کا نشان نہیں اور اس ملک میں اوسکی انتہا نہیں۔ مگر امید ہے کہ جب ہمارے ملک کی لوگ دوسری ملکوں کے حالات و اسباب نئی سے واقف ہونگے تو ضرور اونکو بھی جو سب آویگا او پر ہم دکھا دیں گی کہ محمدن کالج ہی کیسا کالج ہے۔

طرز عمارت و طریقہ ملاقات

عمارات ساونتی کا طریقہ بیان یہ ہے کہ چھین سٹرک ہے اور دونوں طرف اوسکی اکثر چوڑے نزلے پچتر لہ مسکنات بنے ہوئے ہیں تمام مکانات اکثر محلوں کے ایک سیدھی لین میں واقع ہیں کوئی ذرا ہی آگے پیچھے نہیں ہے اور جو وضع و رد کار اوس محلہ کے ایک مکان کی ہے وہی تمام مکانات و درو یہ کی ہے۔

اگست ۱۹۰۹ء سے جون ۱۹۱۰ء تک ایک سوانٹا لٹل سٹوڈنٹ
 کے نام سے اسے جی کلف پرنسپل نیون ہام ہال کے جسٹریٹ
 داخل ہوئے۔ اس کالج کی پہلو طالب علموں میں سیسز و کانٹریبیٹ
 ماسٹرس کلیب ہم ہائی اسکول نے ۱۹۰۹ء میں یونیورسٹی سینٹ
 اینڈروز میں تمام مصناف میں ایل اے کا درجہ عمدہ آنر کے اور مس
 کریک ہینڈ ماسٹرس بریٹن ہائی اسکول نے یونیورسٹی لندن
 کے درجہ بی اے کے پہلی امتحان میں پہلا درجہ اور زبان لاطینی
 اور انگریزی میں اول درجہ کی آنر حاصل کی ہے۔

علاوہ کالجوں کے ایک کلب بیان نہایت عمدہ ہے اوس میں
 اختیارات کے ٹرہنے اور لکچر ون کے دینے کے کمرے بنے ہوئے ہیں
 اور ایک مکان ہے جس میں متعدد کمرے ہیں اور اوس میں پروفیسر
 کالجوں کے لکچرز دیتے ہیں یونیورسٹی ہال بس میں ڈگری دیجاتی
 ہے وہ جہاں وہ ہی بڑا ہال ہے جس میں روز میں کیمپس میں تہا
 اوس روز ہی ایک جلسہ اوس ہال میں تہا بڑا ہجوم تہا اور بڑا اعلیٰ
 ہوتا تہا طالب علم خوب غل کرتے تہے جس قدر کالج کیمپس میں منہی دکھی

تیس فی ٹرم ہیں گنی ہی اور درس کا سال پونیورسٹی کیمبرج
 کی ٹرم کے بموجب تین ٹرم میں منقسم ہوتا ہے کوئی طالب علم بغیر
 اجازت پرنسپل کے باہر نہیں جاسکتا ہی نیون نام ال کے اختیار
 میں دو اسکالرشپ میں جو اول طالب علموں کو دی جاتی ہیں
 جو کالج کے اندر رہتی ہیں ان میں سے ایک اسکالرشپ سچا پونڈ
 یعنی پانسو روپیہ سالانہ کی ہے اور دوسری کو واسطی دیکھائی
 ہے اور وہ اول طالب علموں کو ملتی ہے جو کیمبرج کے اعلیٰ
 درجہ کے لوکل امتحانات میں کامیاب ہوں چنانچہ سولہ سو روپیہ
 میں مس مارگریٹ کے اسکالرشپ کو حاصل کیا دوسری
 اسکالرشپ جو برنگھم اسکالرشپ کے نام سے موسوم ہے ہے پونڈ
 یعنی دو سو روپیہ کی ہے اور اس کا قایم کرنے والا اپنا نام
 ظاہر کرنا نہیں چاہتا ہے سترہ سو روپیہ میں ویلینگٹن اسکالری
 کو دیا گیا علاوہ ان اسکالرشپوں کے اوس ایسوسی ایشن کی
 کیمبریج جو کیمبرج میں عورتوں کے اعلیٰ درجہ کی تعلیم کو ترغیب
 دینے کے واسطی قایم ہے چند و تلذذی طالب علموں کو بعض شہر ایٹا ہونے لگی ہے

رسل گرینی اسکا لرشپ کے نام سے موسوم ہی ایک دوسری لٹری نے اس سے پیٹرکرفیا صنی ظاہر کی ہے یعنی لوز الیڈی گولڈ اسٹڈ نے بارہ سو پونڈ یعنی بارہ ہزار روپیہ ایک اسکا لرشپ کی قایم کرانے کے لئے دئی ہیں جو اونکی خاوند سرفرنس گولڈ اسٹڈ کی نام سے موسوم ہے۔

دوسرا کالج لٹکیوں کا نیون نام مال کالج ہے یہ کالج گرٹن کالج سے ابھی چھوٹا ہے مگر عمارت جدید تعمیر ہو رہی ہے اور یہ کالج بہت ہی تھوڑے زمانہ سے قایم ہوا ہے اسمیں چونتیس لکھیاں پڑھتی ہیں اور گرٹن کالج میں اس سے زیادہ ہیں اس میں بیڑو کی اور لکچرون کے کمرے چھوٹے چھوٹے ہیں۔

یہ کالج سنہ ۱۶۶۱ میں جاری ہوا تھا مس اے جی کلف اوسکی پرنسپل اور مس ایم جی کنیڈی سکریٹری اور آئرنبری ٹرنیڈر یعنی خرابچی مس اے باہم کارٹر اور مس ایچ اسپوک میں کونسل کے بارہ ممبر تھے چیرمین کے میں جنہیں سے چھ تھے یہ میں کوئی طالب علم جسکی عمر تیرہ برس ہی کم ہو داخل نہیں کیا جاتا بورڈ اور لاجنگ کی

تعلیم و سچائی ہے۔

علم الکہیات۔ زبان لاطینی۔ زبان یونانی۔ علم ریاضی
 نیچرل فلاسفی۔ لاجک۔ پولیٹکل انکوئی۔ مارل و پولیٹیکل
 فلاسفی۔ کسٹری۔ فزیالوجی۔ تواریخ۔ زبانہای متہم
 نیچرل سائنس۔

کالج کی جاری ہوئی کے بعد ۸۶ لڑکیاں داخل ہوئی ہیں اور ان میں
 سے ان میں نے یونیورسٹی کیمبرج کی خواندگی کے بموجب آنرز کا درجہ
 حاصل کیا ہے یعنی چھ نے علوم قدیمہ میں بائچ نے ریاضی میں
 چار نے نیچرل سائنس میں تین نے مارل سائنس میں اور ایک نے
 تواریخ میں۔ اور گیارہ نے وہ امتحانات پاس کئے ہیں جن سے
 معمولی درجہ بی اے کی قابلیت حاصل ہوئی ہے جس قدر چندہ
 کالج کے واسطے دیا گیا ہے اس کا ایک بڑا حصہ عورتوں کا دیا
 ہے چنانچہ سس رسل گرئی نے نہایت فہم سے ایک ہزار پونڈ
 یعنی دس ہزار روپے انٹرنیشنل سکا لرشپ کو قائم کر لی کے واسطے
 دیا ہے جو ان کی خاوند ریٹ آنریبل رسل گرئی کی یادگار میں ::

خوبصورت ہی لڑکیوں کے سوان و پٹھنی کا کمرہ جدا جدا ہے۔
 لکچروں کی کمری جدا میں جس صفائی سے اونکی سکونت ہی وہ دیکھنی
 کی لائق ہے سب کمرے ایک لین میں ہیں اور اکثر ایک صورت کی
 ہیں کہ پینلو کے اور درز میں جسمانی کے لئے مکان جدا میں ممبرو
 چندہ دینے والے اس مدرسہ کی اکثر عورت ہی میں منظم عورت
 ہیں۔ عورتوں نے بہت سارے وہ اسکا لرشپوں میں دیا ہے
 بعض نے اپنے متوفی خاوندوں کے نام سے اسکا لرشپ جاری
 کرنے کو روپیہ دیا ہے مقدار زر عطیہ کی دیکھنی سے ظاہر ہوگا کہ
 اون فیاض تعلیم دوست عورتوں نے کیسی فیاضی سے روپیہ دیا ہے
 جسکو ہندوستان کے امیر و پٹیکر شاید تعجب کریں گے۔
 اس کالج کی سکریٹری مس کروم رابرٹسن اور ٹرنبر ریٹن
 خزانچی مس ٹیپس میں اور نیچرل سائنس اور علم ریاضی کی معلمہ
 مس سی ہرشل اور قدیمی دباؤن کی معلمہ مس ویلش میں لڑکیوں
 کو مدرسہ میں رہنا ہوتا ہے اور اونکی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا
 نہایت معقول انتظام ہے۔ اس مدرسہ میں علوم مندرجہ ذیل کی

میں ضروری اخراجات کا انتظام کالج سے ہوتا ہی اور تعلیم سنبھالی ہے
 کامل طور سے کمرے جو طالب علموں کے رہنے کے ہیں وہ بہت چھوٹے
 ہیں اور صرف ایک کمرہ دو سال تک طالب علم کو ملتا ہے تیسری سال
 دوسرا کمرہ اسٹڈی کو ملتا ہی برخلاف اور کالجوں کی کہ اول میں
 طالب علم اپنی ایک کمرہ بیڈ روم دوسرا اسٹڈی روم اور ایک
 مختصر سی کوٹری اسباب کے لئے ہوتی ہے لیکن بلحاظ مصارف
 کے یہ کالج نہایت عمدہ ہی ایک بات اس کالج میں زیادہ ہے کہ غسل
 کے واسطے ہی کمرہ ہے اور اوسہین بنانے کا محض جہاز کی طرح
 کا بنا ہوا ہے کہ اوسہین بیٹھ کر لیٹ کر نہا سکتی ہو اس کالج میں
 زیادہ تر سولہ سترہ برس کے لڑکے کو یعنی بین اور کالجوں میں
 اوس سے کم عمر کے لڑکی نہیں ہیں۔

و کالج یہاں لڑکیوں کے ہیں جن میں لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں
 ان دونوں کو یہی یعنی بالتفصیل دیکھا ہے۔ ایک کا نام گرٹھ کالج
 ہے۔

یہ کالج ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۹ء میں کھولا گیا ہی کالج کا مکان نہایت

بلکہ قانون کی تاحیہ کے واسطے عہدہ مشہوری گمر اچھا نظریہ عمارت
 و مانع و نقد و طلباء کے چھوٹا ہے کہ ریٹ کالج پیہ کالج ہی مشہور
 کالج ہے اسی میں ملٹن نازجو ایک مشہور آدمی انگلستان میں گذرے
 تعلیم پائی تھی اوسکی ماہیتہ کا لکھا یا ہوا پیدا نہ کا ایک درخت ہنوز آوین
 ہے اوس درخت میں ہی ایک پیل چڑھا ہوا تھا محافظ کی اجازت ہی
 پینے اوسکو بطور یادگار نشان عظمت کے لیا تھا میں روزہ کی
 تہا اوسکو اوسوقت کہا نہ سکا ارادہ تھا کہ بعد افطار کہاؤنگا لیکن
 میں چول گیا اور وہ ایک اور دوست کو نصیب ہو گیا۔

ایک اور کالج یہاں ہے اس کالج میں تعصب زیادہ معلوم ہوتا ہے
 جو میری رائے میں کالج میں ہونا چاہی اور وہ یہ ہے کہ اوس میں
 سوائے غیسائی مذہب کو اور کسی کو تعلیم پانے کی اجازت نہیں ہے۔
 اور یہی کالج میں لیکن عمدہ و بڑے کالج یہ ہے میں جسکا حال پتہ
 لکھا ہے ایک جدید کالج یہاں ہوا ہے جسکا نام کنوئٹشن کالج ہے
 یہ کالج بھی پورا بننا نہیں ہے مکان اصلی تو بن گیا ہے مگر اور یہی
 مشہور پائی ہے اس کالج کو مصروف تمام کالجوں کی کم میں چند پونڈ

ہمیں لیکن چونکہ طالب علم زیادہ ہیں اور امر کی اولاد ہیں آپس میں
 ایک دوسری کی دعوت کرتے ہیں اپنی رہنمی کے کمرون میں اسباب
 آرایش زیادہ رکھتی ہیں سو اسے ڈنر کے جو کہا نا اپنی حکم سے پکوانی
 رہیں او میں زیادہ صرف کرتے ہیں اسلئے شرح زیادہ ہوتا ہے۔
 بلڈنگ اس کالج کی نہایت خوبصورت ہے باہر کا صدر دروازہ
 ایک ہی اور اندر چوک ہی چوک کی گرد پور ڈنگ بنی ہوئے ہیں پھر
 ایک چوک ہی اور گرد پور ڈنگ اور تعلیم کے کمرے ہیں پھر ایک وسیع
 باغ ہے جس میں نہایت سبز گہاس کا وجود مہندستان
 میں نہیں ہے لگی ہے اسکی بعد بلحاظ تعداد طلباء کو سینٹ
 جان کالج ہے اوسمیں قریب پانسو کے طالب علم ہیں طرہ تہ
 عمارت کا اور باغ کا وہی ہے۔ کنگس کالج کی عمارت ہی
 نہایت خوبصورت و وسیع ہے ہر کالج کے اندر باغ ہے وہ باغ
 نہیں چھاڑ چینکاڑ وہی سبز و نرم گہاس جس کو سانسو نخل
 ہی شرم جاوی اور کہیں کہیں اوسمیں کوئی درخت با کسی مقام
 پر کوئی پھول۔ شڑٹھی ہال چھوٹا کالج ہی عزت میں چھوٹا نہیں ہے

کا کلر برابر جاری ہے ہزاروں آدمی ہیں جو تعلیم کی شرفی کو واسطو
اپنا روپیہ وقف کرتے ہیں اور ہر فیضان و عطا برابر جاری ہے پر ہم
ملک دولت مند و شاید نہ تو کون ہو۔

ایک مدرس ہی پر منحصر نہیں ہے بیت سی شفا خانے و اسپتال
میں جو لوگوں نے اپنی خاص روپیہ سی بنوائی ہیں صرف تعمیر ہی نہیں
کی بلکہ انکی تمام مصارف و اخراجات کا مستحکم بندوبست کر دیا ہے
جس سے وہ ہمیشہ قائم رہینگے۔ یہ خیرات حسنہ شایستگی و تعلیم کا
نتیجہ ہیں او خدا او خدا تو ہماری قوم ہمارے ملک میں ہی بہرکت
عطا فرما۔ آمین۔

ہیں کہ بیسج گیا اور وہاں کے کالجوں کو دیکھا سب سے بڑا کالج ہے
کیمبرج میں ٹرنٹی ہی اسمین ٹھینا چہ سو طالب علم ہیں یہ بہت بڑا
کالج ہے بورڈنگ ہی اسمین ہی کسی سو طالب علم اور اسمین رہتی ہیں
اکثر امر کی لڑکے اور اسمین پڑھتی ہیں اور اسوجہ سے جو طالب علم
اور اسمین پڑھتی ہیں انکو خرچ زیادہ کرنا ہوتا ہے۔ کچھ تعلیم مدرسہ
کی متعلق اخراجات زیادہ نہیں ہیں وہ تو کالجوں میں مساوی

ہیں ابھی چند روز ہوئے کہ سٹربرٹڈیلا کا مقدمہ پارلیمنٹ میں
ہوا جو دنیا میں مشہور ہے۔

کیمہر ج میں جاؤ تو وہ تمام شہر علماء و فضلاء ہی رہا ہے
اٹھارہ کالج وہاں موجود ہیں ایک فنیٹین جس میں تین ہزار
طالب علم پڑھتے ہیں پرفیلو شپ والی اور پروفیسر ڈیچراؤسکی
علاوہ پیراکسفورڈ یہی ویسا ہی ہے۔ اسکاٹ لینڈ ایک
چوٹا ملک ہے (یعنی ہندوستان سے چھوٹا ہے) اوس میں ایڈنبرا
گلاسگو۔ ایبرڈین۔ سینٹ اینڈروز۔ چار تو
یونیورسٹیاں ہیں۔ پیر ایبر لینڈ کی یونیورسٹی ہے یہ تو
یونیورسٹیاں ہیں جن میں ہزاروں کالان الاستعداد واسلے
پڑھتے ہیں بڑے اسکول ہیرو ایٹن وغیرہ کو جاؤ دیکھو جو کالجوں
سے تعداد طلباء میں بہت زیادہ ہیں پھر چھوٹے اسکولوں کو
حساب کرو جو شمار میں ہی نہیں آسکتی ہیں پیراؤسکی بعد پریوٹ
تعمیم گاہوں کو غور کرو اگر خیال کرو گی تو قریب قریب پینٹیجھلکے
تمام کالجیہ و تعلیم میں مصروف ہی اور پیراؤسکی بس نہیں ہی بل میں

جس وقت برک فاسٹ کہا کر گہر سے باہر جاؤ ہر عام آدمی سے
 سناؤ کہ کابل میں کل کیا ہوا ترکی میں کیا ہوا ہوس آف کا مشرین
 کیا کیا مباحثہ ہوا ہوس آف لارڈز میں کون سا قانون منظور ہوا
 ہر شخص اپنے حقوق قانونی سے واقف ہے اور اسکی لینے حاصل
 کرنی پر مستعد ہے قومی بہمدردی ملکی محبت ہر متنفس کے دل میں
 ہے آزادی کے خیالات شایستگی کے ساتھ ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کے
 دماغ میں پرے ہوئے ہیں۔

لیبرل و کنسرویٹو کے باہمی اختلافات و حالات کو سنو و دیکھو
 تو تعجب ہو گا لیکن اپنے ملک و قوم کے نفع و نقصان و شرفی و
 منزل میں پوری صاف دلی سے کوشش کرنے والے ہیں
 ایک ادنیٰ سے شرح کو جسکو وہ بیجا جانتی ہیں اپنی ملک پر ماند
 نہیں بنو بیٹے اور اوس میں بڑے سے بڑے وزیر کی رائے سے
 اختلاف کرنے کو موجود و مجاڑ ملی کا پورا ادب کرتے ہیں۔

انگلیسٹان میں اگرچہ مذہبی خیالات کی پابندی اور اونکا
 اثر ہے لیکن مناسب مواقع پر زیادہ تر تعصب کو جائز نہیں جانتے

اچھی ہوئے ہیں ایسی خاندان میں رہتی ہے طالب علم کو فائدہ بہت
 ہوتا ہے ملک کی دولت مندی کی حالت دیکھ کر بی اختیار یہ سوال ہوتا ہے
 کہ ایسی دولت مندی کیونکر ہوئی اور اس کا جواب سچرا سکی اور کچھ نہیں ہے
 کہ لیاقت سے اور جب یہ پوچھا جاوے کہ لیاقت کیونکر آئی تو یہ
 جواب ہوگا کہ تعلیم و تربیت سے ہماری ملک میں اگر اتفاق ہو کوئی
 ولایت کا بی اے چلا گیا تو کچھ نہ پوچھو کہ کیا کیا اسکی نسبت کہا جاتا
 ہے یہاں کوئی محلہ ایسا ہوگا جہاں بیسیوں بی اے ایم اے ریٹنگر
 نہ رہتی ہوں۔ جس محلہ میں رہتا ہوں اور میں اور اسکی
 قریب شاید سو دو سو بی اے ایم اے ریٹنگر رہتی ہوں گی جسکو سنو
 ڈگری یافتہ ہی اور یہ ایک معمولی بات شمار ہوتی ہے ہمارے
 ملک میں جو کوئی باپو پتر اخبار پڑھ لیتا ہے اسکی قابلیت کی تعریف
 ہوتی ہے اور جسکی لندن ٹائمر پڑھ لیا وہ تو مسلم الثبوت لائق
 ہوتا ہے یہاں یہ کیفیت ہے کہ ہر کیب میں اور آسنی بس کے
 گاڈ کے اہلہ میں ٹائمر ڈیلیگریٹ موجود ہے جہاں گاڑی کے
 چلائے سے اسکو فرصت ہوتی اور اسکی اسکو پڑا۔

طالب علم کے واسطے فیملی میں رہنا زیادہ مناسب ہے۔
 فیملی کا عمدہ نمونہ لندن میں نہایت ہی شکل بات ہی اور ہی ایک با
 ہے جس کا طالب علم کے حالات پر بڑا اثر ہو سکتا ہے جس طرح بعض امرا
 کسی آدمی کو ہوتے ہیں کہ او کا صورت پر کوئی اثر نہیں معلوم ہوتا
 اور وہ شخص اور نہیں فی الحقیقت مہلکا ہوتا ہے وہی حالت لندن
 کی ہے۔ صورتیں سبکی پاک و صاف مزاج کے سبب خلق پوشاک
 و لباس جٹیلین ہی مگر بقول شخصہ - ع پہان و رون پنہ بین
 پنہ دانہ را - اندرونی حالات اکثر اہتر ہیں بہت ہی لوگ ایسی ہیں
 جنہوں نے اپنی پیشہ کے طور سے فیملی مقرر کیا ہے اور اوسکی واسطی
 اشتہارات دیتی ہیں وہ زیادہ اچھی نہیں ہیں ان ایسی خاندان
 بھی ہیں جو مشرفین تھے اور ہیں اور کسی صورت کے سبب ہی اونکی
 حالت تمول کی باقی نہیں رہی ہے اور اس وجہ سے وہ اپنی گہرین
 طالب علموں کو رکھتی ہیں یہ اکثر اچھی ہوتے ہیں۔ بعض تعلیم یافتہ
 اشخاص بی اے ایم کے ریگلا ہیں جنکی حالت تمول کی نہیں ہے
 وہ پڑھاتی ہیں اور اپنی گہرین ہی رکھتی ہیں یہ میری رائی ہیں زیادہ

قیمت کی ہی چیز ہو بلکہ کچھ ہی ہو۔ سب یکساں ہی اگر ہو، فرسوس
 کے ان سو تم چار شلنگ کی انگور ایک پونڈ خریدو تو وہ بھی تمہاری
 گہر ہو پونجا دیگا یہ ایک ایسی عمدہ بات ہے اور اس سے نیا ت ہی
 آرام لیتا ہے۔ سو ڈاواٹر ایمنڈ کی بوتلیں اگر تم خریدو تو دو
 شلنگ فی درجن ملتی ہیں مگر بوتلون کی قیمت دیکھا ڈاواٹر
 وقت تم سے ایجا اور سکا آدمی تمہارے گہر تو ہمیں چھو پونجا آویگا یہ
 خالی ہو جاوین تو پھر اور سکا آدمی دجاویگا اور بوتلیں لے آویگا قیمت
 جو بوتلون کی بیشگی لی نہیں وہ تمہارے واپس آویگا۔

ایک دن اگر تم لندن میں لاجنگ میں رہتی ہو تو تم کو اپنی لینڈ ایڈی
 سے بہت ہوشیار رہنا چاہئے وہ اس قیمت کو کہی کہی ہضم
 کر جاتے ہیں اسلئے کہ قیمت لینڈ ایڈی کے ماہرین آتی ہے
 بونل والا اس سے بونل لیتا ہے اور سیکو قیمت دینا ہے ہماری
 ایک لینڈ ایڈی ہمارے کئی شلنگ ایک مرتبہ ہضم کر گئی اور
 نو تیرہ پائیس بناوئے۔

چھو سا فرانہ طور سی بیان آتی ہیں وہ یہاں دو طریقہ پر اکثر رہتی ہیں

حمید اللہ بیٹے تھے وہاں ملاقات ہوئی معلوم ہوا کہ مسٹر سٹرنس
 ہماری لٹری کو اسٹیشن پر گئی ہے لیکن اونکی چوٹھی میں کچھ توقف ہو گیا
 تھا لہذا وہ ہوٹل میں ملنے کو آئی دیر تک بائیں ہوتی رہیں پھر وہ رخصت
 ہوئے۔

دوسرے روز ہم اول مرزا پیر پٹن صاحب سے ملنے کو گئے اور
 ان سے پتے پوچھ کر اول ہندوستانی اہل اسلام سے جا کر ملے جو
 لندن میں تعلیم کی غرض سے آئے ہوئے تھے بعض سے ملاقات
 ہوئی اور بعض گھر پر نہ تھے ہم کار و چوڑا آئے۔

لندن ایک عظیم الشان شہر تیس میل کے اندر ہے آبادی
 اسکی تخمیناً چالیس لاکھ آدمیوں کی ہے پیرس سی اسکی
 آبادی دو چاند خیال کرنی چاہئے تجارت یہاں پیرس سے بہت
 زیادہ ہے۔ یہ ایک عجیب دو لٹمنڈ شہری کہ اسکے دیکھنے سے
 یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یہاں دولت زمین میں سے او لبتی ہے
 یا آسمان سے برستی ہے۔

میلان - ونس - الگنڈریہ - بمبئی - کلکتہ سب یہاں بیچ

بیٹے کو لینے آئے تھے وہاں اولٹنی ملاقات ہوئی تھوڑی دیر باقی
 ہوتی رہیں اوسکی بعد کپتان اس مہمہ سرس اس اپنی والدین کے
 ہمراہ گئے اور پہلو ہمارے ایجنٹ چیرنگ کر اس ہوٹل میں لینگے۔
 یہ ہوٹل بالکل اسٹیشن پر واقع ہے ہوٹل میں بیڈ روم ہماری
 جدا جدا تھے اور سٹنگ روم ایک بڑا کمرہ اپنی بیٹنی کو سمیٹ لیا تھا
 ۷۲ سٹنگ فی یوم کرایہ تھا۔

لندن

سب سے پہلی لندن میں ہمیں مسٹر سٹرنس پرنسپل محمدن کالج سے
 ملاقات ہوئی جسوقت ہم اپنی ہوٹل میں پہنچے اور منہ ماہندہ ہو چکی
 تو ڈنر کا گھنٹہ ہوا ہم سب میز پر گئی یہی ڈنر ختم ہوا تھا کہ وائس
 مسٹر سٹرنس کا کارڈ چھکودیا حمید اللہ میرے پاس بیٹھی تھے اوہوں
 نے دیکھا اور اپنی پرنسپل سے ملنے کے شوق میں ایسی آئے کہ کہانا چھوڑ
 قاعدہ کی موافق اپنے قریب واپس مقابل کے کہانے والوں سے معافی
 مانگ کر میز پر سے اٹھ کر اپنی پرنسپل صاحب سے ملنے کو چلے گئے۔ تھوڑی
 دیر کی بعد ڈنر ختم ہوا ہم سب یہی گئی سٹنگ روم میں مسٹر سٹرنس

نیارہوئی تھی جبکہ وہ تمام فوج کر کے پیرس میں آئے تھے اور اوسمیں
 اوزکو سوار کیا تھا یہ گاڑی بالکل گاڑی کی طرح ہی سونے کا کام
 اوسپر کثرت سے ہے۔

۲۲ مئی تک ہم سب پیرس میں رہے ۲۵ مئی صبح کو سات بجے کے بعد
 پیرس سے روانہ ہوئے چند گھنٹے ریل میں سفر کیا اور چند گھنٹے ایک
 چھوٹے اسٹیٹ میں دریا میں چلے پھر چند گھنٹے ریل میں اسے چند
 گھنٹے کے درمیانی سفر میں مجھ کو وحید اللہ اور اس صاحب دسترس
 کو کچھ تکلیف نہیں ہوئی محمد رفیق کو کچھ دوران ہوا تھا مگر وہ سو
 رہی لہذا زیادہ نہیں معلوم ہوا احمد علی خان کو دوران ہوا
 اور ایک مرتبہ کچھ تھے ہوئی خفیف سی مابین النصر والمغرب ہم سب
 انڈن کے اسٹیشن چیرنگ کر اس پر ہو چکے۔ ہمیں بڑا ریلوے تار
 کے اپنی ایجنٹ ہنری اسکنگ اینڈ کو اپنی ہو بخیر کی خبر بدی تھی
 اور انہوں نے اپنا ایک ایجنٹ بھیجا تھا وہ ہمیں ملا تمام بکس وغیرہ
 اوسنی اپنی اہتمام میں لے کتھان اس صاحب کی والد جو ہمارے
 مالک مغربی و شمالی میں جسٹس تھے وہ اور اونکی ہم صاحب اپنی

ورنٹ ہال ڈلروخی جہوانٹ وغیرہ جو بڑی مشہور مصور گذری ہیں
 اونکو ماتہ کی اکثر تصاویر اونہیں ہیں اون کمرون میں میوزیم ہی ہی
 ہر ملک کی عمدہ عمدہ چیزیں اوسمیں ہیں۔ ملکہ انگلستان فریضہ مند
 اور شہنشاہ روس وغیرہ کے تماغین بھی ہوئے ہیں وہاں رکھی ہیں
 اور نہایت ہی عمدہ و عجیب ہیں یہاں ایک بڑا پارک ہی کہتے ہیں
 کہ بیس میل کے اندر وہ ہے یہاں ریل پڑھیم و سے پرگاڑیوں
 پر ہر طرح لوگ جاتے ہیں۔ ایچ سے پار سچی نک سوا ہی کیشنہ و
 دوشنبہ کے ہر شخص وہاں کے مکانات کو دیکھ سکتا ہے۔
 ہوٹل ہی وہاں مند وہیں آبادی مختصر ہے مگر خوبصورت۔
 طے لقمہ میوزیم و گیلری وغیرہ دکھائیگا یہ ہے کہ جب ہوٹل سے
 آدمی جمع ہو جاتے ہیں تو ایک گاڈ اونکی سمراہ ہوتا ہے اور ہر
 کمرہ میں سب کو لیجانا ہے اور ہر چیز کو دکھانا دیتا ہے۔
 بہت سی عمدہ عمدہ سواریاں بادشاہوں و خاندان شاہی کی
 یہاں ایک مکان میں رکھی ہیں اونکی ہی نمائش ہوتی ہے انہیں
 میں وہ گاڑی ہی ہی پو شہنشاہ ہولین اول کی واسطی اوسوقت

دوسریں متعلق فرانس

یہ ایک شہور نامی مقام ہے شہر سے پیرس کے ایل درباہ سین
 پڑوا فتح ہے آبادی اوسکی لو لویہ ہزار آٹھ سو چھاس ہی لوئی چہارم
 شہنشاہ پیرس نو اوسکو بنا یا ہی لعمہ کر ڈر روپیہ اوسین صرف
 ہوا تھا اوسین بہت کرے ہیں ہر روزی اوس میں ۵۰۳۰۰
 اوسین بادشاہان فرانس رہا کرتے تھے لوئی سوہوان معہ اپنی
 بیگمات کے یہی اوسین رہتا تھا جسکو لوگون نے بلوہ کر کے ۱۷۹۲ء
 میں معہ اوسکی بیگمات واکراہل خاندان کے مار ڈالا اور اوسکی
 بعد ری پبلیکن ہو گئی تھی۔

پہلے ہی وہ جگہ ہے کہ جب پروشیا و فرانس میں لڑائی لڑائی
 ہوئی اور فرانس کو شکست ہوئی تو شہنشاہ پروشیا اوسین
 رہے اور وہ فروری ۱۸۰۷ء کو شہنشاہی کا خطاب اسی محل
 میں لیا تھا۔ یہاں اب بڑی عمدہ گیلری ہی اوسین نہایت ہی
 عمدہ عمدہ تصویریں پینٹنگس کی ہیں جسقدر لڑائیاں ہوئی ہیں اوسکی
 وہ نہما و بہرین تمام اینٹن نامور کی نقشا و پروان میں ہارس

پرس کر فریب ہو کر حبیبی وہ شہر پیران ہی محمد علی پاشا نے
یہ پینار دیا ہے ۱۶۳۰ء میں وہ پرس میں آیا ہے۔

پہلے محمد علی پاشا وہ تہی جنہوں نے سلطان سے مخالفت کی تھی
فرانس نے چونکہ اونکی اعانت کی تھی لہذا یہ پینار دیا گیا تھا یہ پینار
نہایت ہی عمدہ و ہر مضمنا مقام میں پرس کے قیام سے جہاں جلنے
سے بچتی ہوئی ہے اسی مقام پر سہ پہر کے وقت تمام امرا و سکی
سیر کو و تفریح کو اپنی اپنی سوار یوں میں گذر تے ہیں حج میں تفاوت
رہ از کجاست تا کجیا۔ اس شہر میں علاوہ گیاس کی روشنی کے
بجلی کی روشنی ہی چند جگہ ہوتی ہے۔ یہ روشنی نہایت ہی
نفیس ہے او سمین دن کی سی روشنی ہوتی ہے۔ پرس میں یہ
بات سہنی ویکہی کہ بعض عورتوں کے بھی ڈاڑھی ہوتی ہے۔ سہنی
بڑی بڑی شاہی عمارت پیران کی دیکھیں۔ بعض عمارت میں اون
تمام نامور اشخاص کی تصویریں ہیں جو بڑی عالم یا بڑی رفادہ پرس
کے ہوئے ہیں اونکو دیکھنے سے اونکی یاد ہوتی ہی یہ تصویریں بہتر کی

بہان بھی چلتی ہے اور گھوڑی نہایت عمدہ اوس میں جو تو جانی ہیں۔
 جب ہم فرانس کی حد میں گزرے اور دن ہوا تو ہم نے پہاڑی ملک
 دیکھا لیکن پہاڑ سطح تھا اور اویسی پر زراعت تھی۔

فرانس کے بازاروں کی وسعت اور اونکی صفائی اور لطافت و

رونق شہر میں نہیں آسکتی ہے۔ ایک دکان میں اسفند جو اہر
 وزیور ہو گا کہ ہمارے شہر کی تمام جوہری بازار کے جوہریوں کے
 جو اہر ہیں اگر اکٹھے ہوں تو یہی برابر ہو۔ جب ہم اون بازاروں
 میں پہرے تھے تو اپنی دلی کے چاندنی چوک و جوہری بازار اور
 اونکی دکائیں کا خیال دل میں لا کر بہت ہی شرمندہ ہوتے تھے
 مگر یہ ضرور سمجھیں کہ جیسا ہمارا چاندنی چوک ہے کہ دو طرف

شرکیں اور سچ میں نہر بہتی ہے ایسا کوئی بازار فرانس میں نہیں تھا
 ٹیپسٹریاں اور دیگر ٹاشے گا ہوں کی بڑی کثرت اور بیسیوں جگہ ہوتی
 تھی سوار یوں کی بہر کثرت تھی کہ چوڑے سے چوڑے بازاروں
 میں ایک سمت سے دوسری سمت جانا مشکل ہوتا تھا۔

بہت تیز ہانگ کر اوسرے اودہر آدی جا سکتے تھے بہت سی قسم

چاہو تار ہیچو، لفظ کا نام ہو تو صرف پانچ سا بیٹیم دیدو۔ اگر فرانس سے
 باہر لندن ہیچا منظور ہو تو، لفظ کے ۵ فرناک ۶ دینی ہوتے ہیں۔
 بیٹروں کی واپرا وغیرہ ٹامشہ گا ہوں کی یہاں بڑی کثرت ہے۔
 گرجا ہی بہت ہیں۔ ایک گرجا میں ہم گئے نوٹر ڈیم ڈی کورنٹاؤسکا
 نام ہی و ان ہمنے یہ ایک نئی بات دیکھی کہ ہر عبادت کرنے والی کے
 پاس ایک ایک بیچ ہے اور او سکو وہ پڑہ رہا ہے۔ معلوم نہیں کہ
 یہ طریقہ بیچ بڑی کافرینج نے مسلمانوں سے سیکھا ہے یا مسلمانوں
 نے اوتنی اخذ کیا ہے۔

میوزیم یہاں متعدد ہیں کسی میں فرینچ نصاب ویرتہر کی ہیں۔
 کسی میں انالین گریک۔ مصری وغیرہ اور نقشچاٹ و جہازوں کے
 نمونے اور جس جس قدر سبب مانہ میں تبدیلی جہازوں میں ہوئی
 ہے وہ سب موجود ہیں۔ ایک میوزیم میں جدید تصاویر اسٹٹ کی
 ہیں۔ اول ہتھروں کی تصاویر کے میوزیم میں ایک بڑی مشہور
 تصویر ہے عورت کی وینس آن مبلو۔ یہ عشق کی دیوی مشہور
 ہے یہ تصویر نہایت ہی عمدہ ہے مبلو ٹایوسی مشہور ہے اور میں نکلی ہے۔

یہ تصویر نہایت ہی عمدہ ہے مبلو ٹایوسی مشہور ہے اور میں نکلی ہے۔

کشمیروں کو قیامگاہ ۸۵۰ میں ایسی مواقع جو بطور میوزیم وغیرہ
 میں اور ٹھکانے میں جو لوگ جا سکتے ہیں اور انکو پہلے بلڈنگ کہتی
 ہیں ۹۹ میں جس وریا کے متصل پیرس آباد ہے اسکا نام سن
 ہے۔ اس وریا میں بارہ جنری کے میں گر و شہر کے بطور تحصیل
 کی دیوار سی ہی ہے۔ جسوقت شہر میں داخل ہو تو اسباب دیکھتی
 ہیں محصول کی نظر سے ریل کو مسافروں کا اسباب اسٹیشن پر دیکھ
 لیتے ہیں۔ ریل سے ہوٹل تک پورٹرا اسباب لیاوے تو ایک
 فرنک مقرر ہے (یہ ایسی اچھی بات ہے کہ جگہ انہیں ہوتا ہے) اسی
 طرح گاڑی کا کر ایہ ہی میں ہے دو فرنک فی گھنٹہ لیتے ہیں اور
 کہی جناب فاصلہ کے یہی لیتے ہیں دو آدمی گاڑی کر ایہ پر لین
 اور تیسرا آدمی بیٹھ جاوے تو وہ فری ہوتا ہے اگر گاڑی چو
 پورٹ منٹو بھی رکھا ہو تو اسکی عیب سائٹیم لیتے ہیں جو ایک
 فرنک کو سو ہوتے ہیں پورٹ منٹو تک ہی حساب ہے
 سائٹیم کا تھا ہی میں سے اگر زیادہ ہوں وہ فری ہوتے ہیں تاہی
 کا محصول بیان نہایت سستا ہی فرانس کے ملک میں جہاں جہاں

سطح پورٹرا دیکھ رہی تھی۔

سطح پورٹرا دیکھ رہی تھی۔

جو کچھ اور اس میں تھا دریافت کی گئی اور پوچھا تھا کہ کہاں بھیجیں
 یعنی دوسرا تار و پار اس صاحب کو وہ تار لکھا تھا ہر امر مفصل لکھ دیا
 وہ پہلا سوشل سرفیون کی آگیا ڈاکخانہ سے میں جا کر آیا۔ سیدہ کو
 بلائے والی بچہ گزشتہ۔ اس کی لمبائی کی وجہ میں اختلاف
 واقع ہوا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ مال مزکی تھا اس لئے
 محفوظ رہا اور ایک صاحب الراہی فرماتے ہیں کہ یورپ کی ٹیکہ گئی
 اس کی وجہ تھی۔ ہم پیرس میں ۲۲ مئی تک رہے اس صاحب کو
 ساتھ جہان تک ممکن تھا پہنچنے پیرس کو دیکھا۔ ورسیل جو مشہور
 مقام ہے وہاں ہی ہم گئے اس کو یہی دیکھا مگر ہم اقرار کرتے ہیں کہ
 پیرس ایسی جگہ تھی جس کو ہم پانچ روز میں دیکھ سکتے پیرس لندن
 سے ۲۴ میل اور پلیمتھ کی دارالسلطنت پیرس سے ۱۳۰ میل
 اور گلون سے جو مشہور شہر اٹلی کا سمندر کی کنارہ ہے ۲۱۲
 میل ہے پاپولیشن اور سکاٹلینڈ لاکھتہ پندرہ میل کے دائرہ
 میں اس کی آبادی ہے۔ ۱۳۵۰ شریکین میں ۲۰۰ شریکین ایسی
 ہیں کہ اون پر دونوں طرف رحمت لگی ہوئے ہیں۔ جہازوں کو

پیرس کے گریٹ ہوٹل میں ٹاؤ۔ اس لئے کہ یہ تفرار پالیا جا کہ ہم وہ
 اس صاحب گریٹ ہوٹل میں رہنا چاہتے تھے۔ یہی ہوٹل سب سے بڑا اور عمدہ
 پیرس میں ہے۔ ۱۹ مئی کو ماہین الودع والمغرب ہم پیرس میں پہنچے
 ہمارے دوست اس صاحب اسس اس ہمارے لیجن کو اسٹیشن
 پر سے گاڑی کے موجود تھے ہم اور نئے محمد رفیق و حامد علی حسان
 کو اس صاحب پاس چوڑا اور کچیان بکسوں کی اس صاحب کو
 دین کہ اسباب کو دکھا دین میں اور حمید اللہ تارگہرین جو اسٹیشن پہ
 تھا گئے یہاں حمید اللہ انگریزی بولنے والے وہاں کون سمجھی۔ پیرلال
 کتاب میں سے فقرات فرینچ کے چھانٹ کر پوسٹل کچھ اور سننے جواب دیا
 مطالبہ کہ معلوم ہوا اپنا سامنہ لیکر چلے آئے اسٹیشن پر آکر اسباب
 گاڑی میں رکھو اگر اس صاحب کی سبب گریٹ ہوٹل میں پہنچے۔
 اسباب اتارا کمروں کا بند و بست اس صاحب نے پہلی ہی کر کہا
 تھا اپنی کمرہ میں جا کر وضو کیا نماز پڑھی پھر سب کہانا کہا لی چلے گئے
 پیرس کو گئی پیرس ہے۔ جب وہ اس آئے سولے کے کمرہ میں گئی
 تو تار۔۔۔ معلوم ہوا کہ شہلا محفوظ ہے تھو اور شرفیوں کی اور

آئی سوار ہوئے گاڑی روانہ ہو گئی اگر ایک منٹ توقف ہوتا تو یہی
 ہی بتے جب آگ ٹہری اور ایک اسٹیشن آیا تو وہاں یہ کیفیت تھی کہ
 وہاں فریج زبان شروع ہو گئی انگریزی کوئی نہیں سنتا پھر کئی
 اسٹیشنوں کو بعد ایک اسٹیشن آیا کہ وہاں کچھ ریل ٹہری کہ پوچھ گ
 وہاں اونٹوں سے ہم بھی اونٹوں سے ایک گاڑی تین ایک نوجوان جنٹلمین
 سے بات ہوئی انہوں نے کہا کہ انگریزی یہاں معدوم ہے وہ
 نوجوان جنٹلمین فریج بھی جانتے تھے اور انگریزی یہی غرض کہ
 یہ صلح ٹہری کہ یہاں ٹرین تبدیل ہوگی اور اس اسٹیشن سے ناروایا
 جاوے نصف شب کے قریب اس اسٹیشن پر پہنچے میں نے
 تو اسباب اونٹوں اور عینہ اللہ ناروایا کو گئے اور نہیں جنٹلمین کے
 ہمراہ تھے ٹرین یہاں تبدیل ہوئی تھی حاجی علی خان و صاحب رفیق
 کو تو مینی سوار کرادیا تھا اور اسباب بھی رکھ دیا مگر حمید اللہ نہیں آئی
 بتے اور ریل کی روانگی کا وقت قریب آگیا تھا میں اونکو ڈھونڈتا رہی
 گیا وہ اوپر سے بھگو ملاش کرتے آتی تھے بیچ میں بھگو ملگئی اور
 گاڑی میں چلنے ہوئے جڑھے تار میں بیٹھی رہے لکھوایا تھا کہ بھگو جواب

اٹلیں بولتے تھے وہ ہماری عربی فارسی یا حمید اللہ کی انگریزی
 کیا سمجھتی تھی ہم کچھ کہتے تھے وہ کچھ کہنے لگے۔ ہم اپنی کہتی تھی
 وہ اپنی مانگتی تھی اسی ترو دین پر تھے کہ پہلا کہنتہ روانگی کا ہو گیا
 اب یہ ترو دتھا کہ اگر ہم دونوں تلاش و تحقیقات کے لئے یہاں
 ٹہر جاویں اور حامد علی خان و محمد رفیق کو پیس جالے دین او
 فرض کرو کہ تھیلا نکلا تو اسقدر روپیہ ہی نہیں ہے پاکٹ میں کہ
 پیس پہنچ جاویں اور اگر چلے جاتے ہیں تو اسوقت تو شاید
 ممکن ہے کہ تھیلا لٹھاوے جب زمانہ گذر جاوے گا اور مال کسی
 ہاتھ آجاوے گا تو پہر کون دیتا ہے یہ بھی خیال تھا کہ اگر ہی تو ہماری
 زبان تو کوئی سمجھتا ہی نہیں ہم کربگی کیا بالآخر یہ راسے تارا
 پانی کہ چلنا جائے تار کے ذریعہ سے باتیں کرینگے اور یہ خیال تھا
 کہ تار تو انگریزی ہی لیا جاوے گا اسوقت حمید اللہ اکبر سے کہیں اچھل
 ہو گئے اور یہی سخت پریشانی ہوئی کہ یہ رنگی تو کیا ہو گا عرصہ کہ
 وہ یہ سامنے سے دکھائی دئی بیٹے اون سے کہا کہ کچھ پرواہ نہ کرو
 چلو کہیں گاڑی نہ چھوٹ جاوی بہزار وقت دوڑ کر اپنی گاڑی پر

میں لے اپنے گلے سے اونا کر حسن طرف میں بیٹھا تھا اور سرف
 نشین کے اوپر جو بطور الگینی کے بنی ہوئی ہے اس پر کھڑا
 جب تہوں کا اسٹیشن آیا اور سب اوترے تو اول میں اوترا کہ
 دیکھوں کس جانب جانا ہوگا اور کس قدر توقف ہے اور اپنی تینوں
 ہمراہیوں سے کہا کہ اسباب کو احتیاط سے اوتا رو۔

میں نے مینڈیکنگ تو لیلیا جس میں ہنڈوئی اور ٹوٹ وغیرہ تھی لیکن
 وہ بیگ چین دو سو پونڈ خرچ راہ کے شے الگنی سے نہ اوتا میرے
 ہمراہیوں کے بنی اور کونڈ کینا اور اسباب اونا لیا جب ہم سب
 دوسرے اسٹیشن پر پہنچ گئے اور گاڑی میں ہی بیٹھ گئے تو اس
 وقت سب چیزوں کو میں دیکھا اور میں نے پوچھا کہ وہ نہیں کہان سے
 معاوم ہوا کہ وہ نہیں اونا گیا۔ فوراً میں اور حمید اللہ گاڑی سے
 اوترے اور اس اسٹیشن پر پہنچے کہ جہاں اوترے تھے اور
 جہاں ہمارے ٹرین آکر کھڑی ہوئی تھی ایک طرف حمید اللہ گئے
 دوسری طرف میں گیا اتنی دیر میں گاڑیاں سب کٹ کٹ کے
 منتشر ہو گئی تھیں کچھ بہتہ نہ لگا۔ پوچھیں تو کیونکر پوچھیں وہ سب

یہاں فرنگ کا شیخ بنکوں میں مختلف تھا کوئی تو ایک لہنی کرتا تیسری
 فرنگ تیا تھا کوئی ستائیس تنگ اور تیس ساٹھیم اور کوئی پوہاب
 ساٹھیم اس اختلاف کی بہکو کچھ وجہ نہیں معلوم ہوئی اور یہ بات
 پسندیدہ بھی نہیں تھی بالخصوص میں بنکوں میں۔ ہمارا ارادہ تھا کہ سترہ
 تاریخ کو ہم یہاں سے پیرس کو روانہ ہو گئی لیکن آ کو ہمارے ایک
 ساتھی محمد رفیق کو بخارا گیا لہذا اس صاحب اور سبب اس نے چل کر
 اور ہم چاروں رگھوڑ کو ہم میلان سے روانہ ہوئے۔

تھورن ایک جگہ ہے جہاں اٹلی کی ریل ختم ہو جاتی ہے اور فرانس
 کی ریل شروع ہوتی ہے وہاں ریل تبدیل ہو جاتی ہے اور گارمان
 بدلی جاتی ہیں مسافروں کو وہاں اوتارنا پڑتا ہے اور تمام حساب
 اتارنا پڑتا ہے اور ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن پر جانا
 پڑتا ہے وہاں ہم ۸ تاریخ کی شام کو پہنچے بنے بنے اپنے ساتھ
 بہت ہی کم حساب رکھا تھا صرف اس قدر تھا کہ برآمدگی ہاتھ میں آٹھالی
 ریل بیگ جسکو میں اپنے گلے میں ہمیشہ رکھتا تھا وہ تھورن سے دو تین
 اسٹیشن پہلے تک میرے گلے میں تھا اور اوہیں دو سو پونڈ بھی اسکو

جس کا ترجمہ ہزاری ملک میں راج ہنس کیا کرتے ہیں سیاہ رنگ کرے۔
 جسے اول اسی مانع کو اندر پانی میں تیرنے دیکھو یہ جانور اکثر جگہ سفید
 ہوتا ہے سیاہ کیا ہے کچھ بہت خوبصورت جانور نہیں ہے مگر کیا ب
 ہونے کی وجہ سے قدر کی لائق ہے۔

مختلف مقامات پر اس مانع میں پانی جاری تھا ہر جگہ ایسی صورت
 بنائی گئی تھی جو پتھر کی حالت دکھاتا تھا کہیں معلوم ہوتا تھا کہ پانی
 پتھر میں سے نکلتا ہے کہیں پہاڑ کے گئے پتھروں میں پانی جاری تھا
 حوض و باؤلی نہیں بنائی تھی ایک طرف ایک بہت بڑا قوادہ
 چل رہا تھا جو نہایت ہی خوبصورت طور سے چھوٹا تھا تھیر بہان
 بہت بڑے بڑے پتھر میں منجملہ اون کے ایک تھیر ہی جس کا نام لاکھیلا
 ہے یہ اس قدر بڑا ہے کہ اوس میں چار ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں
 اول درجہ کی اول قطار میں درجہ اول کے ایک ہنس کے ایک
 شیر کے واسطے ایک ہزار قرنگ دیئے ہوئے ہیں علم موسیقی اعلیٰ
 کا استاد ہی اس علم کا مخزن و منبع اعلیٰ ہے شمار کیا جاتا ہے۔
 ہونے کی نہایت ہی خوبصورت ہونے دیکھی اور خوب تیار ہے۔

یہ سب کچھ میں نے دیکھا تھا

شب کو پہرے میں ہم میلان میں مینین ہوٹل میں بٹری ہوٹل اور
 سامنی پبلک کارڈن بھی تھا یہ باغ نہایت ہی عمدہ و پر فضا تھا اور
 بہت بڑا باغ تھا اور اس کو اندر ایک میوزیم بھی تھا ہم چاروں دن
 رہی تھے انہیں چار دنوں میں ایک روز اتوار کا بھی تھا ہم نے یہ
 بات دیکھی کہ تمام لوگ اس پبلک کارڈن میں تفریح کو
 پہرتے تھے اور باغ میں ابوس روز معمولی ایام سے زیادہ آرائش
 کی گئی تھی باغ میں صدنا کرسیاں بھی ہوئی تھیں آرام و آسائش
 کے لئے۔ اکثر قسم کے جانور بھی یہاں تھے۔ ہمارے ملک
 کی بھی جانور وہاں تھے مور بھی تھے وہاں دیکھا تھا اور یہی
 پرند جانور تھے۔

بھکو وہاں معلوم ہوا کہ ہزاروں روپیہ اونکی قیمت کی بابت
 دیا جاتا ہے اور کوئی کمپنی بھی ہے جو ان ملکوں میں یہ جانور
 بیچتی ہے بھکو اپنے ملک پر افسوس آتا ہے کہ کاش ہمارے
 ملک کو ویسی ایسی کمپنی قائم کرتے تو کس قدر اونکو فائدہ ہوتا۔

سوام

اور خوبصورتی کی جستجو و تعریف کیجا کہ سچا ہی یہ بازار اور پرسی پٹا
 ہوا ہی اکثر پیشہ کی چہت ہے اور اس قدر اونچی چہت پٹی ہے
 کہ میلان والوں کو اس پر یہ فخر ہے کہ دنیا میں اس قدر مرتفع
 بازار نہیں ہے دنیا میں تو ہم نہیں پرسی میں مگر جہاں جہاں ہم
 پہرے میں ہمیں بھی ایسا عمدہ بازار نہیں دیکھا ہے اسی بازار
 کی ایک سمت پر یعنی کافی ہووس ہے اور دوسرے سرے پر ایک
 بہت بڑا اور کافی ہووس ہے اسی بازار سی آگی ٹر ہو نو وہ بڑا
 گر جاتا ہے جسکا ہمنے ذکر کیا ہے یہ بازار قدیم نہیں ہے آزادوی
 کے بعد بہت تھوڑے روز ہوئے کہ سنہ ۱۶۶۴ء میں تیار ہوا ہے
 قوم میں اس قدر جو سن ہے کہ جو تعمیرات کہ آزادوی کے زمانہ ہی
 پہلے کی ہیں اونکو وہ بالکل نیست و نابود کر دینا چاہتے ہیں چنانچہ
 برابر ایسا ہی کر رہی ہیں ہمیں وہ حصی عمارت کے دیکھو جو قوم نے
 جدید تعمیر کئے ہیں قدیم کو ڈھا کر اور اونکو بھی دیکھا جنکی اہدام ہو
 وہ آمادہ ہیں وہ علامی کے زمانہ کی کسی علامت کو بھی اپنی آنکھوں
 سے نہیں دیکھ سکتے وہی وینس کا طریقہ بیان ہی ہے کہ تمام شرفا

ہی طول میں ۵۰۰ فٹ اور عرض میں ۱۸۶ فٹ ہی ۵۲ ستون میں
 اوسکا مینار ۳۰۰ فٹ بلند ہے پتھر کی موتیوں گر جا کے اندر ۹ ۷ ۹ میں
 اور باہر ۱۹۲۳ میں۔ اوسکی مینار کی سیر میان ۳۹۰ میں اوسکی
 تعمیر کا آغاز سنہ ۱۳۰۰ میں ہوا تھا یہاں ایک لائبریری ہی کتب خانہ
 اوسمیں ایک لاکھ چالیس ہزار کتب ہیں جو جو وہیں بہت سی ایسی
 پرانی مشہور ہیں کہ اور کہیں نہیں ملتی ہیں۔

اکیڈمی میں ایک دوسرا کتب خانہ ہے جس میں دو لاکھ کتب ہیں
 اور بہت سے سکے و دیگر اشیاء۔

شہر نہایت آباد و پرنورنی و پرفضا ہے۔ بڑے بڑے کافی
 ہوس اوسمیں ہیں اور صد ہا آدمی اونچن جاتے ہیں و کہانی میں
 سب سے عمدہ کافی ہوس یعنی کافی ہوس ہی۔ ہم نے اور بارہ
 دوست اس صاحب فی بھی وہاں کہانا کہا یا و بیرون کہانی یہاں کا
 تصور خانہ ہی نہایت ہی عمدہ ہی بڑی بڑی مشہور مصورون کے
 ہاتھ کی جو موجد کہلاتے ہیں تصویریں وہاں ہیں۔

اس شہر میں ایک بازار ہے وہ اسقدر عمدہ ہے کہ اوسکی تعمیر کی

میلان نہایت قدیم و مشہور و عمدہ شہروں میں اٹلی کے سب سے بڑے شہر سے ۷۶ میل اور ٹورن سے ۹۴ میل ہے۔

۱۱۲۰ء میں اسکو اٹھلانے کے لئے ہسپانویوں کی اور خوب لڑائی ہوئی۔
۱۱۶۲ء میں فریڈرک اول نے اسکو نصف برباد کیا تھا۔

۱۱۶۷ء میں افواج متفقہ برکمانوں، کرمیونوں، پرسیوں، مغتوں،
ویروناؤں، اسکو بچا لیا اور شہر کو آباد کیا۔

۱۱۶۹ء میں چارلس پنجم کے قبضہ میں آیا اور اسکی سبھی چیزیں
کو دہان کا ڈیوک و خاکم بنا یا۔

۱۱۷۰ء میں جو معاہدہ ہوا تھا اسکی موافق یہ شہر آسٹریا کی
قبضہ میں گیا تھا۔ ۱۱۷۹ء میں اسکو فرانس نے آسٹریا ہی لڑ کر
آزاد کرایا اور جب سے وہ شامل آٹلی کے ہے۔

یہ شہر سات میل کے گرد میں ہی تیرہ اور سکی دروازے میں پیر وازک
نہایت مستحکم و سنگین ہیں۔

یہاں ایک بہت بڑا گرجا ہے سینٹ پیٹر و م کو گرجا کے بعد دوسرا
درجہ اسکا ہے دنیا کی مشہور عمارتوں میں سے ہی اسکا نام ڈرامو

کہ وہ قدیم نشا ویر سے نقل انارہی میں کچھ مرد ہی تصور نہیں
 ہو رہیں ہی تصور کبھی نہیں انگریزی سکے یا فرنگ کا بیان نہیں
 چاہتا ہی بیان ایک سکے ہی فرنگ کا غلط کا وہ تصور ہے۔ ایک پونڈ
 کے ۲ فرنگ آتی ہیں اور ہر ایک فرنگ کے سوسائٹیم ہوتی ہیں یہ
 سائٹیم نانہ کا سکے ہے۔ لیکن پانچ پانچ سائٹیم کا ہی سکے ہوا ہی
 واپار ہر اوسیکارٹا ہے۔

اسی دن میں بیرون کا ہی پتلا ہے۔
 شیشی کے کارخانے جہاں سفید دین جب ہم او کی دیکھنے کو گئی
 تو ہمارے سامنے ہی او ہوں نے چیزیں بنائیں ایک گول شیشی
 کو بنا کر دی۔

چھلک کارٹون ہی یہاں ہے لیکن کچھ عمدہ نہیں ہے۔ شیشی
 میں ایک بہت بڑا شفا خانہ ہے مگر نہ بھی شدت ہے جسے کہ اوہیں
 ہی دو جگہ گرجا ہے ہم اٹھنے کے او کو وینس پہنچے ہتے اور
 ۵۵ اٹھی کو وین سے چل کر میلان کو آئے

میلان

ایک ہندوستان ہوں آکر شیشی آ کر بنے ہیں۔

بیرون انگلستان کے شیشی بنانے والے۔

ایک اونٹن سی ایسا ہے جسکی نسبت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ
سیمان کی وقت کا ہے۔

یہ پہلے وینس و ٹیشیا کا دارالسلطنت تھا مین ٹیرے اور ۱۱۴۲ چھوٹے
جزیرون کو ملا کر وینس بنا ہے نہرون کی تعداد ۵۰۰ ایہی پل اوہین
۸۰ چھوٹی مین بیج آف سائز ایک مشہور پل یہاں کا ہے ٹیری
نہر جو بیج مین سے وینس کے گزری ہے وہ ایسی طرح سی گزری
ہے کہ ایک طرف بڑا حصہ دوسری طرف چھوٹا حصہ وینس کا ہے
انگریزی مین جس طرح ایس (S) ہوتا ہے وہ شکل نہر کی ہے کشتیوں
کی تعداد ۴۰۰۰۰ سے گہوڑے پر یہاں کوئی نہیں چڑھتا ہے نہ یہاں
ہے نہ گہوڑا دیکھا ایک باغ یہاں ہے اوسکی سپرنٹنڈنٹ کی پاس
ایک گہوڑا ہے اوسکو لوگ بطور تماشہ کی خیال کر کے دیکھتے ہیں۔
منورنگا یہاں بہت کثرت سے دیکھا اور نہر ہر قسم کا اور بہتر کی چیزیں
بہت کبھی مین تصویریں نہایت عمدہ اور سستی ہوتی ہیں مصور ہاکی
مشہور ہیں۔

جب ہم کچھ گیلریوں مین گئی تو وہاں بہت بہت مصوروں کو دیکھا

پیشہ سیر ایک اقدہ تاریخی ہی اسکی ابتدا ملی وجود کا کردہ کب نہا تھا ہمیک
 زمانہ معلوم نہیں ہے لیکن اوسے پر جو علامات و نشانات میں اونکو
 یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو تہی پانچویں صدی عیسوی میں جب وزنگی
 قوم کی استنبول پر قبضہ پایا تھا او سو وقت پیشہ سیر بنا ہوا ہو چکا
 اس مقام پر اٹالی میں یہ پیشہ سیر استنبول کی فریب گیا ہویں صدی
 عیسوی کے آباہی اکثر جگہہ وینس میں ہم اس صاحب اور اس
 اس ہاتھ سیر کرتے تھے اس صاحب کی وجہ سے سپرین بڑی
 مدد ملتی تھی گو مجھکو فراری کا گرجا زیادہ خوبصورت معلوم ہوا لیکن
 سینٹ پارک کی خاص باتیں زیادہ شرفدار کی لایٹ میں اور اس
 کے بعض حالات بیان کرنے ضرور ہیں۔

اس گرجا میں چار گھوڑے لوہے کے میں شاہ نیرو کے وقت کو
 او میں پانچو ستون میں سنگ مرمر کی اونٹین بچی کاری کا کام ہی
 ہے اور یہ کام بچی کاری کا گیا ہویں صدی عیسوی کا ہے۔

محرابین اسکی مشرفی عمارت کی طرز کی میں گول نہیں ہیں وچ واقع
 جہاں بڑی بطور امام کے کھڑا ہوتا ہے اس گرجا میں کسی میں

مسلمانوں کے ہتیار جو پہلے وہاں دیکھو وہ بڑی مہذب تھی اور اکثر اونٹین کے
ایسی لمبی لمبوزیاں تھیں جن بڑی جسیو نیزہ کا برجھی کا بانس موٹا ہی زیادہ تر
برجھی تھا تھی مگر اون میں صرف برجھی کا ساہیل ہی نہیں تھا اور یہی
پہلے متعدد تھی بہت سی قسم کی زرہ دیکھو چار آئینہ اور لوہی کی تمام
چیزیں جو قدیم زمانہ میں سرسی بانوں تک پہن کر لڑا کرتے تھے
نسب وہاں نہیں حیرت ہوتی تھی کہ اس قدر وزن کا لوہا پہنکر کیوں کر
وہ لوگ لڑتے تھے۔

مجھے خیال نہ کرنا چاہئے کہ آدمی اور سوقت کے ٹوٹو گز کے قدر کے
بیسے اور دیو کے دیو ہوتے تھے۔ وہ ہمارے ہی قدر و قامت و
جسم و صورت کے آدمی تھے اونکی زرہ کبھی چار آئینے وغیرہ سب
موجود ہیں اور پھر بانس قدر لوہا پہنتے تھے اور لڑتے تھے۔
وہاں ایک لڑکے کا اسی قسم کا تمام لوہے کا سامان پوشش
ہی، اس لڑکے کی عمر تخمیناً بارہ سال کی تھی یہ زبا و تھوچ انگیز
تھا اس لڑکے کے باہر کے دروازہ ہر شہر کا ایک بہت بڑا شیر ہے
جسکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ انشا اللہ شیر کہیں دنیا میں نہیں ہی

طرف کی کھڑکی میں گیس جاتا ہے یہاں ایک مشین ڈرائنگ ہے
 اوسکو ہینری دیکھا اوس میں جہازوں کی بہت سی حالتیں دیکھیں چھوٹے
 چھوٹے گاٹ کے جہاز بنا کر وہاں رکھی ہیں اور اون سے معلوم ہوتا ہے کہ
 پہلی صورت جہاز کی کیا تھی اور پھر کیا کیا تبدیلیاں ہوتی گئی اور اب
 کیا ہے۔ وہاں صد ہاتھم کی ہتھیار تھے جو پیرانے زمانہ میں استعمال
 ہوتے تھے۔ عجیب عجیب صورتوں کی ہتھیار تھیں جو مجھے کسی کتاب میں
 نہیں پڑھی۔

مسلمانوں سے اور وینس والوں سے اٹرائی ہوئی تھی اوس میں
 کچھ ہتھیار اور ایک نشان وینس کی فوج کے ماتھے آیا تھا وہ جی جسنے
 دیکھا نشان پر آیت اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ ذَاكَ اَنْتَ الْحَكِيمُ لکھی ہوئی ہے
 لیکن وہ آیت نامم ہے مجھ کو اوس کا کچھ سبب معلوم نہیں ہوا یہ
 نہیں ہے کہ نشان کے کپڑے کا جس پر وہ آیت لکھی ہے کوئی حصہ تلف
 ہو گیا ہو جس پر لفظ آیت ہو فی الاصل ابتدا ہی رہ پوری تحریر
 نہیں ہوئی۔ افسوس ہے کہ اس وقت مجھ کو یہ یاد نہیں ہے کہ کس لفظ
 تک وہ آیت اوس نشان پر تحریر تھی نہیں تو ہمامہ میں اوس کو لکھتا۔

طرف سے پشت کئی ہونے کے کٹری رہتی ہیں اور کئی ٹپھنے کی کچھ آواز نہیں
 آتی تہوڑی دیر بعد وہ ایک گہنٹی بجانے میں لوگ جو اپنی اپنی بیچوں
 پر بیٹھی ہوتے ہیں کوئی اون میں سے کچھ سر کو جنبش دیتا ہی اور کوئی
 بدستور بیٹھا رہتا ہی ہم مختلف اوقات میں وہاں گرجاؤں میں گئے
 رہنے یہ دیکھا کہ ایک بڑا مشہور و خوبصورت مکان وہاں ہے
 اور اس پر ایک گہنٹہ لگا ہوا ہے کلاک ٹاور اس کا نام ہی اس گہنٹہ
 کے اوپر دلوہی کی تصویریں دو طرف میں اپنی اپنی طرف سے
 وہ گہنٹہ بجاتے ہیں پہلی ایک پھر دوسری اور سرورز ایک خاص وقت
 پر اس میں خوب تماشا ہوتا ہے۔ وہاں حضرت مریم کی تصویر ہے
 گہنٹہ کی پاس اور سامنے ایک مختصر سا برانڈہ کے طور سے ہی دو زون
 طرف دو کھڑکیاں ہیں جس وقت وہ گہنٹہ بجتا ہے تو ایک طرف
 کی کھڑکی کھل جاتی ہے اور اوہین سے چار بادشاہ نکلتے ہیں تین
 بادشاہ یورپ کے اور چوتھا ایک حبشی بادشاہ ایک کے بعد دوسرا
 پھر تیسرا پھر چوتھا سب ہی اخیر حبشی بادشاہ آتا ہی اور ہر ایک جب
 حضرت مریم کی تصویر کی سامنے آتا ہی تو سلام کرتا ہی اور دوسری

ہو تاہی کہ قدیم زمانہ محض وحشی زمانہ نہیں تھا۔ کچھ اسی زمانہ میں
شاہ شکی پیدا نہیں ہوئی۔ پہلی ہی بہت کچھ تھا۔

پہاں دو بڑے مشہور گرجا ہیں ایک کا نام فراری ہے دوسرے کا
نام سینٹ پارک سینٹ پارک کی تعمیر عمارت کی بڑی تعریف ہے
گھر بڑھ کو فراری زیادہ عمدہ معلوم ہوا یہ فراری بہت بڑا گرجا ہی
نہایت عمدہ بہتر کی تصویریں اوس میں ہیں سنگ مرمر کی اور نہایت
عظیم الشان عمارت ہے۔ یہ دونوں گرجا رومن کیتھولک کونین
بیسیوں جگہ حضرت عیسیٰ کی تصاویر ہیں سلیب کی حالت کی کیلون
کی علامات کی اونکے بچپن کے اور مختلف حالات کی۔ اسپطرح سے
حضرت مریم کے مختلف اوقات کی تصویریں ہیں تمام مکان میں پرونو
بٹانہ معلوم ہوتا ہے تمام دن پاوری صاحب لباس خاص عبادت
کا پہنی ہوئے خود ہی عبادت کرتی ہیں اور لوگوں کو بھی عبادت
کروانے ہیں۔

باری باری سے پاوری صاحب کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے
پاوری صاحب ایک مقام خاص میں ایک محراب کو سامنے لوگوں کی

کی سیر کر آؤ۔ صد ہا کشتیان کھڑی ہیں اور ہر جگہ ہیر تلی، مین
 جس قدر دور چاہو پیدل جاؤ جہان سے دل چاہے کشتی مین سوار ہو لو
 جہان چاہو چلے جاؤ۔ سندیر ہی مین یہ ہیر ہے اور اسی ہیر مین
 ہو کر خیراز ہی آتا ہے گہراؤ اور سکا کہین کم کہین زیادہ سے مکانات
 بڑے بڑے رفیع الشان برابر ہیر کے کنارے بنے ہوئے ہیں کیسی
 خوشنما کہ یہاں نہیں ہو سکتا جو جس پائیس ایک نہایت
 عظیم الشان مکان ہے اس مین بڑے بڑے کمرے ہیں و عجیب و
 غریب تصاویر اور اس مین لگی ہوئی ہیں اسکو علاوہ ایک بہت
 بڑی کلبی اور ہے وہاں کچھ فیسن ہی داغ لہ کی لی جانی ہے
 وہاں کی تصاویر اور یہی زیادہ تر عجیب و غریب ہیں دن پھر دیکھا
 کرو خاتمہ نہیں ہوتا ہم نے ہی دو مرتبہ جا کر اسکو دیکھا یہاں ایک
 قدیم چیزوں کا موزیم ہی ہے وہاں عجیب عجیب چیزیں ہرالی اور
 بڑی بڑی بیش قیمت مین اون سے قدیم زمانہ کی صناعتی معام
 ہوتی ہے زیور و نگینو بہت ہی ہرالی ہرالی زمانہ کے مین جس سی
 صد برس کے واقعات آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور یہ ثابت

شخصوں کو ان کی باہر سے اور ان سب چیزوں کو دیکھ سکتا ہے
 بڑے بڑے عمدہ و عزیز کافی ہوس کہلے ہوئے میں انڈرنگ مرمر
 و سنگ ابری کے میزین کثرت سے رکھی ہیں کرسیاں و کوچین محفل
 سے منڈھی ہوئی بچھی میں وہاں جاؤ بیٹھو چاہو برون کہاؤ چاہو
 چاہو چاہو کسی قسم کا گوشت کہاؤ ہر چیز موجود ہے چار و ہرن
 تو ہر وقت تیار رہتی ہے اگر کہانے کو حکم دیا جاوے تو وہاں
 منٹ بعد تیار ہے۔ اٹلی میں یہ رسم ہے کہ رات کو تمام لوگ
 باہر ہرنے میں کافی ہوسوں میں کہاٹے ہیں بازار کی سیر کرتے
 ہیں صد ہا کرسیاں کافی ہوسوں کے برآمدوں میں اور اون کو
 سامنے بازار کے صحن میں بچھی ہوئی ہیں اور سب بیٹھتی ہیں
 دس گیارہ بجے تک تمام بازار کھل رہتے ہیں عورت و مرد اعلیٰ و ادنیٰ
 سب سیر کرنے میں ہیں گیس کی روشنی اس قدر ہو جاتی ہے کہ
 رات بہتر لہ دن کے ہو جاتی ہے وینس کا شہر تہا منہ پانی میں ہے
 بنا یا گیا ہے سب طرف ہر دو دیکھو تمام شہر پانی میں بسا ہوا ہے
 دو محلوں کو سچ میں نہر ہی دل چاہی نہر ہی نہر تمام شہر کے محلوں

اور کپڑے عربی بھری وضع کی پہنے ہوئے جہاز کی ایک سمت کو وہ
 بکھڑا ہے۔ میں اوسکے پاس گیا اور عربی میں اوس سے باتیں
 کیں معلوم ہوا کہ یہ شخص دریا کے حال سے واقف ہے اور وہ
 بتاتا ہے کہ فلاں سمت سے چلنا چاہئے اور اوسکو چند پونڈ اوسکو
 بہت ملتے ہیں جو بھی اوس سے ایک ٹاڈہ یہ ہوا کہ ہم اوس سے
 سمت قبلہ پوچھتے تھے۔ جب وینس قریب رہا تو ہمارے جہاز پر
 چند آدمی اجنبی ایک کشتی سے چلے آئے وہ اٹلی کے تھے
 بیٹے پوچھا کہ یہ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں اور اوسوقت
 یہ بھی سمجھنے دیکھا کہ جہاز کے کپتان ایسی طرح سے الگ ہو چکی
 کہ جیسے اون کو کچھ تعلق جہاز سے نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ
 یہاں باپنی کم ہے اور یہ اوس سے واقف ہیں اور یہاں سے
 تا وینس ایک شہر بنا دی گئی ہے اوسین سے یہ جہاز کو لیا وینس
 اور ویزواری ہر شہر کی جہاز کی اب اوسنی تعلق ہے کپتان اب
 کسی شہر کا زور دار نہیں ہے سمجھنے دیکھا کہ وہ برابر باپنی میں ایک
 سی ڈالنی تھے جس میں درجو لگے ہوئے تھے۔ بہرہی اسی لئے تھی۔

ہو اسے معلوم نہیں کہ حقیقت میں کب کا تو سیکہ سی ٹیمپل کا ایسا رجب
 یہاں اور کوئی چیز الیقین دیکھنے کے نہیں بنے۔ یہاں آٹلی کی عمارت
 ہی سب سے زیادہ وقت و مشکل یہاں زبان کے سمجھنے سے پہلے
 میں ہی نہ عربی جانتے تھے نہ فارسی نہ انگریزی نہ فریج۔ جس وقت
 ہم ڈاک میں خط ڈالنے گئے تو وہاں بڑا ہی تماشہ تھا خطوں پر ٹکٹ
 خرید کر لگانا چاہتے تھے سب سے اول تو عمید اللہ گئے انگریزی بولتے
 کہہ کر کام نہ پلا۔ اسے میں اونہوں نے ایک کتاب خرید لی جس میں
 معمولی بات چیت کے جملے تھے اور اسکے ترجمہ انگریزی کے تھے اونہوں
 نے وہ لال کتاب نکالی کچھ کام نکلا پھر اس صاحب گئی اونہوں نے
 یہی کچھ اٹالین بولی کچھ کام نکلا چر ہو پ صاحب آئی وہ نسبت
 اور ان کے آٹلی زبان زیادہ بولنے پنے غرض کہ ہزار وقت ٹکٹ
 خریدی اور لگانے و خط ڈالے۔ یہاں ہی وہ مسافر جو برٹرنی سے
 جانے والے تھے وہ ریل پر سوار ہوئے جہاز چھوڑ دیا گاڑیاں پل
 کی نہایت عمدہ تھیں۔ ہمارا جہاز وینس کو چلا۔

میں نے ایک شخص مسلمان کو جہاز پر دیکھا کہ ٹوپی تو وہ سرخ پہنی ہے

یہاں وہ سب سے پہلے نکلا اور اس کے بعد میں نکلا۔

ہتی ایسی شیریں ہماری ملک میں نہیں ہوتی ہم ہوڑی دیر باز میں
 فتن سے اوتر کر بعض بعض سو داگرون کی دوکانوں میں ہی گڑ
 وہ انگریزی بولتے تھے ہم سی کئی آدمی وہاں کے ملے کچھ عربی بولتے
 ہتی مگر اچھی نہیں اور ہم جو بولتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ سخوی میں
 ہم اور یہی چیزیں وہاں دیکھتے لیکن جہاز کے کپتان نے جس وقت
 ہم کو واپس آنے کو کہا تھا وہ وقت قریب آگیا لہذا ہم سب
 اپنے جہاز کو چلے گئے۔ پہ پہ پیرا جہاز ہمارے پہلو جہاز سورت سے
 چھوٹا تھا اور اسو جہ سے اوس میں جنس ہی ہی لیکن کبکو کچھ تکلیف
 اوس سے نہیں ہوئی کہا نا کہا پی جس وقت ہم بیٹھی تھے تو جنس
 سے جہاز کی میز و کرسیاں سب جنس نکرتی تھیں۔ برنڈزی جب
 ہمارا جہاز پہنچا تو کچھ دن باقی تھا پہلو تو ہم اوس سستی میں
 پیرے ڈاک میں خطر وانہ کئے پیر میں نے اور اس صاحب
 نے جو وہاں ایک بڑا پراٹا سنگ مرمر کا بنا رہے اوسکو جا کر دیکھا
 یہ بنا سنگ مرمر کا بہت بڑا نہیں ہو شاید اتنی فٹ سے زیادہ ہوگا
 اس بنا کا جو حضرت عیسیٰ سے ایک ہزار برس پہلے سے تو معلوم

جو الگنڈر یہ مین رہتی مین۔ اس صاحب نو اون سی جا کر بائین
 کین اور ایک سارٹیفکٹ حاصل کیا اوسی جگہ کے قریب تار کھر تھا
 ہم وہاں گئے اور ہمنے ہندوستان کو اپنے الگنڈر یہ پھو سچنوں کا
 تار دیا اور پراوس سارٹیفکٹ کو لیکر ایک مصری افسر کے پاس
 گئے اوسنو اوسی سارٹیفکٹ پر اجازت تخریر کر دی اوسکو لیکر ہم گئی
 اور محلون کی خوب سیر کی۔ اس عمارت کو اور اوسکی موقع اور
 آرایش کو ہم سب دیکھ کر نہایت ہی سرور ہوئے لب دریا وہ
 محل سے کمرے انگریزی قطع کے مین مگر نہایت وسیع اور خوش
 قطع تمام طلائی کام جا بجا اوسمیں ہوزا ہے ہر کمرہ عمدہ پیشہ
 آلات دیزون و کرسیوں و بلنگوں سے مرتب ہے ہر ایک
 کمرہ مین جدا جدا رنگ کا سامان ہے اور نہایت ہی بیش قیمت
 شے ہر ہی نہایت آباد و پر رونق ہے تمام بازار گو بہت وسیع
 ہے مگر تنگ ہی نہیں مین تجارت کو بیان بہت شرقی معلوم
 ہوتی ہے کثرن سے لباس لوگون کا انگریزی ہے ٹوپیان
 اور تشرکی لال نہیں۔ مگر نے ہمنے وہاں خریدے نہایت ہی شہرت

قیام کو الگ نڈریر میں قریب دو ہزار برس کی ہوئی۔ ٹھیک زمانہ
اس بیمار کی ابتدائی تہہ کا تو معلوم نہیں ہوا ہی مگر جو تصور میں
جانوروں کی علامات اور اس پر کندہ ہیں جی اورس وقت کی ایک
خرید واقعات کی تھی اول کے پڑھنے والوں کی یہ رائے ہے کہ
حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے چندہ سو برس سے زیادہ کا بنا ہوا ضرور
ہے چنانچہ وہ بیمار اب کہڑا ہے وہ ایک ویرانہ ہے۔ زمین ہی ان
کی ہموار نہیں ہے اکثر جگہ وہ ان بنجاست پڑی تھی۔ قریب او سکو
ایک قبرستان ہے۔ چھوٹا افسوس آیا کہ ایسی عمدہ چیز تاریحی
جسکی دیکھنی کو دور دور سے لوگ آتے ہیں کیسی بری حالت کی
ہے کہ اس جگہ کہڑے ہونے سے ہی نفرت آتی ہے ایسی جگہ
ضرور مصفا و سطلج بولنی چاہنی تھی کوئی زمین یہاں ہونا چاہنی تھا
بیمار کے دیکھنے کے بعد ہم نے ایک باغ دیکھا مگر وہ ہلکے ہند نہ آیا۔
کوئی ہی بات اور میں خوبی کی ہلکا معلوم نہ ہوئی۔ وہاں سے
بہنے چا کہ محمد علی شاہ کے مغلون کو دیکھیں۔ اونکا دیکھنا بغیر اجازت
کے نہیں ہو سکتا تھا لہذا اول ہم ایک انگریزی دفتر کے پاس گئی

تیرہ ماہ خوش رنگ تین کہین اور جانور شیشون میں تہی ایک
 اسٹیشن پر نیم اونٹری وہ بہت ہی آراستہ تھا اور راستگی کی چیزیں بھی
 ہوائی تھیں دیواروں میں لگی ہوائی تھیں وہاں دو ڈھونڈ لگیان ہی دیوار
 میں کھوٹوں پر لگی ہوائی تھیں۔ اپنی ملک میں ہم ڈھونڈ کو بنایت ہی
 نالایق چیز بنا کر فی ہر وہاں دیکھ کر بکاؤڈر ہوائی اور ہمنو جاننا کہ یہی
 ایسی عمدہ چیز ہے جو مکان کی آرائش و زینت کی لئی مصر میں کہی جاتی
 ہے یہ دو وزن ڈھونڈ لگیان تھوٹی چوٹی تھوٹی چوٹی ہمارے دلی میں لگی ہیں
 ڈاکٹر جاتے پرا کرتے ہیں۔ قریب دس گیارہ بجے کے وہ ریل کا سفر
 تمام ہو گیا ریل پر سی ہم سب اونٹری جان ہمارا دوسرا جہاز ہسکا
 نام پیرا تھا کھڑا ہوا ہمارے ریل کی فرود گاہ سے اس جگہ تک جہان پیرا جہاز
 سندھ میں تھا کچھ فاصلہ تہا پچ کے فاصلہ کو ہم سب نے ایک چوٹی
 وغانی مکتی پر طی کیا۔ جہاز کی روانگی میں توقف تہا لہذا میں و
 حمید اللہ و اس صاحب الگنڈریہ کی سپر کو گئی۔ ہم ایک فنڈن پر
 سوار ہوئے اور ایک مصری آدمی ہمارے ساتھ ہوا۔ شہر میں ہوتی
 ہوئی اور مس شہر ہونیا کو دیکھنے لگی جو الگنڈریہ میں کھڑا ہوا ہی اور ہسکی

میں سنا کہ فوجدار ہی ہی تھی اور تازہ ہندوستان کی آبی تھی وہ مصر کی
ریل کی افسر کو کیا سمجھتی تھی اوس سے بترشی پیش آئی لیکن وہ تو مصر تھا
ہندوستان نہیں تھا اوس کو جا کر دوسری افسر سے کہا اور بالآخر بالظہیر وہ
بید غل کر دی گئی ریل روانہ ہوئی نشست گاڑی میں کر سی مانتی ایسی
کہ ایک آدمی اوس میں اچھی طرح سے بیٹھ جاوے لیکن کاموقع نہ تھا اسلئے
اچھی طرح سے غیظ نہیں آئی تھی اسکی علاوہ اس بات کا شوق تھا کہ مصر
کی ریل کی اسٹیشنوں کو دیکھنا چاہتی کہ کتنی ہیں ہندو اہم رات کو متعارف
اسٹیشنوں پر اوتھری۔ یہ اوس ریل میں ایک بات خوب تھی کہ بس
اسٹیشن پر پہنچنے منت قیام ہوتا تھا کارڈ پکار پکار کر بلڈینٹ فارم پر کہتا
چلا جاتا تھا کہ بس جگہ انٹی منت قیام ہو گا۔ یہ بات زمانہ قیام کی وہ
انگریزی میں کہتا تھا۔

سب لوگ اطمینان ہی اوتھرتی تھی جا کافی پی پی ہو بسکٹ وغیرہ کہاں
تھی شراب جو مانگتا تھا اسکو شراب ہی ملتی تھی۔

اسٹیشن پر بہت خوبصورت بنو ہوئی تھی کہ وہ جہاں کافی ملتی تھی بعض
جاگتے یادہ و بعض جگہ کم مرتب تھی کہ تصویریں لگی تھیں کہیں آئینو نہیں

ایک ایسی تہین کہ اوس میں ایک تختہ بیچ میں لگا دیا جاوی تو اوس میں تین آدمی لیٹ جاویں اور ایک معمولی نشست کی تہین۔ جہاز کی پہونچنی سے پہلی جہاز ہی میں لوگوں نے بندوبست اسکا کیا تھا کہ کوئی گاڑی یعنی چاہی یعنی اوسی گاڑی کا لینا پسند کیا تھا جس میں سو فی کا آرام تھا اور نام ہی لکھ دیا تھا مگر جب موقع پر پہونچی تو ہمو اوس قسم کی گاڑی نہ ملی شاید دو گاڑیاں اوس قسم کی تہین اور وہ پہر گئی تہین آدمیوں کی کثرت تھی چچا سس زیادہ تھی مگر ہماری پہلی سی لکھنے کا اس قدر فائدہ ضرور ہوا کہ ایک گاڑی ہماری نام پر ریزرو لکھی ہوئی تھی وہ محفوظ رہی اور ہمو مل گئی۔ تمام ملازم ریلوے مصری تھے اور سیرس سرج ٹوپی کی اور تمام کپڑی اونکی انگریزی تھے اور سب مسلمان تھے۔

ہمارے جہاز میں متعدد سویلین انگریز تھے اور میں سے ایک صاحب سے ریلوے اسٹیشن پر چھگڑا ہی ہو گیا۔ چھگڑا یہ ہوا کہ وہ صاحب ایک گاڑی میں جس میں اونکو بیٹھنا بچا ہے تھا قابض ہو گئے کسی افسر نے ریلوے کی اونسو کہا کہ یہاں سے چلی جائی صاحب تو ہندوستان

سے باتیں کیں وہ کوڑیاں لائے تھے اور دریائی پہول۔ پسی
 دو تو قیمت میں نہیں لیتے نہ بکٹ مانگتی تھے درہلی سے جو
 ہماری ساتھ بکٹ رکھے چلے آتے تھے اونین سے حمید اللہ نے
 اونکو دئے بڑی خوشی سے اونہوں نے لے لئے اور چلے گئے۔
 چند گنٹے ہمارا جہاز یہاں ٹھہرا تھا وہ لڑکے عربی بولنے بنے اور
 کچھ اردو بھی بولتے تھے۔

عدن سے ہم سوئیز پونجی لیکن قریب نماز عشا کے۔ یہاں ہمارا
 جہاز سورت ٹھہر گیا مصر کی عملداری شروع ہوئی جہاں جہاز
 ٹھہرا تھا اسی نسرود گاہ پر ٹرین کبڑی تھی جو ٹکٹ جہاز کا
 ہمارے پاس تھا اسکے اندر ریل کا محصول بھی آگیا تھا
 سماں جو ہم نے یہی من بر آدمی کا محصول دیا تھا اور سمین
 ریل کا محصول داخل تھا صرف ٹکٹ تبدیل کرنا پڑا۔

ہم نے نماز عشا کی پڑھی اور اسباب اور ڈروایا ٹکٹ بدلوایا اور
 سوار ہو گئے راس صاحب ہماری گاڑی میں بیٹھے لیکن اس
 راس ایک دوسرے کمرہ میں تھیں۔ گاڑیاں دو تھیں کی تھیں

نہیں کہاتے تھے مروڑی مرغی کے مسئلہ پر عمل نہیں تھا۔ جب ہمارے
 ساتھ وہ ڈسٹ آئی تھی جس میں پرند کا گوشت ہوتا تھا تو ہم اوروں کو
 لینے سے انکار کر دیتے تھے ہیرت و نون تک تو اس سے کوئی واقف
 نہوا لیکن ایک روز ہمارے دوست کرنل وائب صاحب نے جو ہمارے
 قریب میز پر بیٹھ رہے ہم سے یہ بات پوچھی میں نے انکو بتائی
 اوہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے نام پرند جانور یہی فوج ہوتی ہیں
 چنانچہ میں اور وہ اسکی تحقیقات کو گئی بالآخر یہی معلوم ہوا کہ جہاز
 پر پرند فوج نہیں ہوتے ہیں۔ پرند العبتہ فوج ہوتے ہیں ہر قسم کے
 کوہیل جہاز پر ہوتے تھے شطرنج تاش وغیرہ۔ — عدل میں
 ہمارا جہاز آٹھ بجے پہنچا تھا وہاں ہم کچھ دیکھتے نہیں سکی جہاز پر سے
 اور شری نہیں اندھیرا ہو گیا تھا ہیرت سی کشمیان وہاں آگئی تھیں
 لیکن سو اے واک و اسباب کے یا جس شخص کو وہاں جانا ہی
 منظور تھا اور کوئی مسافر تقریباً وہاں نہیں اور اس ہم کو اسکے
 دیکھنے کو انھوں نے ہمارے چہوٹے چہوٹے لڑکے ڈونگیوں میں ہمارے
 جہاز کو اس آگئی ایک ڈونگی ہماری کہیں کی نہی آئی حمید اللہ نے لڑکوں

وہ ہی مسلمان۔ کہا نا جو کہانے کو لٹا تھا بیفٹن ہر قسم کامرخی
 بظہر کہوتر۔ ہر قسم کے جیلی ہر قسم کے ٹڈنگ مرہ چینی سلاوا آلوا بلی ہوئی
 وتے ہوئے۔ میوے تر و خشک سیب چیری۔ رنگرے۔ چوکوتری
 میٹے۔ بادام۔ اور بطور خوبانی کے ایک میوہ تھابرون پینی کو ملتی تھی
 بطور سموسہ کے تلی ہوئی ایک چیز موتی تھی کہی او سکی اندر میوہ ہوتا
 تھا کہی ایک چھوٹی چھلی جو تھاسہ برابر ہوتی ہے وہ او س کے
 اندر ہوتی تھی خشکہ ہونا تھا او س کے ساتھ مختلف قسم کی کاری ہوتی
 تھی ہر وقت کا کہانا خوب پیٹ پر کر کہاتے تھے اور سب مجھ مویاتا
 تھا دست یا بدھنمی نو در کنار بجائے او س کے قبض کی قدر تھا اور صبح
 ہوتے ہی بیوک لگتی تھی اگر جاہ کو ذرا دیر ہوتی تھی نو بر معلوم
 ہوتا تھا۔

چا جو ہم صبح پیتے تھے اور بسکٹ وغیرہ کچھ کہاتے تھے یہ تین وقت کو
 کہانے اور رات کی چار کے علاوہ تھے۔ بیل و دنی بنایت فرہ تھے
 تمام جانور و انہ خوری کے تھے بیل و دنی فرج ہوتے تھے گھر پرند
 جانور ہماری علم میں فرج ہوتے تھے لہذا ہم پرند جانور و ان کا گوشت

لاہور میں ہر روز صبح ہر روز صبح ہر روز صبح ہر روز صبح ہر روز صبح

اوسے سفر میں دیکھینگے سمندر ان کو وقت جہاز کی رفتار میں فاس فورس
کا پانی میں بڑا تماشا دیکھا۔

ہمارے جہاز پر شب کو کہی کہی خوب جلسہ ہوا تھا پانی میں بچتا تھا میں
گالی تھیں بکاتی تھیں ہمارے دوست اس صاحب اوس جہاز میں
سب سے عمدہ گاتے تھے۔ فشر صاحب جسٹریٹ میرٹھی کہی کہی
گاتے تھے۔

جہاز پر موسم نہایت اچھا تھا نہ گرمی تھی نہ سردی ہو مناسب طبعی
تھی کسی روز ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ شب کو گرمی تھی تو بہت سی لوگ
ڈیک پر جا کر سوئے تھے جہاں جسکا موقع ہوا وہیں کھل بچھایا ایک مرتبہ
دو انگریز دن میں شب کے سونے پر جھگڑا ہی ہو گیا نوبت افسر جہاز
تاک بچھائی فیصلہ یہ ہوا کہ قابض اول کا حق ہے یعنی جو پہلے
سولے آیا تھا وہ ہی سووے۔

جہاز پر مسلمان ملازم جہاز بہت کثرت سے تھے۔ خلاصی غالباً بالکل
مسلمان تھے۔ ایک ڈاک منشی نوجوان نہایت نیکو مسلمان نوجو
پنچنگا، نماز بالا التزام پڑھتے تھے ایک بطور دیکار کے ہی اونکا ہنا

آبادہ ہو جاتے تھے۔ نوبت باہینچا رسید کہ عدل آگیا اور نہوں
 نے اسباب باند باہینچا جبر سے اوترنے کی تیاری کی۔ ہمارا
 یہی ارادہ تھا کہ اگر دن ہوتا تو عدل میں اوترتے اور عدل کو
 جا کر دیکھتے لیکن رات ہو گئی تھی لہذا ہم نہیں اوترے تار کی خبر
 چند رستمان کو ہم نے پہنچی تھی وہ لکھ کر ہم نے نواب عنایت علی خان
 صاحب کو دیدی کہ آپ اوسکو روانہ کر دیں وہ عدل اوتر گئے
 اور مجھ سے کہا کہ اگر میری طبیعت کچھ اچھی ہوگی تو میں لندن
 آؤں گا نہیں تو پلڑا پس جاؤں گا عنایت علی خان صاحب انگریزی
 میں مناسب استعدا رکھتے ہیں اور آدمی خوب ہیں۔

سمندر میں رہنے فلائی ایک منس بہت دیکھیں یہ مچھلی
 پر در جانور کی طرح سے پانی سے نکل کر اڑتی تھی ایک فاصلہ
 تک لیکن ہلکے افسوس رہا کہ کوئی بڑی مچھلی کہی رہنے نہیں
 دیکھی ہلکے اوس مچھلی کے دیکھنے کا اشتیاق رہا جس کا ذکر ہم نے
 بعض ساقران حجاز سے سنا تھا کہ وہ مچھلی ایسی ہوتی ہے کہ اگر
 ٹکڑی نو حجاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے شاہد ہم ہی اوس مچھلی کو

جو صبح اوٹھی تو معلوم ہوا کہ سس اس کو بھی دوران ہوا۔ وہ سی
سکنس ہو گیا۔ وہ اس روز ڈیگ پر نہیں آئیں جرات رہی
حامد علی خان کہی کچھ ڈھیلو کہی کچھ چست ہی کہا نا ہی کہی کہا یا
کہی غرہ تبا یا رفیق کو سی سکنس ہوا۔ میں و حمید اللہ اچھو رہے۔
حامد علی خان جب ہندوستان سے چلے تھے تو انکو کہا سنی ہی
مجھے اوسکا بڑا خیال تھا مگر خدا کے فضل سے انکو شدت کی جگہ
افاقہ ہوتا گیا رفیق زیادہ بیمار ہو گئے اوسکا علاج ہوا جہاز کے
ڈاکٹر کئی مرتبہ انکو آکر دیکھتے تھے وواو غذا سب بتاتے تھے ہماری
دوست اس صاحب متعدد مرتبہ آئے تھے اور دیکھتے رہتے اور
ڈاکٹر علاج میں ہر قسم کی مدد دیتے تھے۔

جہاز میں ہمارے نواب عنایت علی خان صاحب نواب مالیر کوٹلہ
کے پہائی بھی تھے مگر وہ کہی کہا سنی کی سیز پر نہیں آتے تھے اپنی
کینین میں ہی کہا تھے طبیعت پر انکی افسردگی پریشانی میں
زیادہ دیکھتا تھا اور ہمیشہ اول کی کینین کرتا تھا وہ کہی تو کہتے
تھے کہ میں تو عدن سی واپس جاؤنگا کہی لندن کے چلنے پر ہنہما ہٹ

ہوا وہ میٹر پر سے چلے گئے۔

کہانا کھانے کے بعد ہم سب ڈیگ پر گئے۔ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے لیٹے دس بجے تک پھر ہم سب اپنے اپنے کمروں میں جا کر سوئے۔ صبح ہوئی ہم نے نماز پڑھی غسل کیا کپڑے پہنے۔ اسٹوارڈ جاؤں لایا ہم نے پی اور پیر ڈیگ پر گئے۔ ہمارے ساتھ ہی سب گئے ہر ایک دوسرے سے پوچھتا تھا کہ طبیعت کیسی ہے خوب مزاج ہر سی ہوتی، مٹی راس صاحب و سس اس آئین میں لڑاؤ کی خیر و عافیت شب کی پوچھی اور اونہوں نے میری اور میرے ساتھیوں کی معلوم ہوا شب سب گزشت تھوڑی دیر کے بعد مٹی ویکھا کہ حمید اللہ و حامد علی خان و محمد رفیق کچھ چپ ہوئے مٹی پوچھا کیا حال ہے حامد علی خان بہت جرات سے بولے کہ حضور اچھا ہوں لیکن میں نے ویکھا کہ اثر دوران کا سب پر ہے۔ رفیق تو اوٹھکر بیچ اپنے کمرے میں گئے حمید اللہ اٹھو اور اونہوں نے جہاز پر سے سن رہیں کپڑے کے پاس کپڑے ہو کر قی کی مگر بہت ہی کم اوسکی بعد دوران اونکا جاتا روادیشاش آبیٹی۔ حامد علی خان کو میں نے

ملا حضور اچھا جہاز کمروں کے اور کم کپڑے۔

پانیکو۔ اوسکو بلا یا و پانی اوس میں آیا جب سب عوض ہر گیا اوس میں
 خوب صابن لگ کر نہائی۔ ہاتھ کا نوکر ایک بڑی جاک میں میٹھا پانی
 دیتا تھا اور وہ اس قدر ہوتا تھا کہ بعد سمندر کی پانی کے نہانی کے
 اوس ہی آدمی بخوبی نہالے سمندر کا پانی تندرستی کے لئے نہایت
 ہی مفید ہی لہذا اول اوس سے خوب نہالیتے تھے لیکن اوسکی شویت
 کی وجہ سے میٹھی پانی سے بعد نہالیتے تھے۔ ہمارے ساتھ جو
 تولیے تھے وہ کچھ کام میں نہیں آئے نہ چادر سے وہیں کچھ کام
 آئے۔ جو وقت ہمارا جہاز چلا اوسکو تھوڑی دیر کے بعد ڈنر کا وقت
 بنا ڈنر کی میز مرتب ہوئی کرسیوں پر نام رکھو گئے۔ اس حسب
 نے میرے نشست اپنی پاس مقرر کر والی و حمید اللہ کی کرسی
 اس کے پاس۔ محمد رفیق و حامد علی خان ہی اوس
 کے قریب تھے۔ کشتی بھی سب کہا لے ہر گئے خوب کھانا کھایا :
 بعض لوگ پہلے کہتے تھے کہ کھانا کمپنی اچھا نہیں دیتی ہے لیکن
 فی الحقیقت بہ شکایت جیسا تھی کھانا خوب تھا۔ جہاز کی جنبش
 سے میز و کرسیاں ہی بلنی نہیں بعض آدمیوں کو کچھ دوران

کے ہتے اور وہ برابر برابر دو طرف ایسے مناسب ارتفاع پر لگائے گئے ہتے کہ کھڑے رکھراوس میں پیشاب خوب ہوتا تھا چچ میں پیالوں کے جالی تہی جن میں سے پیشاب نکلتا چلا جاتا تھا ہر پیالی میں ایک کل تھی اوس میں سے پانی برابر چلا آتا تھا جس سے ہر وقت دو پیالہ صاف ہوتا تھا اور پیشاب کی بو وغیرہ کا کچھہ اثر نہ رہتا تھا پاخانہ کے کمو دین چینی کا نہایت صاف برتن تھا اوس میں پاخانہ پرا آبدست کی اور کل کو ذرا ہلا دیا اوس میں سے پانی گرا تمام پاخانہ سمندر میں گیا میں تو ہمیشہ اپنا پانی کا لٹا لیا جاتا تھا لیکن وہاں کاغذ بھی نہایت عمدہ سفید گڈی کی گڈی کٹے ہوئے بکے بستے تھے جو کاغذ سے صاف کرنے والے ہتے وہ اوس سے صاف کرتے ہتے مٹی کے ڈبلوں کا کام وہ کاغذ کے ٹکڑی دیتی تھی غسل خانے کے ستود کمرے ہتے ہر ایک میں نہانے کے واسطے بڑی عوض بطور ٹپ کے بنے ہوئے ہتے لمبے و چوڑے اسقدر کہ آدمی اوس میں بخوبی لیٹ جاوے اور گہرے اسقدر کہ اوس میں اگر بیٹھو تو گردن تک آدمی اوس میں نہرپ کے طور سے دو کلین لگی تھیں گرم و ٹھنڈی

جو اوس کے مخالف میں۔

جہاز

۲۳ کی شام کو ہم جہاز پر پہنچے پنشنولا اور ٹینٹل کہنی کا وہ جہاز تھا نام اوسکا مسورت تھا ایک کیٹن میں تین پٹنگ تھو اوس میں جمیڈا تھو اور میں رہی دوسرے کیٹن میں ہی تین پٹنگ تھو اوس میں ساد علی خان و محمد رفیق رہی تیسرا پٹنگ ہر کمرہ میں خالی تھا اوسکو پہنے بانڈہ دیا تھا و کمرے ہم چار اوسوں کے قبضہ میں تھے ہر پٹنگ پر چھونا بچھا ہوا کبیل اور مٹی کے رکھی ہوئے بنے دو دو سا بچھا منہ دہونے کی سنگ مرمر کی تھیں تختہ دو الہاریاں تھیں جنہیں ٹھکانس مراچی رکھی تھے الگ نیال تھیں کپڑے وغیرہ رکھنے کو کہو نیال تھیں کپڑا ٹکانے کو دو آئینہ منہ دیکھنے کو پٹنگوں کے بچھین عرض میں اس وقت تک کہ جانا بچھا کر نماز ہم اچھی طرح پڑھ لیتے تھے تو لیتے متبد و منہ دہونے پونچھو کو اور نما کر باٹا پونچھو کو اوٹ پر رکھی تھے پٹنگ کر نیچے اس قدر جگہ تھی کہ ہمارا کبس آگیا تھا پاخانے متبد و تہی اور پیٹاب کا کہہ جاتا تھا پیٹاب کرنے کے جو پیٹاب تھے وہ سنگ مرمر

ایک بڑا ہال ہے چچ میں ستون بہت خوشنما ہیں فرش بھی کچھ
 تھا سٹیل پاٹی کا سا الماریوں میں کتب خانہ تھا۔ بہت چم و پاوہ تر
 اوسکی ناخدا محمد علی رونجی ہیں۔ اسپین ایک طرف ایک مدرسہ ہی
 ہے جسوقت ہم گئے تھے اوسوقت مدرس یا طالب علم کوئی نہیں
 تھا شاید تعطیل تھی یا وقت مدرسہ کا نہیں تھا مساجد میں جہاڑ
 فانوس ماڈرن لگی ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ہمارے
 وہلی کے وہ مولوی صاحب نہیں پہنچے جنہوں نے جہاڑ
 فانوس سے ارستگی و روشنی کی اتناغ کا وہلی کی جامع مسجد
 میں فتویٰ دیا تھا۔ پاوہ پہنچے ہوں لیکن اونکی بات کیسے
 نہ مانی ہو۔ یہہ شوکت تو کہاں جو ہماری وہلی کی جامع مسجد
 میں سے گھر جاسے تو وہیں کی جامع مسجد پر بھی نہایت خوشنما
 ہے بوقوع جہاں جامع مسجد واقع ہے اوسوقت عہدہ نہیں ہے
 شاید جب وہ بھی ہوگی عہدہ ہو گا جہاں ایک قوم بوسہ کی ہے
 جو اپنے مرشد کے اختیار میں بہشت کو بنا تھیں اور نہایت اذکا اتباع
 کرتے ہیں مگر اب ایسے لوگ ہی اس فرقہ میں ہوتے جاساتے ہیں

کے قریب ہو گا اور سچا سے اس کے کہ لو کہ آنا کی خدمت کرے آنا کو
خدمت گزار سی کرنی ہو گی۔

بہی مین ہننے ایک سواری دیکھی جس سے لوگوں کو نہایت آرام
ہی اور سکون دے کہتے مین۔ یہ ایک بہت بڑی ہے اور مین
دو گھوڑے جوتے جاتے مین چہ سات لیں بیچون کی آگے
سچے سپر آدمی بیٹھ جاوے اور مین بنی مین لوہے کی سڑک
بطور ریل کے بنی ہوئی ہے اور سپر وہ چلتی ہے نہایت تیز و
ہر مقام و فاصلہ کا ایک کرایہ خاص ہے اور سفر فاصلہ پر آنا
دیتے مین وہ مین کرایہ لے لیتے مین۔ اس ٹریم دے مین کچھ
عوام الناس ہی سوار نہیں ہوتے سب درجہ کے آدمی سوار
ہوتے مین ہندوستان مین اول ہی مرتبہ ہننے یہ سواری بھی
مین دیکھی ایسی مین سب سے زیادہ جو چیز مجھ کو پسند آئی وہ وہاں
کی مساجد تھیں نام مساجد چوٹی و بڑی خوشنما تھیں بالخصوص
جامع مسجد یہ نہایت ہی خوشنما مسجد ہے یہ اس صورت
کی مسجد نہیں ہے جیسی ہمارے ملک مین مین مستطیل

مقام مہینہ پر اپنے واپس نہیں پہنچ سکتے تھے۔ ہمارا ایک خدمتگار جو ہمارے پاس مدت سے نوکرتھا اور خود ہمارے ساتھ انگلستان آئی کو بھیئی تاک آیا تھا اور سہیو تمام سامان سفر یورپ او سکونیا دیا تھا اور او سکا تمام محصول ریل کا دیا تھا بھیی میں آکر ہمراہ جانے سے منکر ہو گیا یہ او سکا طریقہ نہایت ناپسندیدہ تھا مگر ہم نے او سکو والی بھیی کا محصول دیا اور کہا کہ جا اور وہ منشی الہی بخش صاحب کے ہمراہ واپس گیا۔

ہم او سکو ایک خیالی آسائش کے خیال پر ہمراہ لاتے تھے مگر تمام سفر کے تجربے اور یورپ کی بود و باش کے لحاظ سے او سکا نہ آنا ہی نہایت بہتر معلوم ہوا انگریزی مآذوقع کی تصدیق کا منی ہو گئی اور اب میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص یورپ کا سفر کرے بالخصوص چند ماہ کے لئے او سکو ہندوستانی ملازم کا لانا جو نہ اس ملک کی زبان جانتا ہو نہ رسم و رواج ہرگز نہ چاہیے ہاں اگر ملازم کے لئے سے صرف خیالی اظہار شان منظور ہو تو جسکا دل چاہے لاوے۔ ملازم کا خرچ آقا کے خرچ کے مساوی

تاکہ ہی مکانات بھی بڑے بڑے شان و شوکت کے مین تجارت گاہ
 عظیم الشان ہے بڑی بڑی دوکانیں سوداگروں کی مین لاکھوں
 روپیہ کا ہنرم کاغذہ عمدہ اسباب ہے یہ ایک ایسا شہر ہے کہ اگر ہم اسکی
 تمام حالات نوکیا اگر تفصیل سے توڑنا سنا ہی لکھنا چاہیں تو کتتاب
 ہو جاوے اسلی ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے اسکے سواے اوس کی
 عظمت و شہرت ایسی ہے کہ ہماری تحریر نے فائدہ نہوگی۔ ہمارے
 دوست جی سی راس صاحب ایل انجنیر اور اونکی مہم صاحبہ جنکے
 ہمراہ ہمارا سفر یورپ قرار پایا تھا ہمارے بعد ۲۲ اپریل کو یہی چوچ
 ۲۳ مارچ کی شام کو اون سے ملاقات ہوئی اور یہ بات قرار
 پائی کہ روانگی جہاز سے کہہ نہ پھر بیٹے کو چہاڑ پیر پونچ جانا چاہیے
 نا خدا صاحب نے ایک خاص کشتی چہاڑنے واسطے پونچ کی اوسپر
 ہم چاروں مسافروں نا خدا صاحب اور منشی غلام محمد خان صاحب
 سوار ہو کر چہاڑ پیر پونچ۔ منشی الہی بخش صاحب جو مل ہی تھے
 ہم سے یخصت ہو گئے تھے اسلی کہ ٹرین کا وقت چہاڑ کی روانگی
 سے قبل تھا اور اوردہ چہاڑ سے بنا چہاڑ پر جاتے تو وقت سینہ پر

آئے اور سورہے صبح کو فریب ۹ بجو کے پیر ناخدا صاحب آئے اور
 صبح کو اپنے ہمراہ لیکچر چھپیر کی اور صبح کا کہنا لیتے ساتھ کھلا یا ہم
 کہہ سکے ہیں کہ جب تک ہم یہی ہیں ہے بہت کم ایسا وقت ہوا پھر
 شب کے سونے کے کہ ناخدا صاحب ہمارے پاس یا ہم ناخدا صاحب
 کے پاس تھے۔ ہمسوی بھی ہیں منشی غلام محمد خان صاحب کی ملاقات
 ہوئی۔ یہ بڑے عمدہ و خوش لیاقت آدمی ہیں۔ یہ وہ بزرگ
 ہیں جو ہمارے مدرسۃ العلوم کے دیکھنے کو علیگڑھ ہی تشریف لگے
 تھے اور جب خود دیکھ کر آئے تو انہوں نے متعدد مضامین یہی
 مدرسہ کی نسبت لکھی یہ صاحب انگریزی ہی اچھی جانتے ہیں۔
 یہ بھی ہیں جب ہم پونچھی اور اوسکو خوب دیکھا تو بھکو شہر نہایت
 پسند آیا اوسکو تمام حالات کے دیکھنے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ
 ذولت مند شہر ہے پارسی لوگ نہایت لائق و عمدہ حالت میں ہیں
 دیکھو گرافسوس یہ تھا کہ مسلمانوں کی حالت وہاں ہی اچھی
 نہیں تھی صرف محدود و چند ہی ایسے مسلمان تھے جو شمار میں
 آسکتے تھے اکثر بازار نہایت آباد تھے شہر کی آبادی بہت دور

مولوی عنایت اللہ صاحب کی رشتہ دار یہی ہمارے ساتھ کہا لے میں
 شریک تھے۔ یہ مولوی صاحب مقدس آدمی ہیں بلکہ بڑی خوشی
 اس بات سے تھی کہ مولوی صاحب میز کرسی پر کہاتے تھے اور اوسکو
 ہرگز برا نہیں جانتے تھے بلکہ اوس طرز کو پسند فرماتے تھے۔ وضع
 مولوی صاحب کی مقدسانہ تہی عمامہ سر پر تھا چونکہ میں نے ہوسے تھے
 ہمارے مدرسۃ العلوم کا حال ہمسی پوچھتے رہے اور جو کچھ کہنے کہا اوسکو
 سکر فرمایا کہ یہ تو خوب ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں نے مولوی
 صاحب کو کوئی غلط خبر پہنچائی تھی جس سے اونکو بعض شبہات تھی
 نا خدا صاحب کا گہرا انگریزی طور کا بنا ہوا ہے بیڈروم و ڈرائنگ
 روم و ڈنر روم سب جدا جدا مرتب تھے اور نہایت عمدہ اسباب
 سے اور مناسب طریقہ پر مرتب تھا۔ موقع مکان کا ایسا عمدہ و پر نضا
 ہے کہ نہایت تعریف ہونی ہے دل چاہتا ہے کہ وہیں رہنا کبھی مرتفع
 کو بھی نامکان ہے نیچے سڑک اعظم ہے اور سڑک کے پر و سمنڈر
 ہے خوشکہ کہا نا کہا کہ بائین کر لے جسے نہایت سرت کا وہ علبہ تھا
 گیارہ بجے کے قریب علبہ برفا سٹ ہوا۔ ہم سب اپنے بوتل میں

کے تبدیل کرنے ہم نے وہ لاکر فریج بنک کو دیدے اور ہندوی لندن
 کی لی اور گنیاں راستہ کے لئے لیلین۔ ہندوی ہماری ایسی تھی کہ ہر
 بڑے مقام پر یورپ کے ہم جس قدر روپیہ چاہیں لیلین ہندوی کیا
 تھی بنکوں کے نام کا ایک سرکہو لرتا۔

اپریل کی تنخواہ ہی اپنی بابت ایام گذشتہ کے سہنو بہنی میں لیلی اور
 لاسٹ پے سارٹیفکٹ پر تصدیق کے طور سے اہل دفتر نے کچھ لکھ دیا۔
 ان تمام مقامات پر ناخدا صاحب کی اعانت ہوئی۔ ناخدا صاحب
 نے شب کو ہمارے مجمع کی دعوت نہایت تعلق سے انگریزی طور
 پر میز و کرسی لگا کر اپنے دوستوں کو بھی اوس میں بلایا۔ محمد
 بذرالدین صاحب ہیرا اور محمد قطب الدین صاحب بلیڈر ہی دعوت
 میں شریک تھے۔ ان دونوں صاحبوں نے مدت دراز تک
 انگلستان میں تعلیم پائی ہے اوسکے والد ماجد بڑے لائق آدمی
 و بڑے روشن و باغ بہتے کہ اوس زمانہ میں اپنی اولاد کو تعلیم کے
 واسطے بھیجا تھا ولایت کے مدرسہ العلوم کے تذکرے اوں سے
 ہوتے ہے۔ ایک مولوی صاحب چکنا نام اس وقت میں بیہول گاہیوں

بائی کلامین ہوٹل دیکھنے گئے تھے اور اوی کے قریب اسٹیشن پر پہنچ کر
 دو تار ناچا بنے تھے مگر سوقت وہ بائی کلا کے اسٹیشن پر پہنچو تو
 ہماری ٹرین چوٹا گئی تھی۔

بائی کلا اسٹیشن اوس بھی کے اسٹیشن سے جس پر ہم اونر تے تھے
 ایک اسٹیشن پہلے ہی۔۔۔ ہکو ڈیوڈ ٹیٹے ہوئے چلے آئے تھے۔
 انحضرت ناخدا صاحبہ کو اپنے ہمراہ بائی کلا لیکو اور ہم وہاں میل ہوٹل
 میں مقیم ہوئے۔

۲۴۔ اپریل کی شام تک ہم بھی میں رہے ناخدا صاحب جس اخلاق
 و محبت سے چین آئے اوس کا شکر یہ جہاں تک کیا جاوے کم ہے
 اونہوں نے ہر کام میں ہماری مدد کی ہمارے پاس کرنسی نوٹ بھی
 مختلف پریڈنٹیوں کے ہم ناخدا صاحب کے ساتھ بنک سی او کو
 بدلے میں ہنڈوسی لینے گئے بنک نے دیگر پریڈنٹیوں کے نوٹوں
 کا کچھ بٹہ کاٹنا چاہا لیکن میں نے منظور نہیں کیا خزانہ سرکاری
 پاس بنا میں اور ناخدا صاحب اور وہ پارسی صاحب خزانہ میں چلے گئے
 اور افسر خزانہ سے کہا اونہوں نے ہمارے نوٹ بلا کسی قسم کے عذر

میں نے نہایت شوق سے اوس خط کو کوہ لالا اور پڑا لیکن پڑھتے
 ہی نہایت رنج ہوا اوس میں مولوی صاحب نے اپنی سخت علالت کا
 حال لکھا تھا جس کی وجہ سے وہ نہ آسکے۔ ان پارسى صاحب نے
 اسٹیشن پر ہمارا سب کام کیا اور تمام اسباب کا ہمارے اہتمام
 کیا اور مکو واٹسن ہوٹل میں لے گئے ہوٹل میں جانے کے بعد
 معلوم ہوا کہ کوئی کمرہ اوس میں خالی نہیں ہے اب ہکو دوسری ہوٹل
 میں جانے کی ضرورت پڑی یہ پارسى صاحب تلاش کو گئی اتفاقاً
 سے فریڈون جی پارسى جو ایک بڑے عمدہ دارگورنمنٹ نظام کے
 تھے اوسى ہوٹل میں مقیم تھے اون سے ملاقات ہو گئی وہ نہایت
 اخلاق سے ملے تھوڑی دیر تک اون کے کمرہ میں ہم بیٹھے و
 باتیں کرتے رہے۔ حسب اللہ یہ ہوٹل کی تلاش میں گئے تھے وہ
 آئے اور کہا کہ ایک ہوٹل قریب خالی ہے میں دیکھنے کو گیا مگر وہ اچھا
 نہ تھا ہم وہاں سے نکلے تھے کہ سامنے سے ناخدا صاحب اپنی بیٹی
 تشیف لائے تھے اون نے ملاقات ہو گئی معلوم ہوا کہ جب اون کو
 معلوم ہوا کہ واٹسن ہوٹل میں جا نہیں رہے تو وہ ہمارے واسطے

فلان اسٹیشن پر کھانا کھا دینگے جس قدر آدمی کھانے کو کہہ دیتے تھے
 وہ تار پر خبر دیتا تھا اور سقدر آدمیوں کا کھانا تیار ہو جودہوتا تھا۔
 ۲۰۔ ابریل کو ہم بمبئی پہنچے راستہ میں جہان پیر آباد کے آنے والے
 مسافر ملا کرتے تھے ہم اپنے دوست مولوی سید مہدی علی صاحب
 ستہ باگڈاری مدار الہام عالی سرکار نظام کے ملنے کے مشتاق تھے
 اس لئے کہ اوہوں نے وعادہ کیا تھا کہ ہم سے وان یا بمبئی میں
 ملینگے۔ میں اور سعید الحد وان اونٹ سے اور سب اسٹیشن پر تلاش کی
 لیکن وہ نہ ملے ہم باپوس ہو کر ایسی میں سوار ہوئے ٹرین وان
 ہو گئی بھی بن جبوقت ہم اونٹ سے تو اول تو اسٹیشن پر پہنچے مولوی
 مہدی علی صاحب کو تلاش کیا لیکن وہ نہ تھے اس کے بعد ہم نے
 جناب اخذ احمد علی روشی کو تلاش کیا چونکہ انار کے ذریعہ سے ہمارے
 بمبئی پہنچنے کی اطلاع دی گئی تھی اور بالخصوص وہ اطلاع اس لئے
 دی گئی تھی کہ دانش منوئل میں ہمارے واسطے کمرون کا بندوبست
 کیا جاوے وہ ہی نہ ملے دفعتاً ایک پارسی صاحب مجھ کو ملے اوہوں
 نے مجھ سے میرا نام پوچھا اور مولوی مہدی علی صاحب کا ایک خط لیا

الہ آباد کے دوستوں سے ملے۔ اتفاق سے کسی تعطیل کی وجہ سے میری
 عزیز بہائی سید محمود صاحب بہادر جج راجی ہڑپٹی ہی آگئے اور ان کی
 مل کر نہایت دل خوش ہو ائی الحقیقت وہ نعمت خیر مرقبہ تھی۔ جب
 ہم ولی سے چلے گئے تو شیخ الہی بخش صاحب اسٹنٹ انجینئر پورہ
 کیا تھا کہ تمہارے ساتھ مین بمبئی تک چلوں گا اور ۸ کو شام کے وقت
 معیت کی غرض سے الہ آباد پہنچ جاؤں گا۔ چنانچہ حسب وعدہ وہ شام
 کے وقت تشریف لائے ہم اسٹیشن پر جانے کو تیار بیٹھے ہوئے تھے
 وہ اور ہم چاروں مسافران لنڈن اور جناب قاضی رضا حسین صاحب
 اور جناب میر ظہور حسین صاحب اور مولوی مہدی حسن صاحب اور
 پنڈت نند لال صاحب و کلا سے ہائی کورٹ اور قاضی نجم الدین صاحب
 اور دیگر احباب سب ریل پر پہنچے اور سب طرح سے کہ علیگڑھ سے
 الہ آباد تک کل کمپارٹمنٹ ہم لئے گئے کہ یہ کیا تھا الہ آباد سے ہی پورا
 ہی کمرہ لیا کل کراہ علیگڑھ سے تا بمبئی ہر شخص کا مایہ ۸ روپے
 اس سفر میں جو الہ آباد سے شروع ہوا ہم سب فی ہونٹوں میں کہا نا کہانا
 شروع کیا تھا۔ ریل میں مسافروں سے گارڈ دریافت کر لیا تھا کہ آپ

بہائیوں کی رخصت کے واسطے اور میری الوداع کے لئے صبح کو ایک
 جلسہ قرار دیا تھا چنانچہ قبل از دوپہر دو جلسہ منعقد ہوئے اور سراسر
 کالج کے طالب علم و مدرس و پروفیسر و پرنسپل و میڈیا سٹرا اور دیگر تمام
 سہدہ دار اور ضلع کے حکام یورپین و ہندوستانی اور ضلع ہریٹی کو
 وپٹی کلکٹر میرے مخدوم مولوی محمد کریم صاحب بہادر اور جناب کنور
 محمد لطف علی خان صاحب و محمد اسماعیل خان صاحب و سندھ علی خان صاحب
 و محمد غنایت اللہ خان صاحب اور دیگر دو سار جو مجھ سے ملنے کو اور
 مجھ کو رخصت کرنے کو تشریف لائے تھے سب جمع تھے۔ طالب علموں
 نے ہر مسافر طالب علم کو جدا جدا ایڈریس دی اور مجھ کو جدا جدا طالب علموں
 نے اون کا شکریہ ادا کیا۔ اپنی ہی الوداعی نصیحت آمیز کلمات ہی
 طالب علموں کو رخصت کیا۔ اسی روز قریب چار بجے کے ہم علی گڑھ
 سے روانہ ہوئے ہماری ٹرین جو وقت روانہ ہوئی تو ہمارے رخصت
 کرنے والوں کا بڑا مجمع تھا ٹرین کے چھوٹنے کے وقت ہماری شفیق
 بابو جگن ناتھ صاحب وکیل ٹائی کورٹ نے ایک خوشی کا نعرہ کیا اور
 سب نے اونکی شرکت کی بڑا جلسہ تو وہاں ختم ہو گیا مگر بعض دوست

جو گرمی سے سردی کی تبدیلی الگ نڈر پہ سے ہوتی ہی وہ مسافروں کو
 فوراً بیمار کر دیتی ہے سینہ میں درد ہونے لگتا ہے کہانسی ہو جاتی ہے
 کوئی کہتا تھا کہ بڑے بڑے کمبل پہ کہنا جاڑا بہت ہوگا۔ دو اینین رکھنا
 کام آویں گی۔ لٹلے کے لئے عطر رکھنا اوسکی بہت ضرورت پڑیگی۔ کوئی الہی
 کے استعمال کی ہدایت کرتا تھا۔ بعض اصحاب نے بمکوو چٹنی دی کہ یہ جہاں
 میں سب سے زیادہ مفید ہوگی کپتے ترنج کا مرہ بہار سے ساتھ کیا کہ صغیر
 کی شدت بہت ہوگی اوس میں یہ بہت کارآمد ہوگا کپتے تبا یا کہ لیون
 ضرور رکھنا وہ اسپر کا کام دینگے۔ میں نا تجربہ کار تھا اور میں نو عمر
 لڑکوں کا ساتھ تھا ہم نے سب کچھ کیا متعدد کمبل خریدے بڑی عمدہ
 عمدہ دو اینین لین چٹنی ہی لی مرہ بہی منظور کیا الہی کی تھیلی ہی
 رکھی مختلف عطروں کی بوتلیں رکھیں لیون بہت سے رکھے۔
 افشروہ بنانے کو تمنا ہی رکھا اور اوسکی واسطے کافی اہتمام کیا لیکن
 بعد تجربہ و اختتام مشہر معلوم ہوا کہ درہ بالکل بائین ہی بائین نہیں خواہ
 نہ وہ کاو پڑکا تھا ہکو نہ ٹوکسپل کی حاجت پڑی نہ مرہ کی ضرورت
 پیش آئی نہ عطر کام آئے نہ افشروہ کے استعمال کی ضرورت پڑی۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

U8-5
153 C.8

236136

اس عمدہ سفرنامہ کے شروع میں ہم کو کسی اور تہید کے لکھنے کی حاجت نہیں ہو
جناب مولانا مدح نے خود جو تہید اپنے سفرنامہ کی تحریر فرمائی ہے وہی ہمہ
وجہ کافی ہے

سفرنامہ

جناب مولوی محمد سمیع الدخان بہادر بابت سفر لندن
تہید

سیاحی و ملکوں کی سیر ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اوسکی ہر زمانہ میں قدر و
تعریف ہوتی آئی ہے۔ انسان کی عقل کو روشنی خیالات کو نرقتی مختلف
قسم کے تجربے دیکھے اوسکے ذریعہ سے حاصل ہو سکتے ہیں ایسے اور کسی

